صوبائی کونسل پنجاب

مباحثات

12 دسمبر 1981ء

(14 صفر المظفر ـ 1401ھ)

جلد 4 ـ شمارہ 1

سرکاری رپورٹ

صوبائی کونسل

مندرجات

(ہفتہ ـ 12 دسمبر 1981ء)

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن حکیم اور اس کا اردو ترجمہ	1
فہرست صوبائی وزراء پنجاب	2
فہرست اراکین کونسل	3
گورنر پنجاب / چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب کا افتتاحی خطاب	11
جناب خان عبدالقیوم خان ـ جناب ایم ایے ایچ اصفہانی ـ جناب چودھری ظہور الہی اور جناب راجہ فضل کریم کے انتقالات پرملال پر تعزیت کی قراردادیں	21

یوتھ پرنٹرز ـ لاہور

صوبائی کونسل پنجاب

صوبائی کونسل پنجاب کا چوتھا اجلاس

ہفتہ ـ 12 دسمبر 1981ء

(شنبہ ـ 14 صفر المظفر 1401ھ)

صوبائی کونسل پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 9 بجے صبح منعقد ہوا ـ جناب گورنر پنجاب / چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ـ

اناؤنسر : (جناب ابصار عبدالعلی) بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ! خواتین و حضرات السلام علیکم ! گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان و چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب تشریف لا چکے ہیں ـ ان کی اجازت سے آج کے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک تے شروع کی جاتی ہے ـ تلاوت قرآن پاک فرمائیں گے ـ قاری علی حسین صدیقی صاحب ـ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ؗ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ○

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ـ

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِى الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ○

پ ۶ ـ س ۵ ـ آیات ۸ و ۹ و پ ۵ ـ س ۴ ـ ایت ۸۵ و پ ۱۱ ـ س ۱۰ آیات ۱۳ و ۱۴

اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لئے مضبوطی سے اُٹھ کھڑے ہوا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم عدل و انصاف ہی کیا کرو کہ یہ پرہیزگاری کے بہت قریب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ان سے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔

جو شخص اچھے کام کی سفارش کرے تو اس کو اس کے اجر سے حصہ ملے گا اور جو بُرے کام کی سفارش کرے تو اس کو اس کی سزا و عذاب میں سے حصہ ملے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اور ہم نے تم سے پہلے کئی اور ادوار کے لوگوں کو جب کہ انہوں نے ظلم اختیار کیا تھا ہلاک کر چکے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تم لوگوں کو ملک میں ان کا جانشین بنایا تاکہ ہم یہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

وما علینا الا البلاغ

صوبائی کونسل پنجاب

چیئرمین

لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان

گورنر / مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون ''اے'' پنجاب

معتمد صوبائی کونسل پنجاب

جناب محمد محبوب عباسی

فہرست وزراء صوبائی حکومت پنجاب

نمبر شمار	نام	محکمہ / محکمہ جات
1	چوہدری عبدالغفور	قانون
2	ملک اللہ یار خان	مال ۔ ریلیف ۔ صنعت و ترقی معدنیات اور محنت
3	بریگیڈئر (ریٹائرڈ) غضنفر محمد خان	زراعت ۔ امداد باہمی ۔ جنگلات ماہی پروری ۔ شکاریات افزائش حیوانات ترقی شیر خانہ جات و آبپاشی اور ٹرانسپورٹ
4	میاں غلام محمد احمد خان مانیکا	مقامی حکومت و دیہی و ترقی
5	چوہدری حامد ناصر چٹھہ	تعلیم و صحت
6	جناب محمد نواز شریف	مالیات ۔ آبکاری و محصولات
7	سردار رفیق حیدر خان لغاری	خوراک

نمبر شمار	نام	محکمہ / محکمہ جات
8	میاں صلاح الدین	مواصلات و تعمیرات ، تعمیر مکانات و عملی منصوبہ بندی
9	میاں محمد ذاکر قریشی	اوقاف ، معاشرتی بہبود و زکواۃ نو آبادیات ، اشتمال اراضی اور مالیات و آباد کاری

فہرست اراکین صوبائی کونسل پنجاب

(12 دسمبر 1981ء تک ترمیم شدہ)

منتخب شدہ اراکین

نمبر شمار	نام	عہدہ
	(ضلع لاہور)	
1	میاں شجاع الرحمٰن	میئر لاہور میونسپل کارپوریشن
2	جناب اشفاق شاھد ایم اے (ہسٹری) ایل ایل بی	ڈپٹی میئر لاہور میونسپل کارپوریشن
3	ملک شاہ محمد اعوان	چیئرمین ضلع کونسل لاہور
4	ملک محمد یوسف اعوان	وائس چیئرمین ضلع کونسل لاہور
5	بیگم عارفہ طوسی	لیڈی کونسلر ، لاہور میونسپل کارپوریشن
	(ضلع قصور)	
6	راؤ خضر حیات خان	چیئرمین ضلع کونسل قصور
7	سردار محمد عارف خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل قصور
8	ملک محمد عاشق	چیئرمین میونسپل کمیٹی قصور

عہدہ	نام	نمبر شمار
	(ضلع گوجرانوالہ)	
چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ	چوھدری محمد غوث ورک	9 -
وائس چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ	رانا نذیر احمد خان ایڈوو کیٹ	10 -
میئر میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ	حاجی محمد اسلم بٹ	11 -
ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ	حاجی محمد یونس	12 -
	(ضلع شیخوپورہ)	
چیئرمین ضلع کونسل شیخوپورہ	چوھدری نثار احمد	13 -
وائس چیئرمین ضلع کونسل شیخوپورہ	چوھدری رستم کلیفورڈ	14 -
چیئرمین میونسپل کمیٹی شیخوپورہ	چوھدری محمد اقبال ڈار	15 -
	(ضلع سیالکوٹ)	
چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ	چوھدری اختر علی	16 -
وائس چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ	چوھدری محمد اکبر کاھلوں بی ۔ اے	17 -
میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ	ڈاکٹر (کیپٹن) محمد اشرف ارائیں ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس	18 -
ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ	شیخ اللہ رکھا سوھنی	19 -

نمبر شمار	نام	عہدہ
20 ـ	سیدہ ساجدہ نیر عابدی بی ـ ایس ـ سی	لیڈی کونسلر ضلع کونسل سیالکوٹ
	(ضلع راولپنڈی)	
21 ـ	شیخ غلام حسین	میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی
22 ـ		ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی
23 ـ	جناب محمد بشارت راجہ	چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی
24 ـ	لفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل بی ـ اے	وائس چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی
25 ـ	بیگم نجمہ حمید	لیڈی کونسلر میونسل کارپوریشن راولپنڈی
26 ـ	کیپٹن (ریٹائرڈ) ثناء اللہ ایم ـ اے (انگلش) ایم ـ اے	کرسچین کونسل میونسپل کارپوریشن راولپنڈی
	(ضلع اٹک)	
27 ـ	میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان بی ـ اے	چیئرمین ضلع کونسل ضلع اٹک
28 ـ	جناب محمد واثق خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل اٹک
29 ـ	الحاج شیخ امر الہی	چیئرمین میونسپل کمیٹی اٹک
	(ضلع جہلم)	
30 ـ	ملک حبیب خان	چیئرمین ضلع کونسل جہلم
31 ـ	جناب نواب خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل جہلم

نمبر شمار	نام	عہدہ
32	راجہ محمد افضل	چیئرمین میونسپل کمیٹی جہلم
33	ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا	لیڈی کونسلر میونسپل کمیٹی جہلم

(ضلع گجرات)

34	نوابزادہ مظفر علی خان	چیئرمین ضلع کونسل گجرات
35	راجہ شوکت حسین	وائس چیئرمین ضلع کونسل گجرات
36	میاں مجید اکبر فاروق	چیئرمین میونسپل کمیٹی گجرات

(ضلع سرگودھا)

37	ملک خدا بخش ٹوانہ	چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا
38	چوھدری انور علی چیمہ	وائس چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا
39	حافظ محمد یونس	میئر میونسپل کارپوریشن سرگودھا
40		ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن سرگودھا

(ضلع فیصل آباد)

41	جناب محمد ریاض شاھد	میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد
42	چوھدری محمد صدیق سالار	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد
43	سردار محمد مراد خان گادھی	قائم مقائم چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد
44		وائس چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد
45	بیگم نصرت مقبول الٰہی	لیڈی کونسلر میونسل کارپوریشن فیصل آباد

نمبر شمار	نام	عہدہ
	(ضلع جھنگ)	
46	سیدہ عابدہ حسین	چیئرمین ضلع کونسل جھنگ
47		وائس چیئرمین ضلع کونسل جھنگ
48	شیخ محمد اقبال	چیئرمین میونسپل کمیٹی جھنگ
	(ضلع میانوالی)	
49	ملک امان اللہ	چیئرمین ضلع کونسل میانوالی
50	جناب عبد اللہ خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل میانوالی
51	میاں غلام حیدر	چیئرمین میونسپل کمیٹی میانوالی
52	ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ	خاتون کونسلر ضلع کونسل میانوالی
	(ضلع ملتان)	
53	نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی	میئر میونسپل کارپوریشن ملتان
54	جناب نفیس احمد انصاری	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن ملتان
55	سید فخر امام	چیئرمین ضلع کونسل ملتان
56	نواب لیاقت علی خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل ملتان
57	بیگم زبیدہ جعفری	خاتون کونسلر میونسپل کارپوریشن ملتان
	(ضلع ساہیوال)	
58	میاں غلام محمد احمد خان مانیکا	چیئرمین ضلع کونسل ساہیوال
59	سردار سلطان احمد	وائس چیئرمین ضلع کونسل ساہیوال

نمبر شمار	نام	عہدہ
60	چوہدری تاج محمد	چیئرمین میونسپل کمیٹی ساہیوال
61	مس بلقیس خانم	خاتون کونسلر ضلع کونسل ساہیوال
	(ضلع وہاڑی)	
62	میاں محمد زاہد دولتانہ	چیئرمین ضلع کونسل وہاڑی
63	ایم ممتاز خان کھچی	وائس چیئرمین ضلع کونسل وہاڑی
64	حافظ اختر علی خان رانا	چیئرمین میونسپل کمیٹی وہاڑی
	(ضلع مظفر گڑھ)	
65	ملک غلام محمد مجتبیٰ غازی کھر	چیئرمین ضلع کونسل مظفر گڑھ
66	چوہدری جلال دین	وائس چیئرمین ضلع کونسل مظفرگڑھ
67	جناب لیاقت علی ملک	چیئرمین میونسپل کمیٹی مظفرگڑھ
	(ضلع ڈیرہ غازی خان)	
68	سردار مقصود احمد خان لغاری	چیئرمین ضلع کونسل ڈیرہ غازی خان
69	سردار انعام اللہ خان کھوسہ	وائس چیئرمین ضلع کونسل ڈیرہ غازیخان
70	جناب محمد بلال طور	چیئرمین میونسپل کمیٹی ڈیرہ غازی خان
	(ضلع بہاول پور)	
71	سردار فضل احمد خان لنگاہ	چیئرمین ضلع کونسل بہاول پور
72	چوہدری عبدالرشید	وائس چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور
73	سیٹھ محمد عبدالرحمٰن	چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاول پور

نمبر شمار	نام	عہدہ
	(ضلع رحیم یار خان)	
74	سردار رفیق حیدر خان لغاری	چیئرمین ضلع کونسل رحیم یار خان
75	ملک عظیم بخش تانچ	وائس چیئرمین ضلع کونسل رحیم یار خان
76	میاں عبدالخالق	چیئرمین میونسپل کمیٹی رحیم یار خان
	(ضلع بہاولنگر)	
77	چوہدری عبدالغفور	چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر
78	میاں غلام محمد مونکا	وائس چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر
79	جناب جاوید اقبال رانا	چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولنگر
80	بیگم نسیم عبدالماجد میاں	خاتون کونسلر ضلع کونسل بہاولنگر
	نامزد اراکین	
81	بیگم مسعودہ حامد	چیئرمین اپوا (پنجاب برانچ)
82	بیگم نزہت مسعود صادق	چیئرمین پاکستان ہلال احمر
83	بیگم سلمیٰ تصدق حسین	چیئرمین پنجاب خانہ دار ایسوسی ایشن
84	حکیم آفتاب احمد قریشی	صدر قومی طبی ایسوسی ایشن
85	ملک اللہ یار خان بی ۔ اے ، ایل ۔ ایل ، بی (صوبائی وزیر حکومت پنجاب)	پروگریسو فارمر بارانی ایریا
86	خان امیر عبداللہ خان روکڑی	وائس چیئرمین پنجاب رورل کوآپریٹو کارپوریشن
87	چوہدری ہارون رشید تہیم	چیف آرگنائزر انجمن کاشتکاران پنجاب

نمبر شمار	نام	عہدہ
88	جناب خاقان بابر	صدر آل پاکستان فری لیگل ایڈ سوسائٹی
89	جناب خورشید احمد	سیکریٹری جنرل آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونین لاہور
90	جناب خورشید احمد کنجو	وائس چیئرمین پنجاب کسان بورڈ اور ممبر پاکستان کاٹن کمیٹی
91	سردار محمد عظیم خان سدوزئی	صدر شیپ بریڈرز ایسوسی ایشن ملتان معرفت پراجیکٹ ڈائریکٹر رورل ملتان
92	الحاج چوہدری محمد حیات	وائس چیئرمین پنجاب ٹرانسپورٹرز ایسوسی ایشن
93	میاں محمد حیات بخش	نائب صدر پنجاب ، پنجاب سوشل ویلفیئر کونسل
94	شیخ محمد اقبال سدونا	سابقہ صدر لاہور چیمبر آف کامرس و انڈسٹریز
95	شیخ محمد لطیف بی اے ، ایل ایل ، بی	سینئر وائس پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام - لاہور
96	ڈاکٹر محمد سعید احمد	سابقہ صدر پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن (پنجاب برانچ)
97	چوہدری محمد شفیع گل ایم ایس سی (پنجاب و یو ایس اے)	سیکرٹری جنرل پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن
98	سید منور علی	صدر پاکستان انسٹیٹوٹ آف انجینئرنگ
99	میاں تجمل حسین	صدر لاہور اسٹاک ایکسچینج لاہور

نمبر شمار	نام	عہدہ
100	جناب رشید صدیقی	صدر پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس
101	جناب صالح محمد نیازی	صدر لیبر یونین سرگودھا
102	جناب سراج قریشی	صدر مرکزی انجمن تاجران لاہور
103	جناب سلطان علی چوہدری ایم ایس سی (زراعت) ایم ایس سی (وسکانسن) یو ایس اے	صدر چیمبرز آف ایگریکلچر پنجاب
104	چوہدری ظہیر احمد تاج	صدر کالونی ٹیکسٹائل ملز یونین (ملتان) پنجاب فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز ، ٹریڈ یونین ہاؤس ملتان
105	چوہدری غلام حیدر سجاد	صدر کسان بورڈ پنجاب فیصل آباد

گورنر پنجاب کا صوبائی کونسل پنجاب کے اراکین سے افتتاحی خطاب

اناؤنسر : اب گورنر صاحب و چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان صاحب افتتاحی خطاب فرمائیں گے ۔ خواتین و حضرات گورنر پنجاب ۔

گورنر پنجاب : بسم اللہ الرحمن الرحیم ! معزز کونسلرز ، خواتین و حضرات ! یہ امر باعث مسرت ہے کہ اگست کے فیصلے کے مطابق ، یہ اجلاس آج 12 دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے ۔ اور 14 دسمبر تک جاری رہے گا ۔ میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں ۔ اور امید کرتا ہوں کہ اگلا اجلاس اپریل کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں ہوگا ۔

آپ نے جو نکات اگست 1981ء کے اجلاس میں اٹھائے تھے ، اس اثناء میں ہم نے ان کو حل کرنے کی کوشش کی ہے مجھے خوشی ہے کہ ان میں سے ، 80 فیصد پر غور و خوض مکمل کر لیا گیا ہے ، اور باقی پر ہنوز کارروائی جاری ہے ۔ اس کے علاوہ 346 مسائل جو مختلف وفود نے میرے ساتھ ملاقات کے دوران پیش کئے تھے ، ان میں سے 313 پر بھی غور و خوض ہو چکا ہے ۔

اس اثناء میں ہم نے بلدیاتی اداروں کو فعال اور مؤثر بنانے کے لیئے کئی اختیارات اور ذمہ داریاں مقامی کونسلوں اور نچلی سطح کے افسروں کو سونپ دی ہیں مثلاً ۔

1 ۔ لوکل کونسلوں میں نئی آسامیاں منظور کرنے کا اختیار اب میونسپل کمیٹیوں کے بارے میں کمشنروں اور ٹاؤن کمیٹیوں اور یونین کونسلوں کے بارے میں ڈپٹی کمشنروں کو دے دیا گیا ہے ۔

2 ۔ لوکل کونسلوں کے ایسے ٹھیکے و پٹہ جات مثلاً منڈی مویشیاں ، آمدن محصول چونگی ۔ تانگہ اسٹینڈ ۔ بس اسٹینڈ ٹول ٹیکس جن کا زر نیلام گذشتہ سال سے کم ہو ، کی منظوری کا اختیار حکومت کو حاصل تھا لیکن اب یہ اختیارات کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو دے دیئے گئے ہیں ۔

3 ۔ یہ بات حکومت کے علم میں آئی تھی کہ جن افسروں کو لوکل کونسلوں کی قراردادوں کو معطل کرنے کے اختیارات دیئے گئے تھے ۔ وہ قراردادوں کو معطل کرکے انہیں منسوخ کرنے کیلئے نہ تو حکومت سے رجوع کرتے تھے اور نہ ہی متعلقہ لوکل کونسل کو اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع دیتے تھے ۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ قراردادوں کی نقل موصول ہونے کے پندرہ دن کے اندر اندر ہی معطلی کا حکم جاری کر سکیں گے ۔ نیز متعلقہ لوکل کونسل کو اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع بھی فراہم کیا جائے گا ۔

4 ۔ لوکل کونسلوں کی ایسی قراردادوں کو جو خلاف قانون یا مفاد عامہ کے منافی ہوں منسوخ کرنے کا اختیار صوبائی حکومت کو حاصل تھا ۔ اب یہ اختیار سوائے ضلع کونسل اور میونسپل کارپوریشن کے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو دے دیئے گئے ہیں تا کہ یہ امور جلد طے ہو سکیں ۔

5 ۔ MATCHING GRANT SCHEME کے تحت منصوبوں کی منظوری کا اختیار DISTRICT TECHNICAL REVIEW COMMITTEE کو دیا گیا تھا ۔ اب اس کمیٹی میں ضلع کونسلوں کے چیئرمینوں کو بھی نمائندگی دے دی گئی ہے ۔ چیئرمین خود یا اس کا نامزد کیا ہوا کوئی ممبر اجلاس میں شرکت کیا کرے گا ۔

6 ۔ ضلع میں سب سے زیادہ ٹیکس اکٹھا کرنے والی اور اپنی مدد آپ کے تحت سب سے زیادہ رقم فراہم کرنے والی یونین کونسلوں کو انعامات دینے کے اختیارات ضلع کونسلوں کے چیئرمین حضرات کو بطور پروجیکٹ ڈائریکٹر دیہی ترقی دے دیئے گئے ہیں ۔ ہمیں امید ہے کہ اس سے وقت بھی بچے گا اور متعلقہ سطح پر فیصلے کئے جائیں گے ۔ اس طرح محکمہ کیلئے اب یہ ممکن ہوگا کہ وہ بغیر مداخلت کئے ، معاملات پر نظر رکھ سکے ۔

اسی طرح مختلف محکموں میں ، دفتری طریق کار کو آسان اور سہل بنانے کا کام بھی جاری ہے ۔ یہ ایک طویل اور کٹھن کام ہے مگر اس کے نتائج دور رس ہوں گے ۔ سرکاری محکموں کا طریق کار سہل اور آسان ہونے سے عام آدمی کیلئے پیچیدگیاں اور رکاوٹیں دور ہوں گی ، اس کی سہولت میں اضافہ ہوگا اور اس سے بدعنوانیوں کے سدباب میں بھی مدد ملے گی ۔ اس ضمن میں ہم عام آدمیوں سے ، وکلاء سے اور تجربہ کار افراد سے مشورے کر رہے ہیں ۔

خواتین کونسلرز کا اجلاس بھی اس دوران لاہور میں منعقد ہوا ۔ جس میں دوسرے صوبوں کی مہمان خواتین کونسلرز نے بھی شرکت کی ۔

آپ نے اس اجلاس کی کارروائی کے متعلق ریڈیو ، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ دیکھا سنا اور پڑھا ہو گا ۔ میں اس موقعہ پر ، ذرائع ابلاغ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔ جنہوں نے نہایت عمدہ اور متوازن رپورٹنگ کی ۔ خواتین نے اس اجلاس میں مختلف امور پر سیر حاصل بحث کی ۔ اور اپنی مختلف کمیٹیوں میں بھی کئی مسائل پر غور و خوض کیا ۔ ہم نے ان کی مندرجہ ذیل تجاویز کو منظور کر لیا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی اس سے اتفاق فرمائیں گے ۔

1 ۔ یونین کونسلوں میں خواتین کو نمائندگی دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ اب ہر یونین کونسل میں ایک خاتون کونسلر کا انتخاب ہوگا ۔ اس طرح خواتین کونسلرز کی کل تعداد 235 سے بڑھ کر 2240 ہو جائے گی ۔

2 ۔ تمام دیگر بلدیاتی اداروں میں خواتین کی نمائندگی کا تناسب 5 فیصد سے بڑھا کر 10 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ اس کا اطلاق اگلے بلدیاتی انتخاب سے ہوگا ۔

3 ۔ خواتین کونسلرز ایسی اسکیمیں یا پراجیکٹ پیش کر سکیں گی جن کا تعلق خواتین اور ان کی فلاح و بہبود سے ہو ۔ مجھے امید ہے کہ خواتین کے پیش کردہ منصوبہ جات کو پذیرائی بخشی جائے گی ۔

4 ۔ اس کے علاوہ ، ہر بلدیاتی ادارے کے بجٹ کا 2 فیصد حصہ ایسے منصوبوں کیلئے مخصوص کیا جائے گا ۔ جن کے فوائد صرف خواتین تک ہی محدود ہوں ۔ یہ رقم ، ان کے پیش کردہ عام منصوبہ جات کے علاوہ ہوگی جن میں وہ دلچسپی رکھتی ہوں ۔

5 ۔ بلدیاتی اداروں میں خواتین کونسلرز کیلئے علیحدہ دفتر ، ٹیلیفون اور ٹرانسپورٹ کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی ۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں ان سے تعاون کریں گے ۔

6 ۔ خواتین کے کنونشن ضلعی اور ڈویژنل کی سطح پر منعقد کرانے کیلئے محکمہ بلدیات ، کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ آپ بھی ان کی مدد اور حوصلہ افزائی فرمائیں گے ۔

7 ۔ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر ، خواتین کونسلرز کو بلدیاتی قوانین اور لوکل گورنمنٹ کے نظام سے آگاہ کرنے کیلئے ، 5 دسمبر سے ایک ہفتہ وار تربیتی پروگرام شروع کیا گیا ہے ۔

8 ۔ پنجاب میں خواتین ویلفئیر کونسل کے قیام اور اس کا طریق کار اور لائحہ عمل طے کرنے کیلئے ایک کمیٹی ، زیر صدارت چیف سیکرٹری صاحب قائم کی گئی ہے ۔ جس میں مختلف محکموں کے سربراہان کے علاوہ تین خواتین بھی شامل کی گئی ہیں —

خواتین کی دو کمیٹیوں کی سفارشات پر ابھی غور ہو رہا ہے ۔ آپ میں سے جن حضرات نے خواتین کونسلرز کے اجلاس میں شرکت کی ان کو یاد ہوگا کہ کئی خواتین کونسلرز اس امر پر شاکی تھیں کہ کچھ بلدیاتی اداروں میں ان کے ساتھ مناسب سلوک روا نہیں رکھا جاتا اور ان کو جائز حقوق کے حصول میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ انھوں نے یہ مطالبہ بھی پیش کیا کہ خواتین کیلئے علیحدہ بجٹ مخصوص کیا جائے ۔ بہر حال انہیں یہ باور کرایا گیا کہ وہ معاشرے کا ایک لازمی اور اہم حصہ ہیں ۔ میں نے اپنی تقریر میں ان سے مخاطب ہوتے ہوئے انہیں یاد دلایا تھا ۔ کہ یہ محسن انسانیت ، ہادی بر حق ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی کا اعجاز تھا جس نے ظلمت و جہالت کے اس دور میں عورت کو ذلت و رسوائی کی پستیوں سے نکال کر ، انسانیت کی رفعتوں پر لا کھڑا کیا ۔ معاشرے میں اس کو اعلیٰ اور افضل مقام عطا کیا ۔ غیر فطری رسم و رواج ، قوانین اور بے جا پابندیوں کا قلع قمع کر کے عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق عطا کئے اور تاریخ میں پہلی مرتبہ انہیں ایسا ماحول اور موقع فراہم کیا کہ وہ اپنی ذہنی ، روحانی اور جسمانی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر معاشرے کی ترقی میں پورا پورا حصہ لے سکیں —

اسلامی تعلیمات کے مطابق عورت کو پیدا ہوتے ہی وہ تمام حقوق مل جاتے ہیں جو بحیثیت انسان ایک شخص کو حاصل ہوتے ہیں ۔

اسلام پہلا دین ہے جس نے عورت کو ذاتی تشخص عطا کیا ، اور معاشرتی اور سماجی زندگی میں اسے ایک باقاعدہ حیثیت دی ۔ دنیا کا کوئی اور مذہب ایسا نہیں ہے جو عورت کو اتنی آزادی ، حقوق اور اہمیت دیتا ہو ۔ قرآن حکیم اور احادیث شریف میں جگہ جگہ اس موضوع کا ذکر اور وضاحت موجود ہے ۔ اسلام کی تعلیمات کا لب لباب در اصل احترام انسانیت میں مضمر ہے ۔ اس کا مقصد ایک ایسے معاشرے کی تشکیل ہے جو صداقت ، انصاف ، عدل ، برابری ، بھائی چارے اور تحمل و بردباری پر مبنی ہو ۔ اسلام امن اور سلامتی کا پیامبر ہے ۔

یہاں میں حال ہی کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی تقریر کا ایک اور حصہ پڑھنا مناسب سمجھتا ہوں جو میں نے خواتین کونسلرز کی گذشتہ کانفرنس میں کی تھی ۔ اسلام میں بے حجابی ، بے حیائی ، بے راہ روی اور فحاشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ اس کے بر عکس دین اسلام شرم وحیاء ، عصمت و عفت اور غیرت کی اعلیٰ اقدار کی ترویج چاہتا ہے ۔ اسلام عورتوں کو مساوی حقوق دیتا ہے ۔ اس لئے دلفریب نعروں اور غیر ملکی خیالات و نظریات سے متاثر ہونے کی بجائے ہمیں زیادہ سے زیادہ تعلیم اور روشن خیالی کی ضرورت ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی آزادی اور حقوق کو بخوبی سمجھ سکیں اور پھر ان کا صحیح استعمال کر سکیں ۔

ہمیں دوسروں کی نقل کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ دوسرے ممالک کا ماحول ، مذہب ، فلسفہ ، تاریخ ، نفسیات ، ذہنیت ، تجربات ، اقدار ، نظام ، رہن سہن اور نکتہ نظر مختلف ہے ۔ ان کے شرم و حیا کے تقاضے اور معیار اور ہیں اور ہمارے اور ۔ ہماری اپنی تاریخ ہے ۔ اپنی تہذیب ، اپنا تمدن ، اپنی ثقافتی روایات اور ورثہ ۔ اگر ہم اسلام کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن ہوں تو ہم کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے ۔ ہمیں اس ضمن میں کسی قسم کے Complex ذہنی الجھاؤ یا وہم نہیں ہونے چاہئیں ۔

آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے اپریل میں یونین کونسلرز کی ایک روزہ کانفرنس بلائی تھی - ان کے بڑے شکوے اور شکایات تھیں - ہم نے ایک 40 رکنی کمیٹی قائم کی تھی اور اس کمیٹی نے اپنی سفارشات پیش کیں جو پچھلے اجلاس میں آپ کی اطلاع کے لیے پیش کی گئیں - مجھے امید ہے کہ آپ نے ان کا مطالعہ کر لیا ہوگا اور اگر آپ چاہیں تو آپ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں - اس کے بعد ہم ان پر احکامات جاری کر دیں گے -

ہم نے پنجاب سے کونسلرز کے تین وفود دوسرے صوبوں میں بھیجے اور دوسرے صوبوں سے بھی ان کے چند ایک وفود یہاں آئے - مجھے امید ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا - یہ ضروری ہے کہ اس قسم کے روابط برقرار رہیں - ملک کے مختلف صوبوں میں رہنے والوں کے آپس میں ملنے جلنے سے تبادلہ خیالات کے علاوہ ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے - میرے خیال میں آئندہ وفود میں ہمیں ایک دو صحافی حضرات کو بھی شامل کرنا چاہیئے -

آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے اجلاس میں میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ ہم ضلعی رابطہ کمیٹیاں قائم کرنے پر غور کر رہے ہیں - اس سلسلہ میں ہم نے کافی پیش رفت کی ہے - چند ایک اجلاس میں اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کیا جا چکا ہے - ان اجلاس میں مختلف منتخب نمائندے بھی شامل تھے - مجھے امید ہے کہ ایک دو اور اجلاس کے بعد ضلعی سطح پر رابطہ کمیٹیوں کے قیام کے مسئلہ کو حتمی اور آخری شکل دے دی جائے گی - ان کمیٹیوں کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ مختلف بلدیاتی اداروں کے درمیان ربط پیدا ہو اور منتخب نمائندے ضلع کی سطح پر مل کر بیٹھیں اور مختلف محکمہ جات کی ترقیاتی اسکیموں پر غور و خوض کریں - ان کمیٹیوں کے ذریعہ ترقیاتی سرگرمیوں میں عوام کے منتخب نمائندوں کی شرکت میں اضافہ ہو گا اور کونسلرز کو از خود فیصلے کرنے کا موقع

ملے گا اور وہ جواب دہ بھی ہوں گے - اس ربط باہمی کے بعد آپ کی منظور کردہ اسکیموں پر عمل درآمد کیا جائے گا - ضلعی رابطہ کمیٹی کے اجلاس وقتاً فوقتاً ہوتے رہیں گے تا کہ ترقیاتی کاموں کی رفتار اور کارکردگی کے معیار کا جائزہ لیا جاتا رہے -

خواتین و حضرات !

میں یہاں پر بلدیاتی اداروں کے معائنے کے نظام کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا جو حال ہی میں رائج کیا گیا ہے - یہ بلدیاتی نظام کی بہتری کی طرف ایک ضروری اور اہم قدم ہے - معائنے اور پڑتال کا نظام رائج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم راہ راست سے بھٹکنے نہ پائیں - معائنہ رپورٹوں کے ذریعہ ہمیں اپنی خوبیوں اور خامیوں دونوں سے آگاہی ہوتی رہے گی - معائنے اور پڑتال کے ذریعہ بدعنوانیوں کا سد باب کرنے اور ایسے افراد کا محاسبہ کرنے میں مدد ملے گی جو مادی فوائد کے لالچ میں آ کر بھٹک جاتے ہیں - اس ضمن میں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ جہاں میں بلدیاتی اداروں کی کارکردگی سے مجموعی طور پر مطمئن ہوں وہاں بعض جگہوں سے بد عنوانیوں کی شکایات بھی میرے علم میں آئی ہیں - اور ان کا نوٹس لیتے ہوئے میں نے تحقیقات کا حکم بھی جاری کیا ہے -

آپ کی اطلاع کے لیے مرکزی کابینہ کا اجلاس 15/14 نومبر کو لاہور میں منعقد ہوا - پہلے دن ہم نے وفاقی کابینہ کے سامنے پنجاب کے ترقیاتی منصوبوں کا ایک جائزہ پیش کیا اور دیگر مسائل کے علاوہ زرعی زمینوں کو سیم اور تھور کے بڑھتے ہوئے خطرات سے آگاہ کیا - دوسرے روز وفاقی کابینہ کا باقاعدہ اجلاس ہوا جس کے اختتام پر صدر محترم نے پریس کانفرس سے خطاب کیا - انہوں نے ہماری سفارشات کو بکمال مہربانی منظور فرماتے ہوئے خوشاب ، ٹوبہ ٹیک سنگھ ، اوکاڑہ ، راجن پور ، لیہ اور بھکر کے نئے اضلاع اور گوجرانوالہ کا نیا ڈویژن بنانے کا اعلان کیا - نئے ڈویژن اور نئے اضلاع کی تشکیل مفاد عامہ کے پیش نظر کی گئی ہے -

وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں کی توقعات بڑھ گئی ہیں - آبادی میں اضافہ ہوا ہے نئے نئے مسائل پیدا ہوئے ہیں اور مسائل میں پیچیدگی بڑھی ہے - اس کے لیے ضروری تھا کہ ضلعی انتظامیہ کو لوگوں کے قریب سے قریب تر لے جایا جائے - گویا یہ قدم حال اور مستقبل کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اٹھایا گیا ہے -

ماہ نومبر میں ہمیں جمہوریہ ترکی کے سربراہ مملکت کی میز بانی کا شرف بھی حاصل ہوا - میں لاہور کے عظیم شہریوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے والہانہ اور پر جوش استقبال سے ترک مہمانوں کے دل موہ لیے کیوں نہ ہو ، اسلام اور مشرق کی روایتی مہمان نوازی اور گرم جوشی تو مسلمہ امر ہے - زندہ دلان لاہور کا جوش و خروش دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا - سب سے بڑھ کر یہ کہ جس صبر و تحمل اور نظم و ضبط کا مظاہرہ سڑکوں اور گلیوں میں دیکھنے میں آیا - اس کی نظیر نہیں ملتی - جس نے بھی وہ منظر دیکھا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا خواہ وہ پاکستانی اکابرین ہوں یا ہمارے معزز ترک مہمان -

پچھلی کانفرنس سے اب تک درمیانی عرصہ میں کچھ مقتدر ہستیاں ہم سے رخصت ہو گئیں - جن میں بزرگ خان عبدالقیوم خان اور ایم اے - ایچ اصفہانی اور چوھدری ظہور الٰہی شامل ہیں - اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے - آمین

جناب ایم - اے - ایچ اصفہانی جد و جہد آزادی کے ایک مجاہد اور قائد اعظم محمد علی جناح کے قریبی دوست اور ساتھی تھے - برصغیر کے مسلمانوں کے لیے اور پاکستان کی تخلیق میں ان کی خدمات ہمیشہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی -

خان عبدالقیوم خان ہمارے ملک کے بانیوں میں سے تھے - وہ قائد اعظم محمد علی جناح کے معتمد ساتھی اور آزادی کی جد و جہد کے ایک نڈر سپاہی تھے - انہوں نے سال ہا سال ملک و قوم کی بے لوث خدمت کی - چوھدری

ظہور الٰہی ایک نڈر شخص تھے - چوہدری صاحب ایک نہایت فیاض اور مخیر انسان تھے - بہت سے لوگ جن میں یتیموں اور بیواؤں کی بڑی تعداد شامل ہے ان کی فیاضی سے بہرہ ور ہوتے تھے - ان کا قتل ایک افسوسناک واقعہ ہے -

آپ کے لیے یہ امر باعث اطمینان ہو گا کہ اس وقوعہ کے چند روز کے اندر ہی ملزموں میں سے ایک کو گرفتار کر لیا گیا اور ایک دوسرا ملزم کراچی میں حال ہی میں پولیس مقابلہ میں مارا گیا - جہاں تک باقی دو ملزموں کا تعلق ہے انہیں بھی پکڑ لیا جائے گا -

ہم نے الذوالفقار کے بہت سے کارکن اور ساتھیوں کو گرفتار کر لیا ہے اور ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے - جیسا کہ آپ جانتے ہیں الذوالفقار کی سرگرمیوں کے محرک ملک سے باہر ہیں - ظاہر ہے کہ ایسے عناصر کا مقصد ہمارے وطن عزیز کی نظریاتی اساس یک جہتی اور سالمیت کو نقصان پہنچانا ہے - مجھے کوئی شک نہیں کہ اس کام میں چند ایسے گمراہ افراد ملوث ہیں جو چند ٹکوں کی خاطر یہ کر رہے ہیں - ملک کے اندر مختلف مسائل پر اختلاف رائے رکھنا کوئی بری بات نہیں لیکن جہاں تک ملک کی سالمیت ، آزادی اور یک جہتی کا تعلق ہے اس میں دو آراء نہیں ہو سکتیں - چاہے یہ سرگرمیاں کیسی ہی کیوں نہ ہوں اور چاہے اندرون ملک ہوں یا بیرون ملک - کوئی محب الوطن شخص انہیں پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا - اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ ہر محب الوطن شہری ایسے افراد کا سراغ لگانے میں پوری پوری مدد دے رہا ہے گمراہ عناصر کو شاید یہ احساس نہیں کہ ہم نے یہ آزادی بہت بڑی قیمت دے کر حاصل کی ہے - غلامی کی زنجیروں کو توڑنے میں ہمیں ایک سو سال سے زائد عرصہ لگا - ایک طویل جد و جہد کے بعد ہم نے دوہری غلامی کی زنجیریں توڑیں - تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ گو آزادی کو حاصل کرنے میں صدیوں کی جد و جہد درکار ہوتی ہے لیکن اس کو لمحوں میں کھویا جا

سکتا ہے ۔ ہمیں تو اس کا تلخ تجربہ بھی ہو چکا ہے ۔ ایسے تخریب پسند عناصر پر کڑی نظر رکھنا ہر محب وطن شہری کا فرض ہے ۔

خدا کے فضل و کرم سے صوبہ میں امن عامہ کی صورت حال مجموعی طور پر تسلی بخش ہے ۔ اس ضمن میں اگلے روز آئی جی پنجاب نے پچھلے پانچ سال کے اعداد و شمار ایک اخباری کانفرنس میں پیش کیے ۔

میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ماسوائے ایک آدھ مقامی واقعات کے محرم بھی بخیر و عافیت گزر گیا ۔ میں اس موقع پر علماء کرام ، امن کمیٹیوں اور انتظامیہ کو ان کی کامیاب کاوشوں پر مبارک باد دیتا ہوں ۔ تحمل اور روا داری اسلام کے مرکزی اوصاف ہیں ۔ تعصب اور غیر روا داری غیر اسلامی ۔

آج کے اجلاس میں وزیر بلدیات اپنے محکمہ کی کارکردگی اور سرگرمیوں سے متعلق ایک جائزہ پیش کریں گے ۔ اس کے بعد دیگر امور کو نمٹایا جائے گا ۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس مرتبہ ایجنڈا پچھلی دفعہ کی طرح بھاری نہیں ہے ۔ مجھے امید ہے کہ آپ حسب معمول بحث اور گفت و شنید میں بلا جھجک بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے ۔

پاکستان پائندہ باد (نعرہ ہائے تحسین)

قرارداد تعزیت

جناب خان عبدالقیوم خان ، جناب ایم ۔ اے ۔ ایچ اصفہانی ۔
جناب چوہدری ظہور الہٰی اور جناب راجہ افضل کریم کے
انتقالات پر ملال

اناؤنسر : وزیر بلدیات و دیہی ترقی میاں غلام محمد احمد خان مانیکا اب ایک تعزیتی قرارداد پیش کریں گے اور بعد میں ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی ہو گی ۔

محترمہ بیگم نجمہ حمید صاحبہ : جناب والا ! راجہ فضل کریم صاحب ہمارے راولپنڈی کارپوریشن کے ڈپٹی میئر تھے ۔ ان کا نام بھی ان مرحومین میں شامل کیا جائے ۔

جناب خاقان بابر : جناب والا ! کچھ دوست فرما رہے ہیں کہ مباحثات میں کچھ غلطیاں تھیں ۔ لہذا پہلی رپورٹ کی جو پرنٹنگ ہوئی ہے اس میں تصحیح کر لینی چاہیئے ۔

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں ۔ یہ کارروائی پوری ہونے دیں ۔ ابھی تین دن پڑے ہیں ۔

میاں غلام محمد احمد خان مانیکا : (وزیر بلدیات و دیہی ترقی) ۔ تعزیتی پیغام کے بعد دیکھ لیں گے ۔ پروگرام کے مطابق چلیں گے اور اس میں بات کر لیں گے ۔

جناب والا ! صوبائی کونسل پنجاب کا یہ اجلاس پاکستان کی جنگ آزادی کے صفحہ اول کے راہنما اور بانی پاکستان حضرت قائد اعظمؒ کے دست راست جناب خان عبدالقیوم خان اور جناب ایم ۔ اے ۔ ایچ اصفہانی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی سیاسی ، قومی اور ملی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے ۔

مزید برآں کونسل ہذا کا یہ اجلاس ایک مخیر اور سیاسی راہنما چوہدری ظہور الٰہی کی وفات پر بھی اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے جن کی خدمات ملک و ملت کے لیے مشعل راہ ہیں اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ آمین ۔

راجہ فضل کریم کی وفات پر بھی انہیں الفاظ اور جذبات کا اظہار

کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ ان حضرات کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں گے ۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

میاں غلام محمد احمد خان مانیکا : (وزیر بلدیات و دیہی ترقی) 5 منٹ کے لیے اجلاس کی کارروائی معطل کی جاتی ہے ۔ اس کے بعد دوبارہ کارروائی شروع کی جائے گی ۔

(اجلاس کی کارروائی 5 منٹ کے لیے ملتوی کی گئی)

بلدیاتی اداروں کی کارکردگی کا مختصر جائزہ اور حکومت کے اقدامات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

(وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی 9.45 پر دوبارہ شروع ہوئی)

اناؤنسر : جناب گورنر پنجاب کو چند نا مساعد حالات کی وجہ سے راولپنڈی جانا پڑا ہے ۔ اجلاس کی کارروائی جناب غلام محمد احمد خان مانیکا کی صدارت میں جاری رہے گی ۔ حضرات ۔ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیئے تاکہ اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع کی جا سکے ۔ اس نشست میں جو اب دوبارہ شروع کی جا رہی ہے ۔ وزیر بلدیات و دیہی ترقی جناب غلام محمد احمد خان مانیکا بلدیاتی اداروں کی کارکردگی کا مختصر جائزہ اور حکومت کے اقدامات کی رپورٹ پیش فرمائیں گے ۔ اس کے بعد کونسل کے سابقہ اجلاس میں اٹھائے گئے نکات پر وزیر بلدیات و دیہی ترقی اپنے محکمہ کی عمل درآمد کی رپورٹ پیش کریں گے اور دیگر وزرا کو بھی زحمت دی جائے گی ۔ جس ترتیب سے وزرا کو زحمت دی جائے گی وہ یہ ہے ۔

وزیر خوراک ۔

وزیر اوقاف ۔

وزیر مال بشمول بحالیات رجسٹریشن ۔ اشتمال اراضی ، ریلیف ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ ،

وزیر مالیات ،

وزیر آبکاری و محصولات ،

وزیر پرورش حیوانات ،

وزیر سماجی بہبود و زکٰوۃ ،

وزیر شکاریات و ماہی پروری ،

وزیر مواصلات و تعمیرات ،

وزیر زراعت ،

وزیر محنت ،

وزیر تعلیم ۔

وزیر امور داخلہ ،

وزیر صحت ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ،

وزیر امداد باہمی ،

وزیر آبپاشی و برقیات ،

حضرات ، آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں ، تاکہ اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہو سکے ۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ معزز وزراء کرام معزز اراکین، السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ، سب سے پہلے میں جناب گورنر پنجاب کا اراکین کونسل کی جانب سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے حسب وعدہ اجلاس کو مقررہ تاریخ پر بلایا اور

میں امید کرتا ہوں کہ صوبائی کونسل پنجاب کی افادیت کے پیش نظر آئندہ بھی اجلاس اسی طرح مناسب وقفہ کے بعد منعقد ہوتے رہیں گے۔

آج کے اجلاس میں میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور سرگودھا کے ڈپٹی میئر صاحبان بھی شامل ہیں۔ میں اپنے ان نئے ساتھیوں کو صوبائی کونسل پنجاب میں شمولیت پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ 1979ء میں ملک گیر پیمانہ پر جو بلدیاتی نظام رائج کیا گیا اس میں منتخب بلدیاتی نمائندوں اور اداروں کو وہ مقام اور حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ جو اس سے پہلے انہیں حاصل نہ تھی۔ موجودہ بلدیاتی نظام کے تحت دو برسوں میں پنجاب کے شہری و دیہی علاقوں میں ترقیاتی کام ہوئے ہیں۔ ان کی پچھلے سالوں میں مثال نہیں ملتی۔ میں اس ایوان میں بحیثیت ایک ضلع کونسل کے منتخب چیئرمین، یہ بتانے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ جب سے منتخب چیئرمینوں نے بلدیاتی اداروں کا چارج لیا ہے۔ ان اداروں کی آمدنی پچھلے سالوں کے مقابلوں میں، تقریباً ہر ادارے میں بڑھ گئی ہے۔ اور اس طرح رفاہی کاموں اور علاقہ کی ترقی پر پہلے سے کئی گنا زیادہ خرچ کیا گیا ہے۔ اس کے ثبوت میں پنجاب کی اور علاقے کی ترقی پر لوکل کونسلوں کی آمدنی اور خرچ پر تقابلی گوشوارہ پیش کرتا ہوں۔

صوبہ کی تمام میونسپل کارپوریشنوں کی آمدنی منتخب چیئرمینوں کے چارج لینے سے پہلے۔

1979-80ء میں 44 کروڑ 61 لاکھ روپے تھی۔

1980-81ء میں جب انہوں نے چارج لیا۔ اس وقت 61 کروڑ 31 لاکھ روپے۔

1981-82ء میں 56 کروڑ 83 لاکھ روپے۔

صوبہ کی تمام میونسپل کارپوریشنوں کا خرچ چیئرمینوں کے چارج لینے سے پہلے -

1979.80ء میں 41 کروڑ 71 لاکھ روپے -

1980.81ء میں 74 کروڑ 74 لاکھ روپے —

1981.82ء میں 59 کروڑ 88 لاکھ روپے -

صوبہ کی تمام ضلع کونسلوں کی آمدنی منتخب چیئرمینوں کے چارج لینے سے پہلے -

1979.80ء میں 21 کروڑ 65 لاکھ روپے —

منتخب چیئرمینوں کے چارج لینے کے بعد 37 کروڑ 42 لاکھ روپے —

1981.82ء میں 37 کروڑ 58 لاکھ روپے —

صوبہ کی تمام ضلع کونسلوں کا خرچ -

1979.80ء میں 18 کروڑ 10 لاکھ روپے -

1980.81ء میں 36 کروڑ 28 لاکھ روپے —

1981.82ء میں 42 کروڑ 44 لاکھ روپے —

صوبہ کی تمام میونسپل کمیٹیوں کی آمدنی - چارج لینے سے پہلے -

1979.80ء میں 26 کروڑ 6 لاکھ روپے -

1980.81ء میں چارج لینے کے بعد 30 کروڑ 73 لاکھ روپے -

1981.82ء میں 35 کروڑ 72 لاکھ روپے —

صوبہ کی تمام میونسپل کمیٹیوں کا خرچ چارج لینے سے پہلے 24 کروڑ 40 لاکھ روپے —

1980.81ء میں 30 کروڑ 71 لاکھ روپے -

1981.82ء میں 36 کروڑ 23 لاکھ روپے -

27

بلدیاتی اداروں کی کارکردگی کا مختصر جائزہ اور حکومت کے
اقدامات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

صوبہ کی تمام ٹاؤن کمیٹیوں کی آمدنی -

1979-80ء میں 11 کروڑ 5 لاکھ روپے -

1980-81ء میں 14 کروڑ 96 لاکھ روپے -

1981-82ء میں 16 کروڑ 79 لاکھ روپے -

صوبہ کی تمام ٹاؤن کمیٹیوں کا خرچ - 9 کروڑ 58 لاکھ روپے -

1980-81ء میں 13 کروڑ 49 لاکھ روپے -

1981-82ء میں 15 کروڑ 45 لاکھ روپے -

یہ تھا ایک موازنہ پہلے وقت کا اور بعد کا - ان اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ منتخب چیئرمینوں نے نہ صرف اپنے اداروں کی آمدنی میں اضافہ کیا ہے بلکہ اپنے علاقہ میں ترقیاتی اور رفاہی کاموں میں - پوری دلچسپی لے کر عوام کو بہتر سہولتیں مہیا کی ہیں - یہ گوشوارہ منتخب اراکین کی مستعدی اور جذبہ خدمت کا آئینہ دار ہے اور ان تمام شکوک کو جھٹلاتا ہے - جن کے بارے میں وقتاً فوقتاً اظہار کیا گیا ہے - جناب والا ! خامیاں تو بڑے بڑے اداروں میں بھی پائی جاتی ہیں - پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں - اس لئے اگر کچھ خرابیاں ہیں تو وہ انشاء اللہ وقت کے ساتھ ساتھ درست ہوتی جائیں گی -

ہمارا یہ پختہ عزم ہے کہ بلدیاتی نظام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جائے - اور اس کی خامیوں کو تجربہ کی روشنی میں دور کیا جائے - معزز حاضرین میں اپنی صلاحیتوں پر بھر پور اعتماد کرتے ہوئے بلدیاتی اداروں کو عوام کی کھلی کچہری کے سامنے محاسبہ کیلئے پیش کرنے کے لئے بھی تیار ہوں - جس کا اظہار اجلاس کے ایجنڈے میں دو بڑے بلدیاتی اداروں کی کارکردگی کی شمولیت سے کیا جا رہا ہے -

ہم گورنر پنجاب جناب غلام جیلانی خان صاحب کے ممنون ہیں جن کے عوامی ذہن اور سوچ کے نتیجہ میں پنجاب کے بلدیاتی اداروں کو زیادہ سے زیادہ خود مختار بنایا جا رہا ہے ۔ لوکل کونسل کو در پیش مسائل و مشکلات جب بھی گورنر صاحب کے نوٹس میں لائے گئے ۔ ان کو بلا تاخیر حل کرنے کی ہدایت جاری کی جاتی ہیں ۔ چنانچہ ہر محکمہ نے پچھلے ایوان میں اٹھائے گئے نکات کو حتی الوسع حل کرنے کی کوشش کی ہے ۔ جس کی رپورٹ متعلقہ وزراء صاحبان آپ کے سامنے پیش کریں گے ۔ کل 33 سوالات اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھیجے گئے تھے ۔ ان تمام کے جوابات ممبران کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں ۔ اسی طرح کونسل کے گذشتہ اجلاس میں گورنر صاحب سے ملاقاتوں کے دوران ممبران نے فرداً فرداً 346 مطالبات اور شکایات پیش کی تھیں ۔ ان پر جو ہدایات جناب گورنر نے موقع پر دی تھیں ان سب پر تقریباً کارروائی کی جا چکی ہے ۔ اگر کوئی ممبر کسی مطالبہ کے بارے میں معلوم کرنا چاہے تو محکمہ بلدیات کے نمائندہ سے لائبریری میں معلومات حاصل کر سکتا ہے ۔ سبجیکٹ کمیٹیوں کی سفارشات پر باقاعدہ غور و خوض کرکے متعلقہ محکمہ جات نے گورنر صاحب کے احکام حاصل کرکے عمل درآمد شروع کر دیا ہے ۔ اس بارے میں رپورٹیں آج کے اجلاس میں متعلقہ کنوینر صاحبان آپ حضرات کے سامنے پیش کریں گے ۔ ایک 40 رکنی کمیٹی بشمولہ چیئرمین ہر ضلع و متعلقہ افسران جناب گورنر نے گذشتہ ماہ اپریل میں قائم کی تھی ۔ اس کی سفارشات حکومت کو بر وقت موصول ہو گئی تھیں ۔ جسے بعد ازاں کونسل کے پچھلے اجلاس میں تقسیم کیا گیا ۔ لوکل گورنمنٹ کی سبجیکٹ کمیٹی نے بھی اس پر اظہار رائے کیا تھا ۔ پچھلے اجلاس میں وقت کی کمی کے باعث اس پر بحث نہ ہو سکی اس دفعہ ہم نے سفارشات پبلک کمیٹی کی رائے کے ساتھ پھر تقسیم کر دی ہیں تاکہ آپ اس پر اظہار خیال کر سکیں ۔ حکومت آپ کی رائے کے بعد ان سفارشات پر اپنا حتمی فیصلہ کرے گی ۔

دیہی ترقی ۔

یہ بات معزز ایوان کے علم میں ہے کہ موجودہ حکومت دیہاتوں کی ترقی اور دیہی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے ۔ اس سال محکمہ دیہی ترقی کے بجٹ میں 28 کروڑ 49 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں ۔ جو پچھلے سال سے دوگنے سے بھی زیادہ ہے ۔ اس سال کے بجٹ کی جو خصوصیات ہیں ان میں چھوٹی چھوٹی دیہی اسکیموں کے لیے 11 کروڑ 20 روپے یونین کونسلوں کے لیے رکھے گئے ہیں ۔ جس میں سے نصف رقم ضلع کونسلوں اور یونین کونسلوں کے حصہ کے مطابق تقسیم کے لیے روانہ کی جا چکی ہے ۔

ورلڈ فوڈ پروگرام کے تحت 35 میل سڑکیں بنائی گئی ہیں ۔ 18 میل زیر تکمیل سڑکیں مکمل کرلی گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ سپیشل ڈائریکٹیو کے تحت 8 میل سڑکیں تیار کی گئی ہیں ۔ اس طرح کل 61 میل سڑکیں تیار ہوگئی ہیں ۔ جب کہ اس سال اس محکمہ نے کل 131 میل سڑکیں بنائی ہیں ۔ یونین کونسلوں میں 615 چھوٹی چھوٹی اسکیمیں اور دو مراکز کمپلیکس اور 18 پراجیکٹ مینیجروں کے گھر مکمل کیے گئے ہیں اور تین ہزار تعلیم بالغاں کے مراکز کھولے گے ہیں ۔

انعامات :

پچھلے سال محکمہ نے دیہاتوں کی تعمیر و ترقی کو فروغ دینے کے لیے دو قسم کے انعامات ہر ضلع کے لیے مقرر کیے تھے ۔ اول وہ یونین کونسل جو سب سے زیادہ ٹیکس جمع کرے اس کو 50 ہزار روپے کا پہلا انعام ۔ دوسرا انعام 25 ہزار روپے کا ۔ اس طرح ایسی یونین کونسل جو اپنے علاقہ میں سب سے زیادہ اپنی مدد آپ کے تحت کام کرے گی اس کو 50 ہزار روپے اور دوسرے نمبر پر آنے والی یونین کونسل کو 25 ہزار روپے انعام دیا جائے گا ۔ 81-1980ء کے انعامات تقریباً 31 لاکھ روپے محکمہ دیہی ترقی نے مستحق یونین کونسلوں کو تقسیم کیے ہیں ۔ چونکہ ان مقابلوں میں دیہی عوام نے پر جوش حصہ لیا ہے اور ان کے مثبت

نتائج برآمد ہوئے ہیں ۔ اس لیے یہ مقابلے اس سال بھی جاری رکھے جائیں گے ۔

معزز حضرات بلدیاتی اداروں اور وہاں کے شہریوں کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے ۔ چنانچہ بلدیاتی اداروں کی بہتر کارکردگی یا غفلت کا شہری زندگی پر براہ راست اثر پڑتا ہے ۔ اندریں حالات حکومت ان اداروں کو تقویت دینے کے لیے پوری امداد کرتی ہے ان کی غفلت کا نوٹس لینا اور وقتاً فوقتاً ان کو جھنجھوڑنا نہایت ضروری ہے ۔ لہذا محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی نے پنجاب میں بلدیاتی اداروں کے پچھلے دو سالوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے انسپکشن ٹیمیں مقرر کر دی ہیں ۔ تمام بلدیاتی اداروں کے لیے اس قسم کے فارم تیار کیے گئے ہیں جن کے ذریعے ان کی کارکردگی کے بارے میں معلومات طلب کی گئی ہیں ۔ پچھلے دو سالوں میں عوام کی مشکلات کے حل کے لیے کون کون سے اقدامات کیے گئے ۔ کون کون سے تعمیراتی منصوبے شروع کیے گئے ۔ کونسلرز حضرات نے ان تعمیراتی منصوبوں میں کس قدر دلچسپی لی ہے اس مقصد کے لیے صوبائی سطح سے لے کر یونین کونسل کی سطح تک معائینہ افسران مقرر کیے جا چکے ہیں ۔ انہیں ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ ہر ماہ اپنی دیگر مصروفیات کے علاوہ کسی وقت اپنے اداروں کا معائینہ کریں اور سال کے آخر تک اپنے علاقے کی تمام کونسلوں کا معائنہ مکمل کر لیں ۔ ان معائنہ افسران کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے سیکرٹریٹ میں اعلیٰ افسران کی زیر نگرانی ایک معائنہ سیل بھی قائم کر دیا گیا ہے ۔

پنجاب خواتین کونسلرز کانفرنس پچھلے دنوں یہاں منعقد ہوئی محکمہ بلدیات اور دیہی ترقی پنجاب نے 3 سے 5 اکتوبر 1981ء تک ایک بڑی کامیاب خواتین کونسلرز کانفرنس لاہور میں منعقد کی ۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ چار موضوعات پر خاص طور پر بحث کی گئی ان میں محکمہ لوکل گورنمنٹ دیہی ترقی ، محکمہ تعلیم ، صحت اور محکمہ سماجی بہبود شامل تھے ۔ ان محکموں کے بارے میں جو سفارشات پیش کی گئیں ان پر

متعلقہ محکمہ جات کی آراء شامل کی گئیں اور جناب گورنر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں ان پر غور و خوض کر کے جو فیصلے ہوئے ان کے بارے میں آج گورنر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں اعلان کردیا ہے ۔

ایک اور سفارش کے متعلق آپ نے جناب گورنر سے ذکر فرمایا ہے کہ ضلع رابطہ کونسل اور ڈویژنل رابطہ کونسل جلد از جلد معرض وجود میں لائی جائیں اور ان میں مناسب حد تک خواتین کو نمائندگی دی جائے ۔ حکومت اس تجویز سے اتفاق کرتی ہے اور اس سلسلہ میں موزوں کارروائی کی جا رہی ہے ۔

سفارش یہ تھی کہ ایک سیٹ ہر ڈویژن سے حج کے لیے گورنر کے کوٹہ سے خواتین کونسلر کے لیے مخص کی جائے ۔ گورنر کا کوئی کوٹہ نہیں ہے لیکن حکومت نے اس سلسلہ میں وزارت مذہبی امور سے سفارش کی ہے کہ وہ خواتین کونسلرز کے لیے حج کا علیحدہ کوٹہ مقرر کرے ۔ اس گروپ کی آخری سفارش یہ تھی کہ خواتین کونسلر کو مناسب الاؤنس دیا جائے ۔ حکومت اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتی کیونکہ ایسا ہی مطالبہ ہمارے کونسلر یا وائس چیئرمینوں کی جانب سے بھی ہو سکتا ہے ، ہماری رائے ہے کہ منتخب کونسلروں کی جانب سے کسی الاؤنس وغیرہ کا مطالبہ موزوں نہیں ۔

دیگر محکموں کے بارے میں متعلقہ وزراء صاحبان آپ کے سامنے اپنی اپنی رپورٹ پیش کریں گے ۔

میری یہ رپورٹ ختم ہوئی اب اگلی کارروائی شروع کی جائے گی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اناؤنسر : خواتین و حضرات ۔ وزیر بلدیات و دیہی ترقی ، جناب میاں غلام محمد احمد خان مانیکا کونسل کے سابقہ اجلاس میں اٹھائے گئے نکات پر اپنے محکمہ کی عملدرآمد کی رپورٹ پیش کریں گے ۔ اس کے بعد دیگر وزراء

کو بھی اسی ترتیب سے رخصت دی جائے گی جو ابھی میں نے یہاں سے پڑھ کر سنائی ہے ۔

ڈاکٹر (کیپٹن) محمد اشرف آرائیں (سیالکوٹ) : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب چیئرمین ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ گزشتہ اجلاس کی کارروائی کی تصحیح کر لیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : کارروائی کی توثیق تو نہیں ہوتی ۔

ڈاکٹر (کیپٹن) محمد اشرف آرائیں (سیالکوٹ) ۔ جناب توثیق نہیں ۔ تصحیح کرلیں ۔ کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں ۔ ان کی تصحیح کرلیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : جہاں جہاں آپ دیکھتے ہیں کہ پرنٹنگ میں کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں وہ آپ سیکرٹری صاحب کو ابھی بتا دیں وہ ان کی تصیح (Correction) کردیں گے ۔

ڈاکٹر (کیپٹن) محمد اشرف آرائیں ۔ (سیالکوٹ) : جیسے آپ کی مرضی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) **:** اگر آپ اور کوئی رائے دینا چاہتے ہیں تو وہ آپ فرما دیں ۔

ڈاکٹر (کیپٹن) محمد اشرف آرائیں (سیالکوٹ) : ٹھیک ہے ۔ جناب

وزیر بلدیات و دیہی ترقی (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : میرے محکمہ کے متعلق جو نکات گزشتہ اجلاس میں اٹھائے گئے تھے ان کا میں کچھ جائزہ آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

کونسل کے گزشتہ اجلاس کے دوران معزز اراکین نے محکمہ بلدیات کے متعلق جو تجاویز پیش کی تھیں یا نکات اٹھائے تھے ان میں سے چند کا فیصلہ کرکے عمل درآمد کر دیا گیا ہے اور ایوان کو دوران اجلاس ہی ان کی بابت مطلع کر دیا گیا تھا ۔ باقی 39 نکات ایسے تھے جن پر کچھ غور و خوض کرنا ضروری تھا ان پر بھی غور کر لیا گیا ہے اور اس کی رپورٹ آپ کو

مہیا کر دی گئی ہے ۔ ان میں سے چیدہ چیدہ نکات پر کئے گئے فیصلہ جات اور ان پر عمل درآمد کی رپورٹیں ایوان میں پیش کر رہا ہوں ۔

پہلا مطالبہ یہ کیا گیا تھا کہ مرکز کی سطح پر قانونگوئی سرکل قائم کیا جائے۔ بورڈ آف ریونیو نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا اور رپورٹ دی ہے ۔ کہ ایسا کرنا نا قابل عمل ہے ۔ کیونکہ قانونگوئی سرکل ریونیو حالات کی حدود پر مبنی ہیں جو تبدیل نہیں ہو سکتے ۔

2 ۔ دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ صدر مقام کو رابطہ سڑک کے ذریعے ملا دیا جائے۔ تو اس سلسلے میں فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ ان صدر مقاموں کو ملانے کے لیے نہ صرف سڑکیں تعمیر کی جائیں گی بلکہ تعلیمی اداروں ، ڈاک خانوں ، شفا خانوں ، ٹیلیفون ، پبلک کال آفسز اور بجلی وغیرہ کی سہولتیں بھی مرحلہ وار مہیا کی جائیں گی ۔

3 ۔ تہہ بازاری پر سے پابندی اٹھانے کے سلسلے میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ فی الحال موجودہ پالیسی قائم رکھی جائے تاکہ غیر قانونی قبضوں اور تجاوزات کو قانونی شکل نہ مل سکے نیز نا جائز قبضوں اور تجاوزات سے نمٹنے کے لیے حال ہی میں مارشل لاء حکم نمبر 821 جاری کر دیا گیا ہے ۔

4 ۔ چوتھا پوائنٹ یہ تھا کہ غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی پر عائد شدہ ٹیکس کی وصولی پوری نہیں ہوئی ۔ اس لیے رجسٹریشن ایکٹ میں ترمیم کی جائے اور رجسٹری کرنے سے قبل ٹیکس ضلع کونسل کو لازمی وصول ہو ۔ بورڈ آف ریونیو نے متعلقہ افسران کو ضروری احکامات جاری کر دیئے ہیں کہ بیع نامہ کی تکمیل و رجسٹریشن سے قبل ٹیکس مذکورہ وصول کریں اور وصول شدہ رقم ضلع کونسل کے فنڈ میں جمع کرا دیں بدیں وجہ قانون میں ترمیم کی ضرورت نہیں ۔

5 ۔ لوکل کونسلوں کو تار کول باقاعدہ فراہم کرنے لیے ششماہی مقدار مختص کر دی گئی تھی ۔ اس کے مطابق لوکل کونسل کو حسب ضرورت مختص شدہ مقدار سے تار کول مہیا کی جا رہی ہے ۔

6 ۔ میونسپل کارپوریشن سرگودھا میں ہمہ وقتی مجسٹریٹ کی آسامی منظور کر دی گئی ہے ۔

7 ۔ وائس چیئرمین حضرات کو قانون و ضابطہ کے تحت علیحدہ اختیارات دینا مناسب نہیں سمجھا گیا البتہ چیئرمین اس سلسلہ میں اپنے اختیارات وائس چیئرمین کو جس حد تک چاہیں تفویض کر سکتے ہیں ۔

8 ۔ نزول اراضی لوکل کونسلوں کو منتقل کرنے کے متعلق لوکل گورنمنٹ کے ایک سابقہ اجلاس میں غور کیا گیا تھا ۔ حکومت نے اس تجویز کو مسترد کر دیا تھا ۔ بہر کیف یہ فیصلہ کیا گیا کہ لوکل کونسلوں کی نزول اراضی کے متعلق عرضداشتوں کو چھ ماہ کے اندر اندر نمٹایا جائے ۔

9 ۔ لوکل کونسلوں کے تعمیراتی منصوبوں میں غیر شڈولڈ مدات کی شرحات کی منظوری پہلے حکومت دیا کرتی تھی ۔ اب ان کونسلوں کے لیے یہ اختیارات محکمہ دیہی ترقی کے سپرنٹنڈنگ انجینئر کو سونپ دیے گئے ہیں ۔

10 ۔ ایوان میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ لوکل کونسلوں کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ پانچ سال تک اپنی جائیداد کو پٹہ جات و دیگر ٹھیکے پر دے سکیں ۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پٹہ جات کی صورت میں زر پٹہ میں 10 فیصد سالانہ اضافے کے ساتھ پانچ سال تک اپنی جائیداد مقامی کونسلیں دے سکتی ہیں اور ٹھیکہ کی صورت میں سوائے محصول چونگی کے ٹھیکہ کے دیگر ٹھیکہ جات کی میعاد ٹھیکہ کی رقم میں 10 فیصد سالانہ اضافے کے ساتھ تین سال تک بڑھائی جا سکتی ہے ۔

11 ۔ وزیر قانون کی سربراہی میں قائم کردہ کمیٹی نے غور کرکے صوبائی کونسل کی کارروائی کی انجام دہی کے لیے طریقہ کار وضع کرکے اپنی سفارشات حکومت کو بھیج دی ہیں ۔

12 ۔ لوکل کونسلوں کے زیر تصرف متروکہ وقف املاک بورڈ کی عمارتوں کی مرمت کے لیے لوکل کونسلوں کے فنڈ سے ہر قسم کی مرمت کی اجازت دے دی گئی ہے ۔

بلدیاتی اداروں کی کارکردگی کا مختصر جائزہ اور حکومت کے
اقدامات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

13 ۔ لوکل کونسل آرڈیننس یا قواعد کی خلاف ورزی پر عائد کردہ جرمانوں کی رقم کونسلوں کے فنڈ میں جمع نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل نمبر 118 کی خلاف ورزی ہے ۔

14 ۔ سیالکوٹ گوجرانوالہ اور سرگودھا کی نو تشکیل کارپوریشنوں کے ڈپٹی میئر صاحبان کو صوبائی کونسل کا رکن نامزد کر دیا گیا ہے ۔

15 ۔ صوبہ کے دیہی علاقوں میں نوکل پوائنٹ اسکیم کے تحت مرکزی مقامات کی نشاندہی کر دی گئی ہے ۔

16 ۔ تعمیرات کے سلسلے میں ٹھیکیداروں کو جزوی ادائیگی کی اجازت نہ دینے کے مسئلے پر غور کیا گیا ہے ۔ یہ امر مناسب نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے کام کی رفتار بری طرح متاثر ہوگی ۔ اس لیے اس طریقہ کار میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ۔

17 ۔ لوکل کونسلوں کے قائم کردہ بسوں کے اڈوں پر لوگوں کو ضروری سہولتیں مہیا کرنے لیے ڈویژنل کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ تمام ضروری سہولتیں مہیا کروائیں ۔ انہیں یہ ہدایات بھی کی گئی ہیں کہ گاہے بگاہے خود ان اڈوں کا معائنہ کیا کریں ۔

18 ۔ بلدیہ بہاولنگر کی بقایا واجب الوصول رقم مبلغ 8 لاکھ روپے کے متعلق انسپکٹر جنرل پولیس اور محکمہ زراعت کو تحریر کیا گیا ہے کہ وہ اس رقم کی ادائیگی کے لیے فوری اقدام کریں ۔ محکمہ زراعت نے 46 ہزار 8 سو روپے ادا کر دیئے ہیں اور بقایا جلدی ادا کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے محکمہ پولیس کے متعلق ایک صاحب نے مطالبہ کیا تھا ۔ آئی ۔ جی صاحب یہاں موجود ہیں ۔ میں آئی ۔ جی صاحب ، اور کمشنر بہاولپور جو یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں ہم سب اکھٹے بیٹھ کر اس معاملہ کو دیکھ کر sort out کر لیں گے ۔ بس جناب یہ میرے محکمہ کے بارے میں رپورٹ تھی ۔ شکریہ

اناؤنسر : خواتین و حضرات ! اب دیگر محکموں کے وزرا صاحبان اپنے اپنے محکموں کی عمل درآمد کی رپورٹ پیش فرمائیں گے ۔ معزز وزرا سے درخواست ہے کہ رپورٹ پیش کرنے کے لیے اپنی نشستوں پر موجود مائیک استعمال فرمائیں تاکہ انہیں rostrum تک آنے کی زحمت نہ کرنی پڑے ۔

ڈاکٹر (کیپٹن) محمد اشرف ارائیں : جناب والا ! کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ جو رپورٹ پیش کی گئی ہے اس پر پہلے بحث کر لی جائے ۔ کیونکہ چند ایک پوائنٹ ایسے ہیں ۔ ہماری نظر میں جن کا جواب تسلی بخش نہیں دیا گیا ۔ جیسا کہ ایک سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جرمانہ جات کا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی خلاف ورزی پر لوکل کونسل کو دیا جانا ، پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 118 کی خلاف ورزی ہو گی ۔ اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ صوبہ سندھ کے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت جرمانہ جات 50 فیصد لوکل کونسلوں کو جاتے ہیں جبکہ میونسپل کارپوریشن حیدرآباد کو پورے ملتے ہیں ۔ اسی طرح لاہور میونسپل کارپوریشن کو بھی جرمانہ جات کی رقم ملتی ہے ۔ میرے پاس حوالہ جات کے لیے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی کتاب موجود ہے ۔ آپ اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میں نے آپ کا یہ اعتراض نوٹ کر لیا ہے ۔

اناؤنسر : معزز اراکین سے گزارش ہے کہ یہ بحث اس پروگرام میں شامل نہیں ہے ۔

وزیر مالیات ۔ آبکاری و محصولات (جناب محمد نواز شریف) : میرا خیال ہے کہ جو وقت جس بحث کے لیے مخصوص ہے اسی وقت پر بحث کی جائے ۔ اگر غیر ضروری بحث کی گئی تو فاضل وزرا اپنی رپورٹیں پیش نہیں کر سکیں گے اور کارروائی میں خلل پڑے گا ۔

جناب قائمقام چیئرمین : میں یہ عرض کروں گا کہ پہلے وزرا صاحبان اپنی اپنی رپورٹ پیش کریں گے اس کے بعد بحث کے لیے وقت مختص کیا ہوا ہے ۔ یہ جو پوائنٹس میں نے عرض کیے ہیں اور اس میں جو آپ سمجھتے ہیں صحیح نہیں ہیں وہ نوٹ فرما لیں ۔ ان پوائنٹ کی میں آپ کو تسلی کراؤں گا ۔

محکمہ خوراک کے بارے میں آٹھائے گئے نکات پر عمل درآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

اناؤنسر : خواتین و حضرات اب وزیر خوراک سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے محکمے کی عمل درآمد کی رپورٹ پیش فرمائیں ؟

وزیر خوراک (سردار رفیق حیدر خان لغاری) : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب صدر ۔ وزرا صاحبان اور معزز اراکین ۔ گزشتہ صوبائی کونسل کے اجلاس 22 تا 25 اگست 1981ء میں آٹھائے گئے نکات کے بارے میں ویسے تو میں نے مختصراً اس اجلاس کے winding up کے وقت جوابات دیئے تھے مگر میں بعض ان نکات پر جن کے بارے میں میں کچھ عرض نہیں کر سکا تھا ان کے بارے میں محکمہ خوراک نے جو اقدامات کیے ہیں وہ عرض کروں گا ۔

1 ۔ مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ میں اپنی گزشتہ تقریر میں بھی جو اس اجلاس میں میں نے کی تھی اس میں جو اعداد و شمار بتائے تھے وہ کس حد تک درست ہیں ۔ اس کی یقین دہانی میں نے اس وقت بھی کروا دی تھی اور اب بھی میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ اعداد و شمار بالکل درست تھے ۔

2 ۔ یہ ہے کہ ایک معزز رکن نے شکایت کی ہے کہ محکمہ خوراک کے اہلکار آڑھتیوں سے ملی بھگت کر کے کاشتکاروں سے گندم خریدنے کی

حوصلہ شکنی کرتے رہے - جس کے نتیجہ میں کاشتکاروں کو اپنی گندم کم نرخوں پر آڑھتیوں کے ہاتھ بیچنا پڑی -

اس کے بارے میں عرض ہے کہ گندم کی خریداری کے متعلق ہم نے پوری نگرانی کی اور پروکیورمنٹ کے دوران ڈویژنل آفیسر - ڈسٹرکٹ کے آفیسر حتیٰ کہ ڈپٹی کمشنر اور پراجیکٹ مینجر اس پروکیورمنٹ کی نگرانی کرتے رہے - ہماری کوشش تھی کہ کاشتکار سے زیادہ سے زیادہ گندم خرید کی جائے - جہاں تک حکومت کی پالیسی کا تعلق ہے یا محکمہ کی پالیسی کا تعلق ہے - ہماری یہ کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ معاوضہ کاشتکار کو دیا جائے - اس دوران 111 اہلکاروں کے خلاف ایفی شینسی اینڈ ڈسپلن رولز 1975 کے تحت کارروائی کی گئی جن کے بارے میں تھوڑی بہت شکایات موصول ہوئیں - گندم کی خرید داری کے اعداد و شمار کچھ یوں ہیں - 50ء2 فیصد ہم نے ڈائریکٹ کاشتکاروں سے خرید کی - 15ء1 فیصد ہم نے کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعہ کاشتکار سے خرید کی یہ کل 65ء3 فیصد ہے - اس دفعہ کاشتکاروں سے گندم براہ راست خرید کی گئی ہے - یہ کہنا کہ ان کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے - میرے خیال میں درست نہیں ہے مگر اس میں بہت کچھ ہونا باقی ہے اور انشا اللہ آئندہ پروکیورمنٹ کے وقت مزید کوشش کریں گے کہ کاشتکاروں کو بہتر سے بہتر سہولتیں دی جائیں اور ان سے ڈائریکٹ خرید داری کی جائے - اس دفعہ محکمہ ، لوکل کونسلرز کے ذریعہ نگران کمیٹیاں بھی تشکیل دے رہا ہے - ان کو یہ پاورز دی جائیں گی کہ وہ اپنے سنٹرز کو سپروائز کر سکیں اور ان کو چیک کر سکیں -

نمبر 3 - دیہی علاقوں میں چینی کی تقسیم کے بارے میں اراکین نے متضاد خیالات کا اظہار کیا - ایک معزز رکن نے دیہی راشن ڈپوؤں کی الاٹمنٹ سے متعلق باہمی تنازعات کی نشاندہی کی اور یہ تجویز پیش کی کہ دیہی علاقوں میں چینی کی تقسیم ختم کر دی جائے - جبکہ کچھ دوسرے اراکین کونسل نے کہا کہ دیہی آبادی کو اس سہولت سے محروم کر دینا بے انصافی ہو گی -

محکمہ خوراک کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عمل درآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

اس بارے میں عرض کروں گا کہ اس سلسلے میں محکمہ نے جائزہ لیا ہے جب تک ہمارے پاس وافر مقدار میں چینی نہیں ہو جاتی اس وقت تک ڈی راشننگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور دیہی علاقوں میں چینی بذریعہ راشن دیئے رہیں گے ۔ مگر جونہی ہمارے پاس وافر مقدار میں چینی ہو گئی انشا اللہ پھر غور کیا جائے گا کہ ڈی راشننگ کر دی جائے ۔

4 ۔ ایک معزز رکن نے بتایا کہ صوبہ سرحد میں کاشتکاروں کو گنے کی قیمت صوبہ پنجاب سے زیادہ دی گئی ۔ انھوں نے تجویز پیش کی کہ دونوں صوبوں میں گنے کی قیمت یکساں ہونی چاہئیے ۔

اس بارے میں عرض ہے کہ حکومت نے ہر صوبہ کے ریٹ مقرر کر رکھے ہیں ۔ اس کی پیداوار سے حاصل کی ہوئی چینی جتنی انھیں ملتی ہے اس کے مطابق صوبہ سرحد میں گورنمنٹ نے ریٹ نہیں بڑھائے بلکہ ملز نے رضا کارانہ کچھ اپنے طور پر قیمت میں اضافہ کیا تھا ۔ حکومت کے ریٹ وہی ہیں ۔ آپ کے احساسات وفاقی حکومت کو پہنچا دئے گئے تھے وہ اس پر غور کر رہی ہے ۔

5 ۔ آٹے کی کوالٹی کے بارے میں ایک معزز رکن نے پوائنٹ اٹھایا تھا کہ آٹے کی کوالٹی صحیح نہیں اس کے متعلق محکمہ کو کچھ کرنا چاہئیے ۔

اس بارے میں عرض ہے کہ محکمہ کی کوشش ہوتی ہے کہ بہتر سے بہتر کوالٹی کا آٹا فراہم کیا جائے ۔ محکمہ نے معائنہ ٹیمیں تشکیل دی ہیں اور ان کو پاورز بھی دی ہیں ۔ ہم نے لوکل کونسل کے ممبران کو انسپکٹر کے اختیارات بھی دیئے ہیں اور آپ سے بھی یہ گزارش ہے کہ آپ خاص طور پر فلور ملوں کو چیک کریں ۔ فلور ملوں کی وقتاً فوقتاً چیکنگ ہوتی رہتی ہے اور آج میں یہ فخریہ طور پر کہہ سکتا ہوں کہ اس

وقت آپ کو بہت اچھی کوالٹی کا آٹا بازار میں وافر مقدار میں مہیا ہو رہا ہے ۔ مگر آپ سے بھی گزارش ہے کہ آپ کو جو اختیارات ہم نے دیے ہیں ، ان سے فائدہ اٹھائیے اور ہماری رہبری کیجئے تاکہ اگر کسی جگہ آٹے کی کوالٹی میں کمی ہو تو اس کو بہتر کر سکیں ۔

6 ۔ یہ دالوں کے بارے میں ہے ۔ پچھلے اجلاس میں نشان دہی کی گئی تھی کہ بازار میں دالوں کی دستیابی کم ہے اور قیمتیں بہت زیادہ ہیں اس بارے میں کابینہ نے فیصلہ کیا تھا اور ہم نے بین الاضلاعی پابندیاں اٹھوا کر اس کی نقل و حمل کو فری کروا دیا ہے ۔ اس سے آج یہ صورت حال ہے کہ ان دنوں کی نسبت قیمتیں کافی نیچے گر گئی ہیں اور ان کی دستیابی بھی عام ہو رہی ہے ۔

7 ۔ ایک معزز رکن نے شکایت کی تھی کہ ملوں کو گندم کی سپلائی پوری نہیں ہو رہی اور آٹا راشن ڈپوؤں کے ذریعے تقسیم کرنے کے انتظامات ختم کر دیئے جائیں ۔

اس بارے میں عرض ہے کہ سرکاری گندم سپلائی کرنے والی ملوں کو مہیا کی جانے والی گندم کی مقدار اس مل سے منسلک راشن ڈپوؤں سے تقسیم ہونے والے آٹے کی مقدار پر منحصر ہے ۔ راشن ڈپو مختلف فلور ملوں کے ساتھ منصفانہ طور پر منسلک کیے جاتے ہیں ۔ جب راشن ڈپوؤں پر آٹے کی مانگ کم ہوتی ہے تو اس عرصے میں نتیجتاً سرکاری گودام سے فلور ملوں کو مہیا کی جانے والی گندم کی مقدار بھی متاثر ہوتی ہے اور یہ ایک عارضی کیفیت ہوتی ہے ۔ اکتوبر 1981ء کے وسط سے سرکاری گوداموں سے گندم کا اجرا خاصا بڑھ گیا ہے اور اب راشن اور سرکاری تھیلا آٹا بنانے والی ملوں کے اوقات کار مناسب حد تک بڑھ گئے ہیں ۔ راشننگ سسٹم ختم کرنے کی تجویز کا جائزہ لینے کے لیے حکومت نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی ۔ جس نے اپنی سفارشات پیش کر دی ہیں ۔ آئندہ حکمت عملی کا فیصلہ مرکزی حکومت کے مشورے اور منظوری سے ہوگا ۔

8 ۔ ایک معزز رکن نے شکایت کی تھی کہ محکمہ خوراک کے متعدد انسپکٹرز اور اسسٹینٹ فوڈ کنٹرولرز کی طرز رہائش ان کی سرکاری حیثیت اور ذرائع آمدنی سے بہت زیادہ ہے ۔

اس سلسلے میں گزارش ہے کہ جب بھی ہمارے علم میں کوئی بات آتی ہے تو اس کا سختی سے نوٹس لیا جاتا ہے ۔ وقتاً فوقتاً جہاں کہیں سے بھی کوئی شکایت ملتی ہے تو متعلقہ افسر کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جاتی ہے ۔

9 ۔ یہ نکتہ اٹھایا گیا تھا کہ گندم کی خریداری کے دوران محکمہ خوراک کے انسپکٹر خود گندم کا کاروبار کرتے ہیں اور گندم کا جعلی بل بنا کر اپنے نام پیمنٹ لیتے ہیں اور خالی بوریاں مہیا کرنے کے لیے نذرانہ طلب کرتے ہیں ۔

میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ گندم کی خریداری کے پچھلے سیزن کے دوران ہم نے اس کو بہتر بنانے کے لیے کافی کوشش کی ہے اور اس کو مزید بہتر بنانے کے لیے آپ کو بھی اختیارات دے دیے ہیں ۔ مجھے توقع ہے کہ آپ بھی نگرانی کریں گے ۔ ان نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے انشاء اللہ ہم آئندہ ایسی شکایت کا موقع نہیں دیں گے ۔

10 ۔ ایک معزز رکن نے تجویز پیش کی تھی کہ فوڈ انسپکٹروں سے گندم کی قیمت کی ادائیگی کے اختیارات واپس لے کر اعلیٰ افسروں کو دے دیے جائیں ۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ فوڈ سنٹرز کافی تعداد میں ہوتے ہیں ۔ اگر انسپکٹروں سے یہ اختیارات واپس لے لیے جائیں تو زمینداروں کو ادائیگی میں کافی دقت ہوگی ۔ کیونکہ تحصیل سطح کے افسر اپنے پورے سنٹروں کو اچھی طرح سے Cover نہیں کر پائیں گے ۔ اور ہم جس چیز کو یقینی بنانا

چاہتے ہیں کہ کاشتکار جو فصل لے آتا ہے ۔ اس کی ادائیگی اسے روزانہ شام تک ہو جائے اس میں دقت ہو جائے گی ۔ اور خاص طور پر اس دفعہ ہماری کوشش ہے کہ اس خریداری کے سیزن میں دس میل کے radius میں ایک سنٹر دیں ۔ تو یہ مزید تکلیف دہ ثابت ہوگا ۔ ایسا نہ کرنا میرے خیال میں کاشتکار کے حق میں ہے اور یہ اختیارات انسپکٹروں کے پاس ہی رہیں گے ۔

11 ۔ تجویز کی گئی تھی کہ اگر حکومت کی منظوری کے بغیر نیا راشن ڈپو قائم نہیں کیا جا سکتا تو ضلع کونسل کو اختیارات دیئے جائیں کہ مناسب صورتوں میں ڈپوؤں کو دو حصوں میں تقسیم کر سکیں ۔

اس بارے میں عرض ہے کہ کسی ڈپو کی تقسیم کے عمل میں نئے ڈپو کا قائم کیا جانا شامل ہے ۔ البتہ اس ضمن میں الاٹمنٹ بورڈ کی سفارشات کو خصوصی اہمیت دینے کے بعد ہی حکومت فیصلہ کرتی ہے ۔

12 ۔ ایک معزز رکن نے تجویز پیش کی تھی کہ جب بھی محکمہ خوراک کوئی پالیسی بنائے اس میں کاشتکاروں ، تاجروں اور آڑھتیوں کو بلایا جائے اور ان کے مشورے کے بعد ہی پالیسی بنائی جائے ۔

اس کے بارے میں عرض ہے کہ اس دفعہ جب ہم نے چاول کی پالیسی بنائی تو ہم نے کافی کاشتکاروں کو یہاں بلایا آڑھتیوں کو بلایا اور انہی کے مشورے کے بعد ، انہی کے بتائے ہوئے نکات کو ہمدردانہ غور کے بعد پالیسی میں شامل کیا گیا ۔ ہماری کوشش ہے کہ جب بھی کوئی پالیسی بنائی جائے ۔ اس کو ڈسکس کیا جائے اور انشاء اللہ اس پر عمل ہوتا رہے گا ۔

(نمبر 13 نہیں پڑھا گیا) ۔

14 ۔ مظفر گڑھ کے ایک معزز رکن نے ایک پوائنٹ اٹھایا تھا کہ وہاں چینی کا راشن 1972ء کی مردم شماری کے مطابق دیا جاتا ہے اور چینی کی کوالٹی خراب اور اس کا رنگ بھورا ہے ۔

43 محکمہ خوراک کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

اس بارے میں عرض ہے کہ ابھی تک ہمارے پاس نئی مردم شماری کے اعداد و شمار نہیں ہیں ۔ مگر جونہی نئے اعداد و شمار آئیں گے ۔ انشاء اللہ ، اس کے مطابق راشن دیا جائے گا ۔ جہاں تک کوالٹی کا تعلق ہے ، مظفر گڑھ کو لیہ شوگر ملز سے چینی مہیا کی جا رہی تھی کیونکہ نزدیک ترین وہی شوگر مل تھی ۔ اس کی ریفائنری میں تھوڑا سا defect تھا مگر وہ چینی استعمال کے لیے بالکل خراب نہ تھی ۔ صرف سفیدی میں فرق تھا وہ بھی اس دفعہ درست ہو چکا ہے ۔ میں آج سے تین روز پہلے وہاں گیا تھا اور نیا اسٹاک بالکل ٹھیک ہے اور انشاء اللہ بہتر چینی مہیا کی جائے گی ۔

چونکہ وقت کی قلت کا بار بار ذکر کیا جا رہا ہے ۔ میں چند ایک اہم نکات پر عرض کروں گا ۔

(15 نہیں پڑھا گیا)

16 ۔ ایک معزز رکن نے بتایا تھا کہ چینی کے کارخانے زون ایریا سے باہر کا گنا پہلے خریدتے ہیں اور زون ایریا کے اندر سے بعد میں اٹھاتے ہیں ۔

اس بارے میں عرض ہے کہ 14 اکتوبر کو شوگر کین بورڈ کی ایک میٹنگ بلائی گئی ۔ اس میں شوگر ملوں کو واضح ہدایات دی گئی ہیں کہ پہلے وہ 80 فیصد گنا زون ایریا کا اٹھائیں گے ۔ اس کے بعد باہر سے اٹھائیں گے ۔ کیونکہ پالیسی کے تحت ان کو پہلے زون ایریا سے گنا اٹھانے کی اجازت ہے ۔

شوگر کین (گنا) کے کنڈوں کا بھی ذکر کیا گیا تھا اور اس بات کی نشان دہی کی گئی تھی کہ گنا خریدنے کے لیے کنڈے زیادہ فاصلے پر لگائے جاتے ہیں ۔ اس فاصلہ کو کم کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی ۔ اس ضمن میں شوگر ملوں کو ہدایات کر دی گئی ہیں کہ جہاں پر زیادہ فاصلہ

کنڈوں کے درمیان ہے اس درمیانی فاصلے میں کنڈے لگائے جائیں ۔ اس پالیسی پر عمل درآمد کے بارے میں پندرہ بیس روز پہلے میں نے کئی ملوں کو دیکھا ہے ۔ انہوں نے کافی حد تک کنڈے لگا دئیے ہیں اور ان کی بیشتر مشکلات دور ہو گئی ہیں ۔ ایک معزز رکن نے نشاندہی کی تھی کہ ضلع اٹک کے دیہی علاقوں میں تقریباً 10٪ راشن ڈپو خالی پڑے ہیں اور ایک ایک ڈپو کے ساتھ کئی کئی ڈپوؤں کی آبادی کو منسلک کر دیا گیا ہے ۔ اس وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کو خالی راشن ڈپوؤں کو پر کرنے کے لیے کہا گیا مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا

ضابطہ کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد 24 اکتوبر 1981ء کو اٹک فتح جنگ تحصیلوں کے خالی ڈپو اور یکم نومبر 1981ء کو پنڈی گھیب اور تلہ گنگ کے خالی ڈپو الاٹ کر دیئے گئے ہیں ۔

رولر فلور ملوں کو جاری کی جانے والی سرکاری گندم بلیک مارکیٹ میں پہنچ جانے کی شکایات کی گئی تھیں ۔

پانچ ایسے معاملات میں ملزموں کے خلاف مقدمات درج کرائے گئے جو فوجی عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ۔ اس بارے میں کافی جانچ پڑتال کی جاتی رہی جو پانچ واقعات ہمارے سامنے آئے ان پر فوری کارروائی کی گئی ۔ اس کے علاوہ باقی کوئی ایسے پوائنٹس نہ تھے یہ جو چند نکات تھے ۔ جس کے بارے میں محکمہ نے جو عمل کیا وہ آپ کے سامنے پیش کر دیئے گئے ہیں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی ہر تجویز پر محکمہ فوری طور پر عمل کرے گا ۔ شکریہ

محکمہ اوقاف کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

اناؤنسر ! اب جناب وزیر محکمہ اوقاف سے درخواست ہے کہ وہ اپنے محکمہ کی رپورٹ پیش کریں ۔

محکمہ اوقاف کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

45

جناب چیئرمین : سوالات کی تفصیل نہ پڑھی جائے ان کا نمبر پڑھ دیا جائے ۔ تاکہ وقت کی بچت ہو سکے ۔

(1) ملتان سے معزز خاتون رکن محترمہ زبیدہ جعفری نے بیان کیا ہے کہ :

(الف) قبرستانوں میں تجاوزات ہو رہے ہیں محکمہ اوقاف روکنے کی کارروائی کرے ۔ قبرستانوں کا پورا تحفظ کرے اور درخت لگوائے ۔

وزیر اوقاف (میاں محمد ذاکر قریشی) : (الف) تمام شہروں میں جملہ قبرستانوں میں سے بیشتر بڑے چھوٹے قبرستان مقامی انتظامیہ یا غیر سرکاری سماجی انجمنوں کے زیر انتظام صرف وہ قبرستان ہیں جو کہ مزارات کے ساتھ ملحقہ ہیں ۔ ان کی تعداد بہت کم ہے ان قبرستانوں کے بہتر انتظام کے لیے محکمہ نے عملہ تعینات کر رکھا ہے جو تجاوزات کی روک تھام کے لیے حسب ذیل کارروائی کرتا ہے تاہم بعض قبرستانوں میں محکمہ کی تحویل میں آنے سے پہلے کے تجاوزات سالہا سال سے چلے آ رہے ہیں جن کو حسب ضابطہ ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

جہاں تک قبرستانوں میں درخت لگوانے کا تعلق ہے پہلے ہی شجر کاری مہم کے تحت تمام وقف املاک میں درخت لگانے کی ہدایات جاری

کی جا چکی ہیں اور اب خاص طور پر قبرستانوں میں درخت لگانے کی طرف توجہ دینے کے لیے جملہ ناظمین کو ہدایات جاری کردی گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ گورنر صاحب نے مہربانی کی ہے آرڈر جاری کر دیے ہیں ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ انشا اللہ تجاوزات دور ہو جائیں گی ۔

(ب) محکمہ اوقاف اپنی سالانہ آمدن اور خرج کا تخمینہ بتائے ۔	(ب) تخمینہ کل آمدن ۔ 4 کروڑ 29 لاکھ 63 ہزار روپے ۔ ''کل خرچ ۔ 4 کروڑ 10 لاکھ 32 ہزار 2 صد روپے ۔ تفصیل خرچ ۔ وقف املاک ۔ 1،19،00،000 روپے شعبہ تعلیم و تبلیغ ۔ 20،96،000 روپے صحت و سماجی بہبود 49،00،000 روپے انتظامیہ پر اور عملہ برائے وصولیابی پر خرچ ۔ 56،00،000 روپے تعلقات عامہ ، ایڈوانسز ریزرو وغیرہ پر خرچ ۔ تعمیراتی منصوبہ جات ۔ 44،00،000 روپے نئی مسجد دربار حضرت داتا صاحب ؒ 40،00،000 روپے

شعبہ درستحالی ۔ 25،00،000 روپے

شعبہ تعمیرات کا انتظامی خرچ ۔
4،00،000 روپے

مزارات مساجد و ملحقہ ۔
30،00،000 روپے

جائیدادوں کی خصوصی مرمت ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز میں اضافہ کے لیے گنجائش ۔
15،00،000 روپے

(ج) محکمہ اوقاف خواتین کے لیے ملتان میں کالج کھولے۔

(ج) وقف پراپرٹیز آرڈیننس مجریہ 1979ء کے مطابق محکمہ اوقاف کی آمدنی ۔ مذھبی ، پاکیزہ اور خیراتی مقاصد کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے محکمہ اوقاف علماء اکیڈیمی اور دینی مدارس چلا رہا ہے ۔ عام تعلیم کے سکول اور کالج چلانے پر محکمہ اوقاف وقف کی آمدنی قانون کے مطابق خرچ نہیں کر سکتا اس لیے خواتین کا کالج کھولنا اوقاف کے لیے قانونی طور پر ممکن نہیں ہے ۔

(د) محکمہ اوقاف اپنے زیر تحویل مزارات و مساجد کی مرمت کروائے۔

(د) محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مزارات و مساجد اور ملحقہ جائیدادوں کی مرمت کے لئے سال 1981-82ء میں

30 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جو کہ کافی ہے اتنی ہی رقم ہر سال رکھی جاتی ہے اس مرحلہ وار پروگرام کے تحت تمام مزارات، مساجد اور ملحقہ جائیدادوں کی خصوصی مرمت ہو جائے گی۔ خصوصی مرمت کے علاوہ مساجد، مزارات اور ملحقہ وقف جائیداد کو سالانہ مرمت کے لیے کل آمدنی کے اڑھائی فیصد کے برابر رقم مختص کی گئی ہے جو کہ کافی ہے۔ یہ رقم بھی ہر سال بجٹ میں مختص کی جاتی ہے۔

(ہ) مزارات پر چادریں چڑھاوے کے طور پر آتی ہیں ان کا مصرف کیا ہے؟	(ہ) چڑھاوے کے طور پر آنے والی چادروں کی تقسیم کا نظام موجود ہے۔ اول چادریں جہیز اسکیم کے تحت پارچات بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں جس سے مستحق بچیوں کو جہیز دینے میں مدد ملتی ہے جہیز اسکیم کے علاوہ چادریں غربا و مساکین کو بھی پارچہ جات کے لیے دی جاتی ہیں اس کے علاوہ آفت زدہ علاقوں میں چادریں اور دوپٹے آفت زدگان میں تقسیم کیے جاتے ہیں جیسا کہ حال ہی میں آفت زدہ علاقہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ میں

محکمہ اوقاف کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

چادریں اور دوپٹے آفت زدگان میں تقسیم کیے گئے تھے ۔

(3) معزز رکن جناب سردار فضل احمد خان لنگاہ چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور نے فرمایا کہ محکمہ اوقاف کے زیر تحویل جتنی بھی وقف بہاولپور ضلع میں ہیں ان کی آمدن و خرچ آئندہ اجلاس میں پیش کیے جائیں ۔

(3) ضلع بہاولپور میں محکمہ کے زیر تحویل وقف کی فہرست مع آمدن و خرچ لف ہے ۔ فہرست حسب ذیل ہے ۔

فہرست وقف املاک معہ آمدن و خرچ ، ضلع بہاولپور

نمبر شمار	نام وقف	آمدن	خرچ
1 ۔	جامع مسجد الصادق ۔ بہاولپور	190000.00	94800.00
2 ۔	مسجد بیکانیری گیٹ بہاولپور	12600.00	10900·00
3 ۔	مسجد گل حسن بہاولپور ۔	8300.00	8500.00
4 ۔	مسجد ماچھی ہٹہ بہاولپور ۔	8900.00	11900.00
5 ۔	مسجد اقصیٰ ۔ بہاولپور ۔	8200.00	5800.00
6 ۔	مسجد بوستان عزیز بہاولپور	24100.00	16100·00
7 ۔	درگاہ حضرت بہاؤالدین ۔	53500.00	27300.00
8 ۔	درگا حضرت چنن پیر ۔	130200.00	14400.00
9 ۔	دربار حضرت خواجہ خدا بخش ۔ خیرپور ۔	46700.00	14800·00

10 ۔	مسجد اہلحدیث احمد پور شرقیہ ۔	11300.00	15800.00
11 ۔	مسجد ہائی سکول احمد پور شرقیہ ۔	10700.00	12500.00
12 ۔	مدرسہ ھارونیہ تعلیم القران و مسجد مولوی محمد یار والو ۔	9600.00	10400.00
13 ۔	درگاہ حضرت محبوب سبحانی ۔	45200.00	19700.00
14 ۔	درگاہ حضرت جلال الدین ۔	25500.00	21200.00
15 ۔	درگاہ حضرت مخدوم جہانیاں ۔	15000.00	10900.00
16 ۔	درگاہ حضرت فضل دین ۔	4500.00	5400.00
17 ۔	درگاہ حضرت راجن قتال ۔	4500.00	4000.00
18 ۔	قبرستان حضرت شاہ ملوک شاہ ۔	—	—
19 ۔	وقف اراضی مسجد شیش گراں ۔	300.00	—
20 ۔	وقف اراضی شیخ اللہ وسایا ۔	4800.00	—
21 ۔	وقف اراضی مدرسہ آرائیاں احمد پور	2400.00	—
22 ۔	وقف زرعی اراضی موضع باقر پور ۔	2100.00	—
23 ۔	وقت اراضی موضع چنن شاہ ۔	2300.00	—
24 ۔	وقف زرعی اراضی رہالمدنیہ شریف ۔	24300.00	—
25 ۔	زرعی اراضی ڈیرہ باتھا ۔	2000.00	—
26 ۔	درگاہ حضرت شاہ محمد رنگیلا ۔	2،00،000.00	23،000.00
27 ۔	جنازگاہ بہاولپور ۔	2،00،000.00	5،400.00
28 ۔	جامع مسجد حاصل پور ۔	6،300.00	11،900.00
29 ۔	عید گاہ حاصل پور ۔	4،400.00	4،200.00
30 ۔	وقف اراضی موضع حمید ۔	2،400.00	—
31 ۔	وقف اراضی حافظ محمد اکرم ۔	1،800.06	—
32 ۔	الحاج سر صادق محمد خان ٹرسٹ ڈیرہ نواب صاحب ۔	6,0,3,300.00	3,99,600.00
33 ۔	وقف لینڈ موضع بدر دین (مہ مہار انڈہا)	600.00	—

51

محکمہ اوقاف کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

(4) معزز رکن محترمہ سیدہ عابدہ حسین صاحبہ چیئرمین ضلع کونسل جھنگ نے فرمایا کہ محکمہ اوقاف وقف آمدنی کو وقف کے مقاصد کے لیے خرچ نہیں کرتا ۔ محکمہ اوقاف کو چاہیے کہ وہ جس وقف کی آمدن ہے اس پر کچھ نہ کچھ روپیہ ان مقاصد کے لیے خرچ کرے جن مقاصد کے لیے وقف قائم ہے ۔

(4) محکمہ اوقاف اول ہی اس پالیسی پر کاربند ہے اور حتی المقدور کوشش کی جاتی ہے کہ وقف کے مقاصد کو اس وقف کی آمدن سے پورا کیا جائے جو رقم بچتی ہے وہ ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جاتی ہے تاکہ آمدن میں اضافہ ہوتا رہے اور مستقبل میں وقف املاک کی بہتر نگہداشت کے لیے وسائل آمدنی معقول رہیں ۔

(5) ایک معزز رکن نے فرمایا کہ مسجد نظامت سے ملحقہ تعمیر کردہ فلیٹ ابھی تک کرایہ پر نہیں دیے گئے جس سے محکمہ اوقاف کو نقصان ہو رہا ہے فلیٹ کرایہ پر دیے جائیں ۔

(5) یہ فلیٹس اس لیے کرایہ پر نہ دیے جا سکے کہ پانی اور بجلی کا کنکشن موجود نہیں تھا ۔ میونسپل کمیٹی رحیم یار خان کا فراہم کردہ پانی فنی وجوہات کی بناء پر فلیٹس میں نہیں پہنچتا ۔ فراہمی آب کے لیے محکمہ نے زیر زمین ٹینک تعمیر کر دیا ہے ۔ الیکٹرک موٹر کی تنصیب و ضروری آبرسانی کے پائپ اس ماہ کے آخر تک مکمل ہو جائے گی ۔ بجلی کے لیے واپڈا نے 4 ماہ قبل بجلی کا کنکشن فراہم کردیا ہوا ہے پانی کی فراہمی کے فوراً بعد بذریعہ

	نیلام عام ان فلیٹس کو ایک ماہ کے دوران کرایہ پر دے دیا جائے گا۔
(6) معزز رکن جناب حیات محمد نے فرمایا کہ نجی دینی مدارس کو حکومت اپنی تحویل میں لے لے اور ان کی سندات کا مقابلہ ایم۔ اے اور پی۔ ایچ۔ ڈی سے کیا جائے۔	(6) کچھ عرصہ ہوا محض اس تاثر پر کہ حکومت نجی دینی مدارس کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ دینی اور سیاسی حلقوں میں شدید ہیجان پیدا ہوگیا تھا اس پر تمام حالات کا جائزہ لینے کے بعد مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کی طرف سے قطعی وضاحتی اعلان کیا گیا کہ حکومت کا نجی دینی مدارس کو اپنی تحویل میں لینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور مزید اعلان کیا کہ حکومت انہیں اپنی تحویل میں نہیں لے گی۔ لہذا اس پالیسی کی بناء پر دینی مدارس کو حکومت کی تحویل میں لینا ممکن نہیں ہے۔

محکمہ مال و ریلیف کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

الاؤنسر : وزیر اوقاف کے بعد وزیر مال بشمول بحالیات، رجسٹریشن اشتمال اراضی اور ریلیف۔

وزیر مال و ریلیف (ملک اللہ یار خان) : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین۔ گذشتہ اجلاس میں بحث کے دوران چند نکات محکمہ مال کے بارے میں اٹھائے گئے تھے۔ ان کی مختصر وضاحت کرنے کیلئے میں ایوان سے اجازت چاہوں گا۔

محکمہ مال و ریلیف کے بارے میں آٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

ایک معزز رکن نے یہ شکایت کی تھی کہ مال کے افسران اور پٹواری صاحبان اپنے اپنے حلقوں میں باقاعدگی سے دورے نہیں کرتے اور اپنے فرائض سے دانستہ طور پر غفلت برتتے ہیں - اس ضمن میں تمام افسران کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ تمام ماتحت عملہ کے دورہ کے پروگرام کے بارہ میں جہاں بیَن کریں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں باقاعدگی سے دورے کیا کریں - اس ضمن میں یہ ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ پٹواری صاحبان گرداوری کے وقت اپنے دورے کے پروگرام کی ایک نقل یونین کونسلوں کے دفاتر میں بھی مہیا کر دیا کریں تاکہ یونین کونسلوں کے اراکین کو اس بات کا علم ہو کہ وہ اپنے علاقے میں کن کن تاریخوں میں دورہ کر رہے ہیں اور ان لوگوں کو بھی اس بات کا پتہ چل سکے تا کہ وہ اس ضمن میں پٹواری صاحبان سے رابطہ قائم کر سکیں -

ایک تجویز یہ بھی پیش کی گئی تھی کہ مال کے پٹواریوں اور نہر کے پٹواریوں کو ایک جگہ کر دیا جائے - تا کہ ایک ہی پٹواری مال اور نہر کے کاموں کی تکمیل کرے - اس ضمن میں کافی غور وخوض کیا گیا اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ایسا ممکن نہیں ہوگا - کیونکہ نہر کا کام ایک علیحدہ محکمے کے سپرد ہے اور ان ہی محکموں کے تحت پٹواری صاحبان نے کام کرنا ہے - اس لئے مال اور نہر کے دونوں کاموں کا ایک جگہ مدغم ہونا ممکن نہیں -

جناب والا ! آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے گذشتہ اجلاس میں یہ گذارش کی تھی کہ پٹواریوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ہم اس تجویز پر غور کر رہے ہیں - کہ مختلف جگہوں پر پٹواریوں کے اسکول کھولے جائیں - ابھی چند روز ہوئے ہیں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فی‌الحال راولپنڈی اور رحیم یار خان میں دو اسکول کھولے جائیں ، اور

میرا خیال ہے کہ ان اسکولوں میں جو پٹواری امیدوار تربیت حاصل کریں گے ان کی تعداد تقریباً بارہ سو کے لگ بھگ ہوگی - یہ ایک سال کا کورس ہوگا - اور ایک سال میں یہ تمام پٹواری صاحبان تربیت حاصل کر سکیں گے - اور اگر اس کے بعد اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مزید پٹواریوں کو بھی تربیت دی جائے تو ہم دوسری جگہوں پر بھی دوسرے اضلاع میں اسی طرح پٹواریوں کے اسکول کھولنے کے بارے میں اقدامات کریں گے -

ایک معزز رکن نے یہ شکایت کی تھی کہ جو دستاویزات رجسٹری ہوتی ہیں اس کے بعد ان کے بر وقت یا قلیل مدت میں انتقالات نہیں ہو پاتے۔ اس ضمن میں ایوان کی اطلاع کیلئے عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ایک مدت مقرر ہے جس کے دوران تمام انتقالات کی تصدیق کر دینی ہوتی ہے تمام افسران مال پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جملہ انتقالات کی تصدیق معینہ مدت میں کر دیں - اگر اس ضمن میں کسی صاحب کو کوئی شکایت ہے تو وہ افسران بالا کو مطلع کر سکتے ہیں کہ ان کے انتقالات بروقت تصدیق نہیں ہو سکے - بہر نوع اس کے باوجود ہم نے دوبارہ ہدایات جاری کر دی ہیں کہ افسران مال اس بات کا جائزہ لیں کہ جو رجسٹریاں ہوں اور اس ضمن میں جو انتقالات درج ہوں یا رجسٹریوں کے بغیر بھی جو انتقالات درج ہوں ان کی قلیل سے قلیل مدت میں تصدیق کر دی جائے - دیہی آبادی کی سہولت کیلئے ہم نے ایک اور اقدم بھی اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ عام طور پر آپ نے دیکھا ہو گا کہ رجسٹریاں کرواتے وقت لوگوں کو مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے - ان کو اپنی دستاویزات وثیقہ نویسوں سے لکھوانا پڑتی ہیں - اس کے بعد پھر ان کی جانچ پڑتال کروانا پڑتی ہے - وکلاء صاحبان کے پاس جانا پڑتا ہے - اس کے بعد ان تمام دستاویزات کو رجسٹرار صاحبان کے پیش کرنا پڑتا ہے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ لوگوں کو بالخصوص دیہی آبادی کیلئے سہولت مہیا کرنے کے لیے ایک

نمونے کے طور پر تمام فارمز مہیا کر دئیے ہیں ۔ جو کہ تمام اضلاع میں بھیج دئیے گئے ہیں ۔ یہ دستاویزات کے فارمز جو نمونے کے طور پر تیار کئے گئے ہیں وہ ہبہ جات اور بیع کی مختلف مدوں کے بارے میں تیار کئے گئے ہیں ۔ تا کہ جو لوگ دستاویزات کے ذریعے رجسٹری کروانا چاہیں تو انہیں صرف وہ دستاویزات کے فارمز جو ہم نے چھپوائے ہیں پر کرنے کی تکلیف کرنا ہوگی ۔ اس ضمن میں انہیں وثیقہ نویس یا عرائض نویس کے پاس نہیں جانا پڑے گا ۔ اس کے علاوہ یہ شکایت بھی کی گئی تھی کہ لوگوں کو زیادہ مالیت کے اشٹام خریدنے کیلئے خزانے سے رجوع کرنا پڑتا ہے اور وقت کے بارے میں اظہار خیال کیا گیا تھا ۔ جس پر انہیں کافی وقت صرف کرنا پڑتا ہے ۔ اس ضمن میں بھی ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سابقہ طریق کار کے مطابق جو پانچ سو روپے مالیت مقرر تھی اس کو ہم نے بڑھا کر ایک ہزار روپیہ کر دیا ہے اور اس مالیت کے اندر جتنے اشٹام کی ضرورت ہوگی تو وہ اشٹام فروش سے ہی دستیاب ہوں گے ۔ اور اس کے لئے خزانے سے رجوع نہیں کرنا پڑے گا ۔

ایک اور اہم بات جس کے بارے میں گذشتہ اجلاس میں شکایت کی گئی تھی اور اس ضمن میں ہم نے اپنی سبجیکٹ کمیٹی میں بھی بحث کی تھی وہ مارشل لاء کے ضابطہ 115 کے 22 ، 23 اور 24 کے پیراگراف کے بارے میں ہے ۔ جس کے تحت مشترکہ کھاتہ جات کی تقسیم نہیں ہو سکتی ۔ اس ضمن میں دیہی آبادی میں بہت سے لوگوں کو شکایات ہوتی ہیں اور انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ بالخصوص جہاں مشترکہ کھاتہ جات ہیں ۔ کیونکہ عام طور پر جو مشترکہ کھاتہ جات ہیں وہ ان تمام حصہ داروں میں سے کسی ایک حصہ دار کے قبضے میں ہوتی ہے ۔ اور دوسرے حصہ داروں کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ جو قابض حصہ دار ہے وہ دوسرے حصہ داروں کو پیداوار کا حصہ ادا نہیں کرتا لیکن جیسے میں نے عرض کیا کہ

مارشل لاء کے ضابطہ 115 کے تحت یہ پابندی ہے کہ دو سو کنال یا چار سو کنال سے جو کم رقبہ جات ہیں ان کی تقسیم نہیں ہو سکتی۔ چونکہ یہ قانون مرکزی حکومت کا ہے۔ ہم نے اس ضمن میں مرکزی حکومت کو گذارش کی تھی کہ وہ اس بارے ترمیم کریں تاکہ ایسے مشترکہ کھاتہ جات جو اس حد سے کم ہیں۔ انہیں بھی تقسیم کرنے کی اجازت مل جائے۔ لیکن مرکزی حکومت نے اس بات کی اجازت نہیں دی۔

اس کے باوجود ہم نے یہ محسوس کیا کہ یہ انتہائی ضروری امر ہے کیونکہ دیہی آبادی سے مشترکہ کھاتہ داروں کی طرف سے کافی شکایات موصول ہوتی ہیں تو ہم نے ایک اور تجویز پر غور کرنا شروع کیا ہے جس کے تحت کلکٹر صاحبان کو اختیارات دئے جائیں گے کہ اپنے طور پر اگر ان حصہ داران کا کسی طور پر فیصلہ نہ ہو سکے۔ اور وہ اس بات پر رضا مند نہ ہوں کہ کون سے حصہ دار کو اس زمین کی کاشت کے اختیارات دئے جائیں تو اس صورت میں کلکٹر صاحبان اپنے طور پر یہ فیصلہ کریں گے۔ کہ اس مشترکہ کھاتہ کی کاشت کے بارے میں کسی کے سپرد یہ کام کر دیا جائے۔ یا پھر یہ بھی تجویز زیر غور ہے کہ اگر تمام مشترکہ حصہ دار کسی ایک بات پر متفق نہیں ہوتے تو اس صورت میں کلکٹر صاحبان اس مشترکہ کھاتہ جات کے تحت جو اراضی ہے اس کو ٹھیکے پر دے دیں اور جو رقم حاصل ہو گی وہ حصہ کے مطابق تمام حصہ داران میں تقسیم ہو سکے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ تجویز قابل قبول ہو سکی تو کافی حد تک اس مشکل کو حل کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

ایک اور فاضل رکن نے شکایت کی تھی کہ رجسٹریاں کرواتے وقت عام طور پر یہ ایک روایت بن گئی ہے کہ لوگ اس کی مالیت کم ظاہر کرتے ہیں اور کم اشٹام کی رجسٹری کرواتے ہیں۔ اس ضمن میں اراکین کونسل کو یہ علم ہوگا۔ کہ سٹیمپ ایکٹ میں چند ایک دفعات ہیں جن کے تحت کلکٹر صاحبان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس ضمن میں

کارروائی کر سکیں ۔ لیکن اس کو زیادہ موثر بنانے کے لیے ہم سٹیمپ ایکٹ میں مزید ترمیم کر رہے ہیں جس کی رو سے کلکٹر صاحبان کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ وہ نہ صرف جہاں کم مالیت کی سٹیمپ ڈیوٹی لگائی گئی ہے ۔ وہ وصول کریں بلکہ جرمانہ کی حد کو بھی ہم نے 5000 روپے سے بڑھا کر اسٹامپ کی مالیت کے اڑھائی گنا تک کر دینے کی تجویز کی ہے ۔

چولستان کے بارے میں ایک معزز رکن نے شکایت کی تھی کہ وہاں پر مستحق افراد کو لیزڈیڈ (lease deed) نہیں دئے جا رہے ہیں اس ضمن میں گذارش ہے کہ اس وقت تک ایسے اصحاب کو (lease deed) نہیں دئے جا سکتے جب تک کہ ان کے بقایا جات وصول نہ ہو جائیں اور جن اصحاب کے بقایا جات وصول ہو جائیں ان کو اسی وقت (lease deed) دیے دئے جاتے ہیں ۔ اور یہ کام بدستور جاری ہے ۔

ناجائز قابضین کے بارے میں معزز اراکین نے فرمایا تھا کہ بہاولپور کے رقبہ میں اور چولستان میں بہت سے ناجائز قابضین ہیں ان کے ہٹانے کے لیے کمشنر صاحب اور متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور ایسے تمام رقبے جہاں پر لوگوں نے ناجائز طور پر قبضہ کیا ہوا ہے انہیں ہٹانے کے لیے موثر طور پر کارروائی کی جا رہی ہے ۔

محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب اناؤنسر : ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کے وزیر محترم سے گذارش ہے کہ وہ تشریف لائیں ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ (میاں صلاح الدین) : بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ معزز خواتین و حضرات السلام علیکم ۔ گزشتہ اجلاس صوبائی کونسل پنجاب اگست 1981ء کے دوران محکمہ ہاؤسنگ کے متعلق 8 سوالات کئے گئے جن کے جوابات ایوان ہی میں دئیے گئے ۔ جوابات کی نقول ایوان میں تقسیم کر دی گئی ہیں ۔ کچھ ضروری پوائنٹ ہیں جو آپ کے سامنے عرض کرتا ہوں ۔

راولپنڈی میں آب نوشی کا فوری منصوبہ ۔

راولپنڈی سے فاضل ممبر نے مطالبہ کیا تھا کہ راولپنڈی میں دو کروڑ گیلن یومیہ پانی کی ضرورت ہے جبکہ سر دست صرف ایک کروڑ بیس لاکھ گیلن پانی مہیا کیا جا رہا ہے ۔ ایوان میں بتایا گیا تھا کہ راولپنڈی میں دو کروڑ گیلن یومیہ پانی دیا جا رہا ہے چونکہ یہ مقدار نا کافی ہے ۔ اس لیے اس قلت کو دور کرنے کے لیے ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے جس کی تکمیل کے لیے ایشائی ترقیاتی بنک سے مالی امداد کی درخواست کی جا رہی ہے ۔ چونکہ اس منصوبہ کی تکمیل میں ابھی وقت درکار ہے ۔ فوری طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ راولپنڈی شہر میں گیارہ ٹیوب ویل لگائے جائیں ۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت سے یہ ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے ۔ اب جونہی محکمہ پی اینڈ ڈی سے منظوری ملے گی ٹیوب ویل لگانے کا کام شروع کر دیا جائے گا ۔

اسی ضمن میں ایک latest development میں آپ کو بتا دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ راولپنڈی واٹر سپلائی کی پائلٹ پراجیکٹ اسکیم (منصوبہ آب رسانی راولپنڈی) کے سلسلہ میں Asian Development Bank نے 31 کروڑ روپے کا قرضہ دینے کا وعدہ کیا تھا ۔ جس کی ایک feasibility report تیار کر دی گئی تھی ۔ جس کے مطابق راولپنڈی میں 22 ملین گیلن یومیہ فی پانی مہیا کرنے کا منصوبہ 23 کروڑ روپے میں تیار کیا گیا تھا ۔ اس

محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کے بارے میں اٹھائے گئے نکات

59 پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

منصوبے کے مطابق راول ڈیم پر 7 ملین گیلن کیوسک per day کا fitler plant نیا بنانا تھا ۔ راول ڈیم سے پنڈی تک 42 انچ قطر کی پائپ ڈالنی تھی اور پنڈی اور سی ۔ ڈی ۔ اے اور نیشنل پارک کے لیے ہمیں ٹیوب ویل لگانے تھے ۔ کیونکہ نیشنل پارک پر ٹیوب ویل لگانے کے لیے سی ۔ ڈی ۔ اے نے اعتراض کیا تھا ۔ اس لیے دسمبر 1981ء کو ایک میٹنگ Economic Affairs Division Islamabad نے منعقد کی جس میں ایشین ڈیویلپمنٹ بنک کا ایک نمائندہ بھی موجود تھا ۔ اس میٹنگ میں فیصلہ ہوا کہ نیشنل پارک ایریا میں ٹیوب ویل لگانے کا مسئلہ مرکزی وزارت میں برائے منظوری پیش کیا جائے گا جو Environment Division Islamabad پیش کرے گا ۔ فی الحال راولپنڈی میں ٹیوب ویل اور راول ڈیم پر ایک 7 ملین گیلن per day کا فلٹر پلانٹ لگانے اور پائپ بچھانے کا ایک منصوبہ بنا کر اس پر عمل کیا جائے ۔ لہذا میٹنگ میں رف اسٹیمیٹ تیار کیا گیا جو تقریباً ساڑھے چودہ کروڑ روپے کا تھا ۔ ایشین بنک نے اس پر اپنی رضا مندی کا اظہار کیا ۔ اور کہا ہے کہ ساڑھے چودہ کروڑ روپے کی ایک اسکیم مرکزی حکومت سے منظور کرائی جائے اور ایشین بنک کو بھیج دی جائے ۔ تاکہ Project Appraisal مارچ میں ہو سکے ۔ اس کے علاوہ ایشین بنک اپنے خرچہ میں ماہ جنوری میں ایک Hydro Geologist تعینات کر رہا ہے جو کہ Ground water explosion میں مدد دے گا اور فیصلہ کرے گا کہ کس جگہ پر مناسب ٹیوب ویل لگ سکتے ہیں ۔ ساڑھے چودہ کروڑ روپے کا منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے ۔ اور دو ہفتہ میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو بھیج دیا جائے گا ۔ بنک نے مزید منظور کیا ہے کہ اگر نیشنل پارک کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو گیا تو ایک اور منصوبہ نیشنل پارک کا بنایا جائے گا ۔ جس پر قرضہ دینے کے لیے بنک ہمدردانہ غور کرے گا ۔

واٹر سپلائی سکیم ہارون آباد : سابقہ اجلاس میں ایک خاتون کونسلر نے ایوان کی توجہ ہارون آباد میں ناقص پانی مہیا کرنے کی طرف مبذول کرائی تھی ساتھ ہی ایک بوتل میں پانی کا نمونہ بھی دکھایا تھا ۔ اور ناقص پانی کے بارے میں تشویش ظاہر کی تھی ۔ اس واقع یہ ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ نے ہارون آباد واٹر اسپلائی اسکیم مکمل کرنے کے بعد 1967ء میں میونسپل کمیٹی ہارون آباد کے حوالے کر دی تھی اس وقت سے اب تک میونسپل کمیٹی ہی اس اسکیم کو چلا رہی ہے اور اس کی دیکھ بھال کر رہی ہے ۔ گورنر پنجاب کی ہدایت کے مطابق محکمہ پبلک ہیلتھ نے اس اسکیم کا معائنہ کیا تو پتہ چلا کہ اس اسکیم کے فلٹر بیڈ کئی سالوں سے کام نہیں کر رہے ہیں اور لوگوں کو پانی بغیر فلٹر کے مہیا جا رہا ہے ۔ چنانچہ محکمہ پبلک ہیلتھ نے فلٹر بیڈ تبدیل کرنے اور ایک کھلی نالی کا کچھ حصہ جو کہ شہر کے اندر سے گزرتا ہے ڈھانپنے کا منصوبہ بنایا ۔ ڈویژنل رابطہ کمیٹی سے اس منصوبہ پر عمل درآمد کرنے کی پیشگی منظوری حاصل کر لی گئی ہے ۔ اور اس کی اہمیت کے پیش نظر محکمہ پی اینڈ ڈی نے یہ منصوبہ سال رواں 82-1981ء کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا ہے منصوبہ کی تکمیل کے لیے آٹھ لاکھ روپے کی رقم منظور کر لی گئی ہے اور موقعہ پر اس کام کو شروع کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔

واٹر سپلائی اسکیم بہاولنگر : ایک اور سوال سابقہ اجلاس میں ایک فاضل ممبر نے اٹھایا تھا ۔ کہ بہاول نگر واٹر سپلائی اسکیم کے لیے مختص کی ہوئی رقم کہیں اور منتقل کر دی گئی ہے ۔ نیز مطالبہ کیا تھا کہ حکومت واٹر سپلائی اسکیم کی تکمیل کے لیے رواں مالی سال میں کافی رقم مہیا کرے۔ بہاول نگر واٹر سپلائی اسکیم کی منظوری ماہ اپریل 1981ء میں دی گئی تھی۔ ماہ جون 1981ء تک پندرہ لاکھ روپے خرچ کئے گئے اور رواں مالی سال 82-1981ء میں پانچ لاکھ روپے اسکیم کی تکمیل کے لیے مختص کئے گئے میں اس امر کا اظہار کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ حکومت نے

اب مزید بیس لاکھ روپے کی رقم مہیا کر دی ہے ۔ موقع پر ٹیوب ویل لگ چکے ہیں اور مشینری کی تنصیب کا کام جاری ہے ۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ بہاول نگر کے شہریوں کو جلد از جلد پانی مہیا کیا جائے ۔

ڈیرہ غازی خان واٹر سپلائی اسکیم (توسیعی) : سابقہ اجلاس میں چیئرمین میونسپل کمیٹی ڈی ۔ جی خان نے واٹر سپلائی اسکیم ڈیرہ غازی خان (توسیعی) کے منظور کرنے کا مطالبہ کیا تھا ۔ اسکیم کی اہمیت کے پیش نظر اور فاضل ممبر کے مطالبہ پر محکمہ پبلک ہیلتھ اسکیم کی تیاری کے لیے موقع کا سروے کر چکا ہے اور اب مفصل ڈیزائن اور نقشہ جات تیار کیے جا رہے ہیں اور اندازہ ہے کہ اسکیم کا تخمینہ ایک کروڑ روپے سے زائد آئے گا ۔ لہذا بلدیہ کے مالی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکیم کو مرحلہ وار بنانے کی تجویز کی گئی ہے ۔ انشاء اللہ اسے 1982.83ء کے مالی سال میں شامل کرنے کے لیے یہ اسکیم بہت جلد محکمہ پی اینڈ ڈی کو بھیج دی جائے گی ۔

وہاڑی ہاؤسنگ اسکیم :

وہاڑی سے ایک فاضل رکن نے اندیشہ ظاہر کیا تھا ۔ کہ وہاڑی کی ہاؤسنگ اسکیم کے لیے پانچ لاکھ روپے کی مختص رقم کم ہے ۔ محکمہ ہاؤسنگ نے اسکیم کی منصوبہ بندی کی ۔ نقشہ جات تیار کیے اور محکمہ پی اینڈ ڈی سے مزید رقم حاصل کرنے کے لیے رابطہ قائم کیا ۔ معزز ایوان کو بتاتے ہوئے میں یہ فخر محسوس کرتا ہوں کہ حکومت نے اس اسکیم کے لیے بیس لاکھ روپے کی مزید رقم مختص کردی ہے ۔

لاہور ٹاؤن شپ اسکیم میں کوارٹروں کی الاٹ منٹ :

سابقہ اجلاس میں لاہور ٹاؤن شپ اسکیم میں کوارٹروں کی الاٹ منٹ کو موضوع بحث بنایا گیا تھا ۔ محکمہ ہاؤسنگ نے معاملہ کا مفصل جائزہ لیا اور فاضل رکن مسٹر خاقان بابر سے جنہوں نے کہ اس مسئلے کو اٹھایا

تھا ۔ رابطہ قائم کیا فاضل رکن کو ان کے اطمینان کے مطابق صحیح صورت حال سے آگاہ کیا گیا ۔ مزید واضح کیا گیا کہ قرعہ اندازی کے ذریعے سرکاری ملازموں کو سات سو کوارٹر الاٹ کیے جا چکے ہیں جن میں سے 382 کوارٹر درجہ چہارم کے ملازمین کو اور 318 درجہ سوئم کے ملازمین کو الاٹ کیے گئے ۔ یہاں پر میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ محکمہ ہاؤسنگ نے 75-1974ء تک کے عرصہ میں ان کوارٹروں کی تعمیر کی تھی اور بعد ازاں محکمہ نے کوئی کوارٹر تعمیر نہیں کیا ۔ فاضل رکن کو ان کوارٹروں کی تعداد سے بھی آگاہ کر دیا گیا تھا ۔ جو مختلف زمروں میں دیگر افراد کو الاٹ کیے گئے تھے ۔

محکمہ خزانہ کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

اناؤنسر : اب میں وزیر خزانہ سے درخواست کرونگا کہ وہ تشریف لائیں ۔

وزیر خزانہ : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

جناب والا ! پچھلے اجلاس میں جو نکات اٹھائے گئے تھے ان کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں ۔

نمبر شمار اٹھائے گئے نکات	محکمہ مالیات کی طرف سے کی گئی کارروائی
(1) رہائشی مکانات کے قابض مالکان پر عام ٹیکس کے $\frac{1}{8}$ حصہ کی شرح سے عائد کردہ محصول شہری جائداد غیر	اس بارے میں محکمہ آبکاری و محصولات نے ایک خلاصہ (Summary) گورنر صاحب کو بھیجا ہوا ہے ۔ مزید کارروائی ان

منقولہ کی وصولی سے متعلق قانون مالیات 1981ء (Finance Act, 1981) کے ذریعے وضع کردہ شرائط واپس لی جائیں کیونکہ یہ شرائط ان مالکان کے لیے پریشانی کا موجب ہوں گی -

کے حکم کے مطابق کی جائے گی - جو فیصلہ ہوگا آپ کو مطلع کر دیا جائے گا -

(2) پہلے بیوگان اور نابالغ یتیم بچوں کی زیر ملکیت تمام عمارات اور اراضی جن کی سالانہ مالیت کرایہ 3,600 روپے ہے، محصول شہری جائداد غیر منقولہ سے مستثنیٰ تھیں - قانون مالیات پنجاب 1981ء (Punjab Finance Act, 1981) میں ایک ترمیم سے بیوگان نابالغ یتیموں اور معذور اشخاص کے زیر ملکیت ایک رہائشی مکان کو کلی طور پر محصول شہری جائداد غیر منقولہ سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے اور ایک مکان کے علاوہ تمام املاک کو (اگر کوئی

گورنر صاحب نے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ بیوگان اور نابالغ یتیم بچوں کی زیر ملکیت تمام عمارات اور اراضی جن کی سالانہ مالیت کرایہ 3,600 روپے ہے - محصول شہری جائداد غیر منقولہ سے مستثنیٰ رہیں اور ان کے علاوہ انہیں قانون مالیات پنجاب 1981ء (Punjab Finance Act, 1981) میں دی گئی ایک رہائشی مکان پر محصول سے کلی طور پر استثنیٰ کی رعایت بھی برقرار رکھی جائے -

ہوں) جو ان اشخاص کے
زیر ملکیت ہوں قانون
محصول شہری جائداد غیر
منقولہ کی عام شرائط کے
تحت مستوجب محصول قرار
دیا گیا ہے ۔ یہ ان بیوگان
اور یتیموں کے لیے پریشانی
کا باعث ہو سکتا ہے جن کے
پاس مختصر سی تجارتی املاک
ہیں ۔

(3) میاں شجاع الرحمان صاحب (میئر لاہور میونسپل کارپوریشن) نے تجویز پیش کی کہ روڈ ٹیکس میں سے لاہور میونسپل کارپوریشن کو حصہ ملنا چاہیے تاکہ شہر میں واقع سڑکوں کی مرمت اور دیکھ بھال صحیح طریقے سے کی جا سکے ۔

مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر یہ تجویز اصولی طور پر قابل قبول نہیں ہے :-

(1) موٹرو ہیکل ٹیکس ایک عمومی صوبائی ٹیکس ہے ۔ اسے روڈ ٹیکس سمجھنا مناسب نہیں نہ ہی اس کا سڑکوں کی تعمیر اور مرمت سے بلا واسطہ تعلق ہے ۔

(2) صرف لاہور میونسپل کارپوریشن کو ایک حصہ منتقل کرنے کا ویسے بھی کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ موٹر گاڑیاں صوبہ بھر میں چلتی ہیں ۔

(3) صوبائی حکومت سڑکوں کی تعمیر اور مرمت پر بھاری رقوم خرچ کرتی ہے - موجودہ مالی سال میں اس رقم کا تخمینہ 68 کروڑ 43 لاکھ روپے ہے -

(4) گندم کی فصل پر آبیانہ وصول نہ کیا جائے -

آبیانہ محصول نہیں ہے - یہ حکومت کی طرف سے کسانوں کے لیے انجام دادہ خدمات کا عوضانہ ہے - حکومت پہلے ہی کسانوں کو بڑے رعائیتی نرخوں پر آبپاشی کے لیے پانی مہیا کر رہی ہے - جو اس پانی کی قیمت سے کہیں زیادہ سستا ہے جو کسانوں کو کسی پرائیوٹ ٹیوب ویل سے حاصل کرنے کے لیے ادا کرنا پڑتی ہے - کسی خاص فصل کے لیے آبیانہ کے نرخوں میں کمی کی بجائے خالصتاً معاشی نقطہ نظر سے ان نرخوں میں عام اضافے کے لیے کافی مضبوط جواز موجود ہے - لہذا اس تجویز پر کارروائی کرنا ضروری نہیں ہے -

(5) انجینئرنگ کے مختلف محکموں کی صرف سے ٹھیکیداروں کو رعائیتی ادائیگیوں (ex-gratia payments) کی وجہ سے حکومت کو خطیر رقوم کا نقصان ہوا ہے ۔ اس معاملے پر تسلی بخش کارروائی نہیں کی جا رہی ہے ۔	محکمہ جات انجینئرنگ کو مندرجہ ذیل ہدایات جاری کردی گئی ہیں کہ :- (1) (Contract Agreement) کی شق 22 (الف) کے تحت زائد ادائیگیوں کی باز یابی کا انتظام کرنے کی غرض سے تمام رعائیتی ادائیگیوں کا جائزہ لیا جائے ۔ (2) محکمہ مالیات اور ڈائریکٹر آڈٹ و حسابات (تعمیرات) لاہور کو وصولیوں کی تا تاریخ صورت حال سے پندرہ روزہ روداد کارگزاروں کے ذریعے مطلع رکھا جائے ۔ گورنر کی معائنہ ٹیم بھی گورنر کے کے حکم کے تحت انجینئرنگ کے محکموں کی طرف سے ٹھیکیداروں کو رعائیتی نرخوں پر کی گئی ادائیگیوں سے متعلق امور کی تحقیق کر رہی ہے ۔
(6) لوکل باڈیز (مقامی مجالس) کو ٹول ٹیکس میں حصہ دیا جائے ۔	مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر ٹول ٹیکس کا کچھ حصہ لوکل باڈیز کو منتقل کرنے کا کوئی جواز نہیں :-

: محکمہ خزانہ کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا 67

(1) ٹول ٹیکس شاہرات پر واقع پلوں اور فیری سروسز (Ferry Services) پر لگایا جاتا ہے جن کی دیکھ بھال اور مرمت حکومت کرتی ہے نہ کہ لوکل باڈیز۔

(2) صوبائی حکومت رواں مالی سال کے دوران 85.73 کروڑ روپے کی خطیر رقم سڑکوں کی تعمیر اور نگہداشت پر خرچ کر رہی ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے :-

(روپے کروڑوں میں)

نگہداشت و مرمت		19.02
ترقیاتی اخراجات :-		
شاہرات اور پل		27.17
زراعت (فارم - مارکیٹ سڑکیں)		31.50
دیہی ترقی	8.04	66.71
میزان		85.73

(3) چونکہ تمام پل جن پر ٹول ٹیکس لگایا جاتا ہے حکومت نے تعمیر کیے

تھے اس ٹیکس کی آمدنی
بجا طور پر حکومت کو
حاصل ہونی چاہیے نہ
کہ لوکل باڈیز کو -

محکمہ آبکاری و محصولات کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

اناؤنسر : خزانہ کے وزیر محترم کے پاس چونکہ آبکاری و محصولات کا بھی محکمہ ہے لہذا وہ ان کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کریں گے -

وزیر آبکاری و محصولات (جناب محمد نواز شریف) **:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

1 - ایک معزز رکن نے فرمایا تھا کہ پہلے بیوگان اور نابالغ یتامیٰ کی جائیداد غیر منقولہ پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ تھیں بشرطیکہ ان کا تشخیص شدہ کرایہ 3,600 روپے سے زائد نہ ہو لیکن اس معافی کو ایک رہائشی مکان تک محدود کر دیا گیا ہے - انہوں نے تجویز پیش کی تھی کہ شروع سے جو سہولت بیوگان اور

اس سلسلہ میں سبجیکٹ کمیٹی نے بھی سفارش کی تھی کہ نئی معافی جو حکومت نے دی ہے اس سے مستزاد ہو جو پہلے بیوگان اور نابالغ یتامیٰ کو ملتی تھیں - جناب گورنر صاحب نے اسے منظور فرما لیا ہے - اس کے مطابق قانون میں ترمیم کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں -

نابالغ یتامی کو ملی ہوئی تھی اسے ختم نہیں کرنا چاہیے ۔	
معزز رکن نے مزید فرمایا تھا کہ ذاتی رہائشی مکانات اور دکانوں کی جن میں مالکان خود کام کر رہے ہیں تشخیص برائے پراپرٹی ٹیکس کے نئے طریق کار پر نظرثانی فرمائی جائے ۔	یہ سفارش سبجیکٹ کمیٹی نے بھی کی تھی اس سلسلہ میں خلاصہ جناب گورنر صاحب کو بھیجا جا چکا ہے ۔ مزید کارروائی ان کے احکام کے مطابق کی جائے گی ۔
ایک فاضل رکن نے تجویز پیش کی تھی کہ موٹر ٹیکس کی وصولی میں سے کم از کم پچاس فیصد متعلقہ کارپوریشنوں کو دیا جائے ۔	محکمہ خزانہ کے نزدیک یہ تجویز اصولی طور پر قابل قبول نہیں ۔ اس لیے کہ موٹر ٹیکس صوبائی ٹیکس ہے اور اسے روڈ ٹیکس سمجھنا درست نہیں ۔ ویسے بھی موٹر گاڑیاں صوبہ بھر میں چلتی ہیں ۔
ایک معزز رکن نے موٹر گاڑیوں کی نمبر پلیٹیں تبدیل کرنے کے فیصلہ پر نظرثانی کے بارے میں کہا تھا ۔	اس بارے میں گزارش ہے کہ یہ فیصلہ وفاقی حکومت کا ہے اور اس ضمن میں لائحہ عمل بھی وہی حکومت وضع کر رہی ہے ۔ ویسے بھی مجوزہ اسکیم صرف رجسٹریشن تک محدود ہوگی جب کہ حکومت سندھ کی اسکیم ادائیگی ٹیکس سے منسلک تھی ۔

محکمہ پرورش حیوانات کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

اناؤنسر : اب میں وزیر پرورش حیوانات سے گزارش کروں گا کہ وہ تشریف لائیں ۔

وزیر پرورش حیوانات (بریگیڈئر (ریٹائرڈ) غضنفر محمد خان) :
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین ۔ کل تین نکات اٹھائے گئے تھے ایک جناب چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی کا تھا کہ بارانی علاقوں میں بھیڑ بکریوں کے علاج کے مواقع فراہم کئے جائیں جس طرح کہ ملتان میں ہیں ۔ اس کی ایک اسکیم تیار کر لی گئی ہے جو پی ۔ اینڈ ۔ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دی گئی ہے اس کے منظور ہونے پر بحث و مباحثہ کے بعد اس پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا ۔

دوسرا نکتہ چیئرمین ضلع کونسل شیخوپورہ نے اٹھایا تھا کہ زیادہ پیداوار کی صلاحیت رکھنے والے چارہ کے بیج مہیا کئے جائیں ۔ چونکہ یہ ہمارے محکمہ زراعت کی ذمہ داری ہے اس لیے ان کو کہہ دیا گیا ہے اس کے ساتھ ہی سیڈ کارپوریشن کی ذمہ داری بھی واضح کر دی گئی ہے کہ وہ اچھی قسم کے چارہ کے بیج مہیا کریں ۔ اس سلسلہ میں مرکزی کمیٹی برائے زراعت کی بھی میٹنگ اسلام آباد میں 30 اکتوبر 1981ء کو منعقد ہوئی تھی ۔ انہوں نے پنجاب سیڈ سپلائی کارپوریشن کو کچھ ٹارگٹس دیئے ہیں کہ اگلی فصل تک وہ تین ہزار ٹن بیج پیدا کریں اور 1982ء تک جو موسم بہار کی فصل آئے گی اس میں 75 ٹن بیج سیڈ کارپوریشن دے گی ۔

تیسرا نکتہ میئر ، میونسپل کارپوریشن فیصل آباد ، جناب ریاض شاہد نے اٹھایا تھا اور انہوں نے سرکاری اراضی برائے پرورش حیوانات کی تفصیل

مہیا کرنے کی درخواست کی تھی ۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی میرے اور وزیر اوقاف مالیات و کالونی کی زیر صدارت مورخہ 23 نومبر 1981ء کو منعقد ہوئی تھی ۔ اس سے پہلے خط و کتابت ہوئی تھی جس میں وضاحت کے ساتھ بتا دیا گیا تھا کہ حکومت پنجاب کی پالیسی یہ ہے کہ جہاں فالتو اراضی مل سکتی ہے وہ بطور صنعت و ترقی کے محکمہ حیوانات کو دی جائے اور 15 دسمبر 1981ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے اور محکمہ بتا دے گا کہ کتنی زمین کس علاقہ میں باقی ہے ۔ شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

محکمہ سماجی بہبود و زکواۃ کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

اناؤنسر : معاشرتی بہبود و زکواۃ کے وزیر محترم سے گزارش ہے کہ وہ تشریف لائیں ۔

وزیر معاشرتی بہبود و زکواۃ (میاں محمد ذاکر قریشی) ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب خورشید احمد کانجو صاحب نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ زکواۃ کی رقوم سے صنعتیں قائم کی جائیں ۔ اس سلسلہ میں میں یہ عرض کروں گا کہ نظام زکواۃ کے بارے میں قوانین شریعت کی روشنی میں وضع کئے گئے ہیں ۔ ان کے تحت زکواۃ کی رقوم صنعتوں کے قیام یعنی ان کی عمارات کی تعمیر یا ان کی انتظامیہ یا دیگر اخراجات پر خرچ نہیں کی جا سکتی ۔ زکواۃ کے موجودہ قوانین کے تحت فلاحی اداروں یا دیگر اداروں کو جہاں نادار ، معذور ، بیوگان یا غریب مریضوں کی

مدد ہو رہی ہے یا کی جا سکتی ہے مناسب مالی امداد دی جا رہی ہے تا کہ زیادہ مستحق غریب افراد معاشرے میں باعزت طور پر بحال ہو سکیں اور ایک کارآمد شہری کی طرح زندگی بسر کر سکیں ۔

انھوں نے دوسرا سوال کیا تھا کہ زکواۃ کی کٹوتی بیوگان کے اثاثوں سے نہیں ہونی چاہیے ۔ تو میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ زکواۃ کے قانون کے تحت جو کہ شریعت کی روشنی میں وضع کیا گیا ہے بیوگان جو صاحب نصاب کے زمرے میں آئیں ان کو زکواۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا ۔

جناب رانا جاوید اقبال صاحب (بہاونگر) نے فرمایا تھا کہ محکمہ سماجی بہبود کے کارکنوں نے حالیہ بارشوں میں کوئی خدمات سر انجام نہیں دیں ۔

اس سلسلہ میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے مہینے میں ایک روز تقریباً دو انچ بارش ہوئی تھی لیکن اس سے نہ تو کوئی جانی اور نہ ہی کوئی مالی نقصان ہوا لہذا کسی امدادی کام کی ضرورت نہ تھی جو کہ محکمہ معاشرتی بہبود سر انجام دیتا ۔ البتہ شیخوپورہ میں جو طوفان آیا تھا ہمارے محکمہ نے بھی اس میں پوری امداد دی تھی ۔ شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

محکمہ جنگلات شکار ماہی پروری کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

اناؤنسر: شکاریات ، ماہی پروری اور زراعت کے وزیر محترم سے درخواست ہے کہ وہ اپنے محکمے کے بارے میں رپورٹ پیش کریں ۔

79

محکمہ جنگلات شکار ماہی پروری کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب خاقان بابر (نامزد رکن ، لاہور) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ ایک وزیر صاحب کے پاس جتنے بھی محکمے ہیں ۔ جب وہ کھڑے ہوں تو وہ اپنے سب محکموں کی رپورٹ ایک ہی دفعہ پیش کر دیں بجائے اس کے کہ ان کی بار بار پریڈ کروائی جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : یہ آپ کی تجویز مناسب ہے ۔ ٹھیک ہے اسی طرح ہونا چاہیے ۔

وزیر شکاریات ماہی پروری اور زراعت (بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) غضنفر محمد خان) : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین ۔ سب سے پہلے میں جنگلات اور شکاریات کے متعلق جو نکات اٹھائے گئے تھے ۔ ان کے بارے میں مختصر سی بات کروں گا اس میں پہلا سوال یہ تھا کہ ملتان کے قبرستانوں میں جو لوگ ناجائز قبضہ کر رہے ہیں وہاں پر درخت لگائے جائیں اس بارے میں محکمہ جنگلات کو ضروری ہدایات دے دی گئی ہیں اور میں ابھی مختصر سے دورے پر ملتان گیا تھا میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ درخت لگانے کے سلسلے میں کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی ۔ چونکہ قبروں اور قبرستانوں کا تعلق اس ایوان کے ہر ممبر سے ہے اور میرا بھی تعلق ملتان شہر سے ہے اور شاید مجھے بھی ملتان میں قبر کے لیے جگہ ملنی ہے تو میں نے سیکرٹری صاحب کو ہدایات دے دی ہیں کہ وہ اس آنے والے موسم میں جلد از جلد درخت لگوائیں ۔ اس سے ایک تو حد بندی ہو جائے گی دوسرے حفاظت بھی ہو سکے گی ۔

سردار محمد عارف صاحب نے سرحدی علاقوں میں ناجائز شکار کے متعلق سوال اٹھایا تھا تو اس پر جناب سیکرٹری جنگلات ، شکار اور ماہی پروری ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل (رینجرز) ڈپٹی سیکرٹری محکمہ جنگلات ، شکار و ماہی پروری اور کنزرویٹر (پارکس اینڈ وائلڈ لائف) پر مشتمل ایک کمیٹی مورخہ 17 ۔ اگست 1981ء سے تشکیل دی جا چکی ہے ۔ مذکورہ کمیٹی کا اجلاس

مورخہ 6 ۔ اکتوبر 1981ء کو منعقد ہوا ۔ جس میں بعض اہم فیصلے کئے گئے جن میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں ۔

1 ۔ تحفظ شکار کی خاطر صوبائی ، کمشنری اور ضلعی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی گئیں ۔ یہ کمیٹیاں وقتاً فوقتاً اجلاس کیا کریں گی ۔ اور اس ضمن میں مناسب اقدامات کیا کریں گی ۔

2 ۔ متعلقہ اسسٹنٹ گیم وارڈن ، عادی مجرموں کی فہرست تیار کرکے اس کی ایک نقل جناب ڈائریکٹر جنرل رینجرز کو مہیا کریں گے ۔

3 ۔ مقامی رینجرز کمانڈنٹ مقامی فوجی یونٹ سے رابطہ رکھیں گے ۔ اور انہیں تحفظ شکار کے بارے میں وقتاً فوقتاً فیصلوں سے مطلع کرتے رہیں گے ۔ ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل رینجرز نے اس سلسلے میں ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی ہے ۔

4 ۔ سرکاری اداروں کے زیر انتظام سور مارنے کے علاوہ بارڈر کے علاقہ یا کہیں بھی رات کو کیا جانے والا شکار ممنوع ہوگا ۔

5 ۔ گیم ریزرو میں تیتر کے شکار کیلئے لائسنس فیس بڑھا کر مبلغ 50 روپے فی بندوق فی یوم کر دی جائے ۔ یہ نکتہ وائلڈ لائف منیجمنٹ بورڈ کی میٹنگ میں اٹھا کر مناسب فیصلہ کیا جائے گا ۔

6 ۔ خصوصی اجازت نامے کیلئے شکاریوں کو کم از کم تین دن پیشتر درخواست دینا ہوگی ۔ تا کہ متعلقہ اسسٹنٹ گیم وارڈن اور گیم انسپکٹر کو اطلاع دی جا سکے ۔

7 ۔ جنگلی جانوروں کے شکار کی روک تھام کی خاطر حنوط کاروں کی دوکانوں کا باقاعدگی سے معائنہ کیا جایا کرے گا اور اگر کسی جانور کی کھال یا ٹرافی پائی گئی تو مجرم حنوط کار کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی ۔

8 ۔ محکمہ شکار اپنا عملہ سرحدی منطقہ میں تعینات کرے گا جسے ناجائز شکار کی سراغ رسانی کی خاطر رینجرز چیک پوسٹ پر ہر آنے اور جانے والے کو چیک کرنے کی اجازت ہوگی ۔ اور سرحدی منطقہ میں آزادانہ داخلہ اور معائنہ کی خاطر کنزرویٹر جنگلات (پارکس اینڈ وائلڈ لائف) اسسٹنٹ گیم وارڈن اور گیم انسپکٹر کو رینجرز ہیڈ کوارٹر کی طرف سے خصوصی شناختی کارڈ جاری کئے جائیں گے ۔

شعبہ ماہی پروری کے متعلق کوئی سوال نہیں تھا اور نہ ہی کوئی نکتہ اٹھایا گیا تھا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

محکمہ زراعت کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

وزیر زراعت (بریگیڈیر (ریٹائرڈ) غضنفر محمد خان) : محکمہ زراعت کے متعلق جو سوال اٹھائے گئے تھے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

محکمہ زراعت کے متعلق نکات	عمل درآمد کی تفصیل
1 ۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو ضرورت کے مطابق رقوم مہیا نہیں کیں ۔ جس کی وجہ سے موجودہ مالی سال میں زرعی یونیورسٹی کو اپنے اخراجات پورے	زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ابھی تک مالی مشکلات سے دو چار ہے۔ وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن سے اس رقم کی فراہمی کے لئے ذاتی طور پر رابطہ قائم کر رکھا ہے ۔ اس کے علاوہ جناب گورنر پنجاب

کرنے کے لئے 82 لاکھ روپے کی ضرورت ہے ۔	نے بھی وفاق وزیر تعلیم کو ایک خط کے ذریعے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کہا ہے ۔
2 ۔ اضلاع اٹک ، گجرات اور جہلم میں بال دار سنڈی کا حملہ متوقع ہے ۔	راولپنڈی ڈویژن میں موسم گرما میں اس سنڈی کے لاروے کا معمولی مقدار میں نمودار ہونا ایک معمول کی بات ہے ڈائریکٹر جنرل ۔ ایجنسی برائے ترقیات بارانی علاقہ جات اور محکمہ زراعت تمام علاقے کا مکمل سروے کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ۔ کہ کسی علاقے میں بھی اس سنڈی نے تشویش ناک صورت اختیار نہیں کی ۔ بال دار سنڈی کے کنٹرول کے لئے موثر ترین زہریں کاٹن ڈسٹ اور نوگاس ہیں ۔ یہ دوائیں تمام اضلاع میں وافر مقدار میں موجود تھیں ۔ اور ضرورت کے مطابق بالدار سنڈی کے کنٹرول کے لئے استعمال کی گئیں ۔
3 ۔ گندم کے بیج کا معیار پرکھا جائے اور آئندہ ربیع میں کاشت کے لئے صرف تصدیق شدہ بیج ہی مہیا کیا جائے ۔	بیج کی سپلائی کا کام پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ذمہ ہے ۔ جس کا بنیادی مقصد بیجوں کی نئی اقسام کی افزائش ۔ بیج کی خریداری ۔ پلانٹس پراسیسنگ سائنٹیفک سٹوریج

محکمہ زراعت کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی
رپورٹ کا پیش کیا جانا

اور مارکیٹنگ کے مراحل طے
کرکے ملک میں بیجوں کی جدید
صنعت قائم کرنا ہے ان مقاصد کے
حصول کے لئے کارپوریشن نے گندم
کپاس ، چاول اور مکئی کی مختلف
اقسام کے معیاری بیجوں کی ان
اقسام کو دریافت کرنے والے
زرعی سائنسدانوں کی نگرانی میں
افزائش کرنے کے لئے خانیوال
اور ساہیوال میں 4706 ایکڑ رقبہ
پر مشتمل اپنے فارم قائم کئے ہیں
ان فارموں پر کلیدی اور بنیادی
بیج کی جدید سائنسی اصولوں کے
مطابق کاشت کے ساتھ ساتھ
کارپوریشن نے بیج کی وسیع پیمانے
پر افزائش کے لئے تقریباً 500
ترقی یافتہ کاشتکاروں سے بھی
معاہدے کئے ہیں ۔ گندم کا 100
فیصد تصدیق شدہ بیج کاشتکاروں
کو مہیا کرنا ممکن نہیں ۔ اور
نہ ہی یہ کارپوریشن کے فرائض
میں شامل ہے ۔ حالیہ ربیع میں
پنجاب سیڈ کارپوریشن نے کاشت
کاروں میں گندم کی مختلف اقسام کا
5 لاکھ 30 ہزار من بیج تقسیم

کیا ۔ جو فیڈرل سیڈ سرٹیفیکیشن ڈیپارٹمنٹ سے باقاعدہ تصدیق شدہ تھا ۔ یہ بیج کاشتکاروں نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور بوائی مکمل ہونے سے ایک ماہ قبل ہی جدید سائنسی مراحل میں تیار کردہ سیڈ کارپوریشن کا یہ تمام کا تمام بیج فروخت ہو گیا ۔ اس کے علاوہ سیڈ ایکسچینج پروگرام کے تحت مختلف کوآپریٹو سوسائٹیوں نے عام گندم کے عوض اچھی قسم کا 6 لاکھ 94 ہزار من بیج کاشت کاروں میں تقسیم کرنے کا انتظام کیا ۔

4 ۔ جپسم رعائتی نرخوں پر مہیا کیا جائے ۔

کلراٹھی زمین کی اصلاح کے لئے جپسم کا استعمال بہت اہم ہے ۔ کیونکہ زمین کی اصلاح کے ساتھ ساتھ یہ کھاد کا کام بھی دیتا ہے وفاقی حکومت سے پہلے ہی تحریک کی جا چکی ہے کہ جپسم کو بطور کھاد تسلیم کرنے کا اعلان کیا جائے ۔ اور اس پر 50 فیصد سب سڈی دی جائے ۔ تا کہ اصلاح اراضی کے کام میں اس سے مدد لی جا سکے ۔ اس سلسلہ میں

حال ہی میں وزارت خوراک و زراعت میں ایک میٹنگ ہوئی ہے۔ جس میں ضروری تفصیلات طے کی گئی ہیں ۔ اب یہ معاملہ وفاقی کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی کو فیصلہ کے لئے پیش کیا جائے گا ۔

5 ۔ ضلع گوجرانوالہ میں دھان کے رقبہ کی زہر پاشی کے لئے کرم کش ادویات قرضہ پر مہیا کی جائیں ۔

فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے بیماریوں کی روک تھام اور نقصان رساں کیڑوں کے حملے سے بچانے کے لئے کرم کش ادویات کا استعمال ضروری ہوتا ہے ۔ دھان کی فصل کی حفاظت کے لئے محکمہ زراعت نے دھان کی 100 فیصد نرسریوں پر زہر پاشی کی ۔ اور لاہور ڈویژن میں 40,782 ایکڑ نرسری رقبہ میں 2 مرتبہ زہر پاشی کی گئی ۔ جس کی لاگت بعد میں بطور مالیہ وصول کی جائے گی ۔ 51,13,747/- روپے کی کرم کش ادویات اس کے لئے استعمال کی گئی ہیں ۔

علاوہ ازیں شیخوپورہ ، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے

6 ۔ چارہ جات کے بیج وافر مقدار میں پیدا کیے جائیں اور کاشتکاروں کو مہیا کیے جائیں۔

اضلاع میں پسٹ آرڈیننس 1959ء کے تحت ایسی یونین کونسلوں کو جہاں کیڑے کا حملہ متوقع تھا ۔ متاثرہ علاقہ قرار دیا گیا ۔ اور جن کھیتوں میں کیڑے کا حملہ Economic Injury Level سے زیادہ تھا وہاں محکمہ زراعت نے زہر پاشی کا انتظام کیا ۔ اور اس کے اخراجات بعد میں بطور مالیہ وصول کئے جائیں گے ۔

اس اہم مسئلہ کو حل کرنے کے لیے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو جو اس سے قبل صرف گندم ، چاول ، مکئی اور کپاس جیسی بڑی فصلوں ہی کا بیج تیار کرتی تھی ۔ ہدایت کی گئی کہ وہ دالوں اور سبزیوں کے ساتھ ساتھ اہم چارہ جات کی وسیع پیمانے پر کاشت اور افزائش کا فریضہ بھی انجام دے اور ان کے خالص اور اعلیٰ بیج تیار کر کے کاشتکاروں کو فراہم کرے ۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن نے اس ہدایت کے مطابق ابتدا میں چارہ جات کے بیجوں کی فراہمی سے متعلق جو منصوبہ بنایا ہے اس کے

مطابق چارہ کی تین بڑی فصلوں یعنی چری کا 3 ہزار 8 سو من ، برسیم کا 2 ہزار من اور سدا بہار کا تقریباً ایک ہزار من بیج آئندہ سال کاشتکاروں کو فراہم کیا جائے گا ۔ توقع ہے کہ چارہ‌جات کے ترقی دادہ بیجوں کی فراہمی سے متعلق پنجاب سیڈ کارپوریشن اس منصوبہ کو دوسری فصلوں کی طرح کامیاب خطوط پر آگے بڑھائے گی۔ چارے کی مزید فصلوں کے بیج اور ان کی مقدار میں بھی اضافہ کیا جائے گا ۔

7 ۔ ضلع جہلم میں مارکیٹ کیمٹیاں دیہی علاقوں میں بھی مارکیٹ فیس وصول کر رہی ہیں ۔

ضلع جہلم میں مارکیٹ کمیٹیوں کے عملہ کو سختی سے ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ صرف پنجاب زرعی اجناس مارکیٹ آرڈیننس کے تحت مارکیٹ فیس وصول کریں ۔

8 ۔ مارکیٹ کمیٹیوں کی کارکردگی کے متعلق بہت سے مسائل سامنے آئے۔ اس معاملہ کا تفصیلی جائزہ درکار ہے ۔

گورنر پنجاب کے حکم کے مطابق مارکیٹ کمیٹیوں کے موجودہ نظام کا مکمل جائزہ لینے کے لیے زرعی سبجیکٹ کمیٹی کے ممبران اور متعلقہ سرکاری اہلکاروں پر مشتمل ایک سب کمیٹی قائم کر

	دی گئی ہے جو اس ضمن میں عنقریب اپنی رپورٹ پیش کرے گی ۔
9 ۔ آئندہ فصل ربیع سے گندم کی قیمت خرید میں اضافہ کیا جائے ۔	حال ہی میں وفاق کابینہ کے فیصلہ کے مطابق فی الحال گندم کی موجودہ قیمت برقرار رکھی جائے گی ۔ حکومت پنجاب کی یہ کوشش ہوگی کہ محکمہ خوراک اور پاسکو کے ذریعے کاشتکاروں کو مقررہ قیمت دلوانے کا انتظام کیا جائے ۔
10 ۔ سبزی منڈی جھنگ کو شہر سے باہر منتقل کیا جائے ۔	سبزی منڈی جھنگ کے آڑھتیاں نے جو 20 کنال رقبہ دس سال پہلے شہر سے باہر خریدا تھا ۔ وہ مارکیٹ کمیٹی کو منتقل کیا جا رہا ہے ۔ اس رقبہ کے ترقیاتی اخراجات آڑھتیاں برداشت کریں گے ۔ جن کو اس نئی منڈی میں دکانیں الاٹ کی جائیں گی ۔ بقیہ دکانیں کاشتکاروں کو الاٹ کی جائیں گی ۔
11 ۔ ضلع سیالکوٹ میں مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی جائیں اور تمام شکایات کا ازالہ کیا جائے ۔	ضلع سیالکوٹ میں تمام مارکیٹ کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں اور معمول کے مطابق کام رہی ہیں ۔

محکمہ زراعت کے بارے میں آٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

83

12 ۔ عورتوں کو زرعی تربیت کے مواقع فراہم کیے جائیں ۔

ہماری نصف آبادی عورتوں پر مشتمل ہے ۔ دیہات میں عورتیں اکثر کھیتی باڑی کے کام میں مردوں کا ہاتھ بٹاتی ہیں ۔ دیہی عورتوں کی مناسب تربیت کے لیے محکمہ زراعت لیڈی فیلڈ اسسٹنٹ بھرتی کرکے ان کو زرعی ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ سرگودھا میں تین ماہ کی عملی تربیت دیتا ہے ۔ پھر ان لیڈی فیلڈ اسسٹنٹوں کو مرکز کی سطح پر تعینات کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ گاؤں کی عورتوں کو سبزیاں آگانے ، پھلدار پودوں کی کاشت اور ان کی دیکھ بھال ، پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ کرنے اور دیگر آسان قسم کے زرعی امور کی ٹریننگ دیں ۔ اس وقت صوبہ کے 36 مراکز پر لیڈی فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہی ہیں اور 19 لڑکیوں کو عملی تربیت دی جا رہی ہے ۔ یکم جنوری 1982ء سے مزید 23 لیڈی فیلڈ اسسٹنٹ بھرتی کرکے ان کی تربیت شروع کی جائے گی ۔ ضرورت اور اس تجربہ کے مطابق اس پروگرام میں مزید توسیع کی جائے گی ۔

13 ۔ ضلع قصور میں بارڈر کے ساتھ ساتھ تمام رقبہ کو زیر کاشت لایا جائے ۔

اس ضمن میں مقتدرۂ استفادہ اراضیات پنجاب (Punjab Land Utilization Authority) نے پہلے ہی جی ایچ کیو راولپنڈی سے اجازت کے لیے رجوع کیا ہوا ہے ۔ جونہی یہ اجازت نامہ حاصل ہوا ۔ قابل عمل اسکیمیں بنا کر اس کام کو شروع کیا جائے گا ۔

14 ۔ ضلع شیخوپورہ میں ہوائی سپرے کا بندوبست کیا جائے ۔

جہاں تک ہوائی جہازوں کے ذریعہ سپرے کا تعلق ہے ۔ اس کا انتظام وفاقی حکومت کے ذمہ ہے ۔ ہوائی سپرے صرف اسی صورت میں کیا جاتا ہے ۔ جب بیماری یا کیڑے کا حملہ وبائی شکل اختیار کر جائے ۔ خوش قسمتی سے اس سال دھان کی فصل بڑی حد تک کیڑے کے حملے سے محفوظ رہی اور ہوائی سپرے کی نوبت ہی نہیں آئی ۔ یوں بھی بجلی کی بڑی لائنوں اور اونچے درختور کی موجودگی میں ہوائی سپرے [illegible] ی مشکل اور خطرناک کا [illegible] اور دوسرے طریقوں کے [illegible] میں یہ کچھ زیادہ سود مـ [illegible] نہیں ہے ۔ ان

وجوہات کی بناء پر محکمہ زراعت نے دانے دار زہروں کے استعمال پر زیادہ انحصار کرنے کی سفارش کی ۔ دانے دار زہریں نہ صرف نسبتاً سستی ہیں بلکہ زیادہ فائدہ مند بھی ہیں اور دیرپا اثر رکھتی ہیں ۔ دانے دار ادویات محکمہ زراعت نے وافر مقدار میں مہیا کی ہیں ۔

15 ۔ ضلع جہلم میں مزید اسمال ڈیم بنائے جائیں اور ٹرائل بور کیے جائیں ۔

ضلع جہلم میں چھوٹے ڈیم بنانے کا کام ایجنسی برائے ترقیات بارانی علاقہ جات (Agency for Barani Areas Development) کے ذمہ ہے ۔ اس ضلع میں 2 سمال ڈیم بن چکے ہیں ۔ جب کہ 2 پر کام جاری ہے ۔ مزید 2 سمال ڈیم بنانے کی اسکیمیں منظوری کے مراحل سے گزر رہی ہیں ۔ اس کے علاوہ مزید اسمال ڈیم بنانے کے لیے سروے کا کام ابھی جاری ہے ۔ جس سے کہ ضلع جہلم میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت 10 سمال ڈیم تعمیر ہو سکیں گے ۔ اس ضلع میں واپڈا بھی زیر زمین پانی کے ذرائع معلوم کرنے کے لیے ٹرائل بور کر رہا ہے اور جلد ہی اس کی رپورٹ متوقع ہے ۔

16 - کاشتکاروں کو صرف موثر کرم کش ادویات مہیا کی جائیں -

جہاں تک محکمہ زراعت کے پاس موجود کرم کش ادویات کا تعلق ہے - تمام بے اثر ادویات کی فروخت بند کر دی گئی اور ادویات کے تمام اسٹور سر بمہر کر دیے گئے تھے - پھر ان 12 کیمیاوی ادویات کو فروخت کرنے کی اجازت دی گئی - جو با اثر ہیں اور کیڑوں کو مارنے کی صلاحیت رکھتی ہیں - یہ سب کچھ کیمیاوی تجزیہ کے بعد کیا گیا - یہ ادویات درج ذیل ہیں -

1. Diazenon 10G/Basudin.
2. Padan 4G
3. Solverex 10G
4 Sevedol 8/8G
5. Sevin 10G
6. Zolone DT 41.25%
7. Diazenon 60% EC
8. Heptachlore 32 % EC
9. Malathion 57% EC
10. Cotton Dust
11. Benelate
12. Vitawax.

اس کے علاوہ مارشل لا کی ٹیمیں بنائی گئیں - جن میں تکنیکی ماہرین بھی شامل تھے - ان ٹیموں نے تحصیل کبیر والا ضلع ملتان میں

	جگہ جگہ جا کر محکمہ زراعت کے تمام اسٹوروں کا معائینہ کیا اور اپنی رپورٹ پیش کی جو زیر غور ہے ۔
17 ۔ ضلع بہاولنگر کے دریائی علاقہ میں ڈیزل ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا کی جائے ۔	اس سلسلہ میں محکمہ زراعت کے فیلڈ ونگ نے سروے مکمل کر لیا ہے ۔ لیکن حکومت مختلف دیہات میں بجلی پہنچانے اور ان لائینوں کے راستے میں آنے والے ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا کرنے کے پروگرام کو زیر عمل لا رہی ہے ۔ بجلی کے پروگرام کو فروغ دینے کے لیے 15 کروڑ روپے کی رقم جو سال رواں کے لیے مہیا کی گئی ہے ۔ اس کا بیشتر حصہ دیہات میں بجلی پہنچانے اور نئے ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا کرنے پر صرف ہوگا ۔
18 ۔ محکمہ زراعت کے ذمہ بلدیہ بہاولنگر کے کچھ بقایا جات واجب الادا ہیں ۔ فوری ادائیگی کی جائے ۔	میونسپل کمیٹی بہاولنگر کو 46,850/- روپے کی ادائیگی کردی گئی ہے ۔ جو محکمہ زراعت کے ذمہ بقایا تھی ۔
19 ۔ لاہور شہر کے گرد و نواح میں گرین بیلٹ بنائی جائے	سبزیات کی پیداوار کو فروغ دینے کے لیے لاہور شہر کیلیے پہلے ہی

تا کہ سبزیوں کی روز افزوں بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کیا جا سکے ۔

گرین پیلاٹ اسکیم کے تحت کام ہو رہا ہے اور شہریوں کو اپنے مکانات کے ساتھ چھوٹے پلاٹوں میں سبزیاں اگانے کی تربیت اور سہولت فراہم کی جاتی ہے ۔ بیج اور کھاد چھوٹے پیکٹوں کی صورت میں مہیا کیے جاتے ہیں ۔ بڑے پیمانے پر سبزیاں کاشت کرنے والوں کو بھی نئی معلومات و دیگر سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں ۔ لاہور کے ارد گرد 10 ماڈل سبزی فارم قائم ہیں ۔

جو چند موٹے موٹے اور خاص پوائنٹس ہیں میں ان کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں ۔ اس ایوان میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ گندم کی پیداوار میں مزید اضافہ کے لیے کاشتکاروں کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں گندم کا عمدہ اور تصدیق شدہ بیج مہیا کیا جائے ۔

یہ کام پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ذمہ لگایا گیا تھا ۔ وہ پانچ لاکھ 60 ہزار من بیج پہلے ہی مہیا کر چکی ہے اور مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ یہ سارا بیج تقریباً بک گیا ہے اور بوائی کے موسم سے 30 دن پہلے تک سارا بیج فروخت ہو گیا ۔ اس کے علاوہ کوئی 6 لاکھ 30 ہزار من محکمہ امداد باہمی کے ذریعہ سیڈ ایکسچینج پروگرام کے تحت آیا تھا ۔ وہ بھی تقریباً بک چکا ہے ۔ لا تعداد درخواستیں آ رہی ہیں کہ ہمیں مزید بیج چاہیے ۔ انشاء اللہ اگلے سال اس میں خاطر خواہ کامیابی ہوگی ۔ سیڈ کارپوریشن نے 6,700 ایکڑ رقبہ اس کام کے لیے مختص کر دیا ہے ۔ اس کے علاوہ 500 کاشتکاروں کے ساتھ معاہدے کیے ہیں کہ جن کو بیج دیا گیا ہے وہ بیج

واپس کریں گے اس طرح امید ہے کہ کافی مقدار میں تصدیق شدہ بیج اگلے سال موجود ہوگا۔

میں ایک بات یہاں واضح کرتا ہوں کہ جہاں تک گندم کے بیج کا تعلق ہے 100 فیصدی بیج مہیا کرنا سیڈ کارپوریشن کی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ انہیں ایسے ذرائع مہیا کیے گئے ہیں۔ تقریباً 10 سے 11 فیصد بیج وہ پیدا کر سکیں گے اور دے سکیں گے۔

اس کے بعد فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے لیے اور بیماریوں کی روک تھام اور نقصان رساں کیڑوں کے حملے سے بچانے کے لیے کرم کش ادویات کے استعمال کے متعلق سوال تھا۔ یہ لاہور ڈویژن کی چاول کی نرسریوں کے متعلق سوال تھا۔ لاہور ڈویژن جڑانوالہ اور چنیوٹ تحصیل میں 43,291 نرسری میں دو مرتبہ زہرپاشی کی گئی اور اس کی لاگت 51 لاکھ کے لگ بھگ آئی اور یہ محکمہ زراعت نے کی۔

اس کے علاوہ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے اضلاع میں پیسٹ آرڈیننس 1959ء کے تحت ایسی یونین کونسلوں کو جہاں کیڑے کا حملہ متوقع تھا متاثرہ علاقہ قرار دیا گیا اور جن کھیتوں میں کیڑے کا حملہ Economic Injury Level سے زیادہ تھا وہاں محکمہ زراعت نے زہرپاشی کا انتظام کیا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ کیڑے کا حملہ اس سال بہت کم رہا اس لیے اس کی ضرورت نہ پڑی۔

اس کے بعد کا سوال محکمہ زراعت کے پاس موجود کرم کش ادویات کی فروخت کے متعلق تھا۔ مارشل لا کے تحت محکمہ زراعت نے ایک ٹیم مقرر کی تھی اور تحصیل کبیر والا کے جتنے اسٹورز تھے ان کا تفصیلی معائنہ کیا گیا اور اس معائنے کے نتیجے میں رپورٹ بھی جناب گورنر صاحب کو پیش کی جا رہی ہے تاکہ اس کے نتیجہ میں جو باقی اسٹورز ہیں ان کی

بھی جانچ پڑتال کر کے جو بیکار ادویات ہیں ان کی ضابطہ کے مطابق کارروائی کر کے ان کو برباد کر دیا جائے وہ اسٹوروں میں نہ رہیں اور کسانوں کے ہاتھوں دوبارہ نہ پہنچیں ۔

اس کے بعد بارانی علاقوں کا سوال ہے جس میں بال دار سنڈی کے متعلق تشویش ظاہر کی گئی تھی ۔ اس میں پورا جائزہ بارانی آباد کاروں نے لیا تھا اور محکمہ زراعت کا عملہ بھی ان کے ساتھ تھا ۔ ان کی اطلاع اور سروے کے مطابق صورت حال تشویشناک نہ تھی ۔ یہ موسمی کیڑے ہوتے ہیں اور ان کا موثر علاج ہو سکتا ہے ان کا قلع قمع کیا جا سکتا ہے ۔ دوائیاں موجود ہیں جس میں کاٹن ڈسٹ اور نوگس خاص طور پر شامل ہیں اور یہ کافی مقدار میں موجود ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی موجود رہیں گی ۔

ایک سوال مارکیٹ کمیٹیوں کی کارکردگی سے متعلق تھا ۔گورنر پنجاب کے حکم کے مطابق مارکیٹ کمیٹیوں کے موجودہ نظام کا مکمل جائزہ لینے کے لیے زرعی سبجکیٹ کمیٹی کے ممبران اور متعلقہ سرکاری اہلکاروں پر مشتمل ایک سب کمیٹی قائم کردی گئی ہے جو اس ضمن میں عنقریب اپنی رپورٹ پیش کرے گی ۔

ایک سوال جھنگ میں سبزی منڈی کے بارے میں تھا ۔ ابھی اطلاع ملی ہے کہ ڈپٹی کمشنر نے میٹنگ کرکے جگہ کا تعین کر لیا ہے ۔ ایک لائحہ عمل اور فارمولا کے مطابق اس منڈی کو آباد کیا جا سکے گا اور نئی جگہ ٹرانسفر کی جا سکے گی ۔

ایک فاضل رکن نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی مالی مشکلات کا ذکر کیا تھا کہ یونیورسٹی ابھی تک مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور اس کے لیے تقریباً 82 لاکھ روپے درکار ہیں ۔

وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے ساتھ ذاتی طور پر رابطہ قائم کیا ہوا ہے ۔ جناب گورنر پنجاب نے بھی

وفاقی وزیر تعلیم کو ایک چٹھی لکھی ہے اور امید ہے کہ کوئی پیش رفت اس معاملے میں ہوگی -

ایک سوال چارہ جات کی پیداوار کا تھا جس کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں - وہ زراعت کا معاملہ ہے اور اس کی تفاصیل مختصراً میں آپ کو بتا چکا ہوں -

ایک سوال لیڈی فیلڈ اسسٹنٹوں کے بارے میں تھا خواتین فیلڈ اسسٹنٹ ہم ریکروٹ کر رہے ہیں - اس وقت صوبہ کے 36 مراکز پر لیڈی فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہی ہیں اور اس کے علاوہ 11 لڑکیوں کو عملی تربیت دی جا رہی ہے - یکم جنوری 1982ء سے مزید 23 لیڈی فیلڈ اسسٹنٹ بھرتی کر کے ان کی تربیت شروع کی جائے گی - یہ کام ہو رہا ہے - میں خود دیکھ کر آیا ہوں - خواتین اس میں بڑی دلچسپی لے رہی ہیں اور امید ہے کہ یہ اسکیم کامیاب ہوگی اور یہ کام وومن ڈویژن والے کروا رہے ہیں -

جپسم کے متعلق ایک سوال اٹھایا گیا تھا کہ کلراٹھی زمین کے اصلاح کے لیے جپسم کا استعمال بہت اہم ہے - محکمہ زراعت - Soil Survey اور Soil fertility والے اس سے بالکل متفق ہیں - وفاق حکومت میں حکومت پنجاب کے طرف سے میں نے نمائندگی کی تھی اس میں بھی یہ مسئلہ اٹھایا گیا - اس سلسلہ میں مرکزی حکومت کو ایک خط بھی لکھا گیا ہے اور ایک میٹنگ بھی ہوئی ہے جس میں حکومت پنجاب نے یہ کہا کہ جو ٹیوب ویل ہمارے خراب پانی لا رہے ہیں اور اس سے زمین کلراٹھی ہو رہی ہے خراب ہو رہی ہے بغیر جپسم ڈالے اس کی پیداوار میں برا اثر پڑ رہا ہے لہذا 75 فیصدی سب سڈی دی جائے - امید ہے کچھ نہ کچھ جلد فیصلہ مرکزی حکومت اس میں کرے گی اور کچھ نہ کچھ اس میں پیش رفت ہوگی -

محکمہ امداد کے بارے میں آٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

اب جناب والا ! امداد باہمی کے متعلق تھوڑی سی عرض کرنی چاہتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : امداد باہمی کے متعلق کتنے سوال ہیں ۔

وزیر امداد باہمی : ایک مختصر سا جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب قائمقام چیئرمین : پیش کرایں ۔

وزیر امداد باہمی (بریگیڈیر (ریٹائرڈ) غضنفر محمد خان) : جناب والا ! امداد باہمی کے محکمے کی کوشش یہ ہے کہ دیہات میں انجمن امداد باہمی کی ترقی ہو اور اس کوشش میں کچھ ترقی ہوئی ہے ۔ جس میں 24،100 سے بڑھ کر انجمنوں کی تعداد 24،600 ہو گئی ۔ 1980.81ء میں قرضہ جات برائے بیج مالیتی 65 کروڑ روپے فصل ربیع میں جاری کیے گئے تھے جس میں سے 62.59 روپے کروڑ وصول کیے جا چکے ہیں یہ وصولی 94.87 فیصد ہے اور وصولی قرضہ ابھی جاری ہے ۔ اسی طرح فصل خریف 1981ء میں قرضہ جات برائے کھاد ۔ بیج اور کرم کش ادویات مالیتی 36.53 کروڑ جاری کیے گئے ہیں جو کہ مقررہ حد 25 کروڑ سے 11ء53 کروڑ زائد ہے ۔ اس قرضے کی وصولی بھی شروع ہو چکی ہے اور یہ وصولی مارچ 1982ء تک ہونی ہے ۔ اس سال ربیع میں 80 کروڑ روپے کا حدف مقرر کیا گیا ہے ۔ جو امید ہے کہ 19 فروری 1982ء تک پورا ہو جائے گا ۔

محکمہ آبپاشی و قوت برقی کے بارے میں آٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

یہ میری رپورٹ آبپاشی کے متعلق ہے اگر آپ اجازت دیں تو پڑھ دوں۔

جناب قائمقام چیئرمین : ٹھیک ہے۔

وزیر آبپاشی (بریگیڈیر (ریٹائرڈ) غضنفر محمد خان) : رانا مائنر کے متعلق ایک سوال اٹھایا گیا تھا کہ اس پر چوری وغیرہ ہوتی ہے ۔ نکتہ یہ تھا کہ زمیندار پانی کی سنگین دلیرانہ چوری کرتے ہیں اور ان کے خلاف کوئی ایکشن وغیرہ نہیں ہوتا۔

رانا مائنر پر چوری کی وارداتوں کی محکمہ انہار پہلے ہی نشاندہی کر چکا ہے اور پولیس کے پاس پرچہ جات بھی درج کرا دیئے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ تاوان لگانے کا عمل تیز کرنے کے لیے موثر اقدامات بھی کیے جا رہے ہیں ۔ کچھ واقعات میں جہاں محکمہ انہار کے عملہ کی کوتاہی پائی گئی ہے وہاں عملہ کے خلاف محکمانہ طور پر انضباطی کارروائی بھی کی گئی ہے ۔

رانا مائنر کے ضمن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ اکثر ٹیلوں کا مسئلہ ہے ۔ یہ اکثر نہروں کا مسئلہ ہے اس میں ایک تجویز کمشنر سرگودھا نے دی ہے جو زیر غور ہے ایک موبائل پٹرول ہو جس میں مجسٹریٹ ہو ۔ پولیس ہو اور محکمہ انہار کے افسر ہوں ۔ وہ موقعہ پر ہی سمری ڈسپوزل کرکے جس زمیندار نے پانی لگایا ہوا ہو یا لگا ہوا ہو اس کو موقعہ پر ہی سزا دی جا سکے تاکہ لمبی چوڑی شناخت پریڈوں اور پرچوں کا سلسلہ ختم کیا جائے اور امید ہے اس طرح چند لوگوں کو کسی

نہر پر ٹیل پر یا راجباہ پر سزا ملے گی تو باقیوں کے کان بھی کھڑے ہوں گے اور انشاء اللہ چوری بھی کم ہو جائے گی - اگر نہر والے اس میں شامل پائے گئے تو ان کو بھی سزا ملے گی - اگر آپ ہم شامل ہیں تو ہمیں بھی سزا ملے گی - اس اجلاس کے بعد اس پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کی جائے گی - ایک یہ تجویز بھی میں جناب گورنر صاحب کی خدمت میں پیش کروں گا -

اس کے علاوہ ایک اور نکتہ تھا کہ بلوکی ہیڈ ورکس سے تقریباً چار میل نیچے دریائے راوی بائیں کنارے کو کاٹ رہا تھا اور نہر لوئر باری دو آب کے کٹ جانے کا خطرہ تھا -

میں خود موقعہ کا معائنہ کر کے آیا ہوں - یہ بہت ہی خطرناک صورت حال ہے - لوئر باری دو آب کینال سسٹم پنجاب کا بہت بڑا کینال سسٹم ہے - اس کے سروے وغیرہ ہو چکے ہیں اور اس کا انتظام کرنے کا تخمینہ 38 لاکھ روپے لگایا گیا ہے فیڈرل فلڈ کمیشن کو تجاویز بھیج دی گئی ہیں - مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی پیش رفت یقیناً ہوگی - ورنہ حکومت پنجاب خود اس سلسلے میں بر زور عمل کرے گی - اور اگلا سیزن شروع ہونے سے پہلے اس پر کوئی نہ کوئی کام ضرور کیا جائے گا - کیونکہ اس سے تقریباً 17 لاکھ ایکڑ رقبہ آب پاشی ہوتا ہے - وہ سب ختم ہو جائے گا -

اگلا نکتہ یہ تھا کہ بہاولپور اور بہاولنگر کے علاقوں میں راجباہوں پر ناجائز نالیاں لگانے کی متعدد شکایات ہیں -

اس کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ یہ مسئلہ ساری نہروں کا ہے اور اسی طریقے سے ہم اس مسئلے سے نمٹنے کی کوشش کر رہے ہیں -

اس کے بعد ایک نکتہ سکارپ 6 کے سیم زدہ علاقے (بہاولنگر) کے بارے میں تھا کہ وہاں زیر زمین پانی کی سطح کے نیچے ہونے کی رفتار کم ہے -

عرض ہے کہ سکارپ 6 کے پروجیکٹ کی تیاری کے وقت یہ اصول مدنظر رکھا گیا تھا کہ اگر زیر زمین پانی کا 45 فیصد استعمال کیا جائے تو زیر زمین پانی کی سطح میں کم از کم 10 فٹ اور زیادہ سے زیادہ 15 فٹ کمی ہوگی ۔

تازہ ترین مشاہدات کے مطابق (جو واپڈا کرتا ہے) 80 فیصد سے زیادہ ٹیوب ویل اس مقصد کو پورا کر چکے ہیں اور زیر زمین پانی کی سطح دس فٹ سے نیچے چلی گئی ہے ۔ کچھ علاقے ایسے بھی ہیں جہاں پانی کی سطح 20 فٹ سے بھی زیادہ نیچے چلی گئی ہے ۔ صرف 102 ٹیوب ویل ایسے ہیں ۔ جن کے علاقوں میں پانی کی سطح 10 فٹ سے اوپر ہے ۔ تاہم یہ ٹیوب ویل کل ٹیوب ویلوں کا صرف 16 فیصد ہیں ۔

اس رپورٹ سے جو چیز واضح نہیں وہ یہ ہے کہ غالباً پانی کا استعمال 45 فیصد زیادہ ہو رہا ہوگا ۔ اس لیے پانی کی سطح دس فٹ سے نیچے نہیں آئی ۔

اس کے بعد ایک نکتہ ہے کہ شجاع آباد کے قریب دو بندوں کے درمیان تقریباً بارہ میل فاصلہ ہونے کی وجہ سے ضلع ملتان سیلاب سے متاثر ہوتا رہا ہے ۔

اس سلسلے میں گورنر صاحب نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبے میں جہاں جہاں اس قسم کے بند ہیں ۔ آئندہ سے ان کی ذمہ داری محکمہ انہار پر ہوگی ۔ ایسے تمام بندوں کا جائزہ لے کر موزوں تجویز پیش کی جائے گی اور بعد از منظوری فنڈ مہیا ہونے پر یہ کام شروع کر دیا جائے گا ۔

اس کے بعد ایک مسئلہ پیپلاں گاؤں کے متعلق اٹھایا گیا تھا کہ اس کے دریا برد ہونے کا خطرہ ہے ۔ امان اللہ ملک صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا ۔

ان کے ساتھ مل کر ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی تھی جس نے ایک سپر spur بنانے کی تجویز پیش کی ہے ۔ اندازہ یہ ہے کہ اس پر تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا اس کی پی سی ون وغیرہ بنانے کے بعد منظوری کے لیے پیش کی جائے گی اور امید ہے کہ یہ کام جلد شروع ہوگا ۔

سیالکوٹ کے ایک کونسلر صاحب نے مطالبہ کیا تھا کہ مرالہ راوی لنک سے نکلنے والے راجباہ ساٹھ دن کے بجائے چھ ماہ کے لیے چلائے جائیں ۔

مرالہ راوی رابطہ نہر کے چلنے کا انحصار مرالہ کے مقام پر دریائے چناب میں پانی کی وافر مقدار موجود ہونے پر ہے ۔ یہ کوشش کی جاتی ہے کہ یہ راجباہ 15 جون سے ستمبر کے آخر تک چلائے جائیں ۔ تاہم جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس کا انحصار پانی کی موجودگی پر ہوتا ہے ۔ چونکہ مرالہ کے مقام پر پانی کی کافی مقدار نہیں ہوتی ، اس لیے ان راجباہوں کو چھ ماہ کے لیے پانی نہیں دیا جاتا ۔ لیکن محکمہ انہار کو میں نے یہ حکم دے دیا ہے کہ کسانوں کو واضح طور پر بتا دیں کہ کس قسم کی فصل اور کس قسم کے چاول اگائے جا سکتے ہیں جو 30 ستمبر تک پک جائیں تاکہ اس قسم کی فصلیں نہ اگائی جائیں جن کے لیے اکتوبر میں پانی درکار ہوتا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ ان تمام نہروں میں جو 30 ستمبر کو بند ہوتی ہیں ، محکمہ زراعت اور محکمہ انہار واضح طور پر نشان دہی کریں گے کہ کس قسم کی فصلیں لگانی چاہئیں جن کے لئے ہم پانی دے سکتے ہیں ۔

اس کے بعد ضلع کونسل میانوالی کے چیئرمین صاحب نے تھل کینال میں پانی کی کمی کی شکایت کی تھی ۔

میں نے مختصراً عرض کیا تھا اور امید ہے کہ اس دفعہ حالت کچھ بہتر ہوگی ۔ باوجود اس کے کہ پنجاب کی نہروں میں (جو دریائے سندھ کی نہریں ہیں) تقریباً 22 فی صد پانی کی کمی ہے ۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں

کہ اب ہم اپنے پانی کا اکاؤنٹ اوور ڈراء کر رہے ہیں ۔ ہم خدا سے امید کرتے ہیں ۔ اور آپ بھی دعا کیجیے کہ پانی زیادہ ہو تاکہ فصل پک جائے اور اس میں ہمیں پانی کی تکلیف نہ پیش آئے ۔ یہ مسئلہ بہت اونچی سطح پر صدر صاحب کے پاس جا چکا ہے اور بڑی مؤثر پیروی ہو رہی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ پانی کی سخت کمی ہے اور بحالت مجبوری ، یہ سوچتے ہوئے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم پانی کو دیکھتے رہیں اور ہماری بیجائی نہ ہو ۔ ہم نے کچھ غیر دوامی نہروں کو جہاں ٹیوب ویل نہیں ہیں دس دن کے لیے اپنی ذمہ داری پر کھول دیا ہے تاکہ کم از کم بیجائی تو ہو جائے ۔ اس کے بعد اللہ مالک ہے ، وہ فصلیں پکا دے گا ۔ شکریہ ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اناؤنسر : خواتین و حضرات ! اب نصف گھنٹے کا وقفہ ہے ۔ ٹھیک بارہ بجے دوپہر اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہو گی اور جن محکموں کی عمل درآمد رپورٹیں پیش ہونے سے رہ گئی ہیں ، وہ پیش کی جائیں گی ۔ اب چائے کے لیے تشریف لے چلیے ۔ جو ٹاؤن کمیٹیوں اور یونین کونسلوں کے چیئرمین اور کونسلر صاحبان بطور مبصر مدعو کیے گئے ہیں وہ بھی چائے میں شمولیت فرمائیں ۔ شکریہ ۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی چائے کیلئے گیارہ بج کر اڑتیس منٹ پر ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب قائمقام چیئرمین کرسی صدارت پر متمکن ہوئے اور اجلاس کی کارروائی 12.05 پر شروع ہوئی)

محکمہ محنت کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب قائمقام چیئرمین : اچھا جی شروع کریں ، لیبر ڈیپارٹمنٹ ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) **:** جناب چیئرمین ! گزشتہ اجلاس میں محکمہ محنت کے بارے میں چند ایک نکات اٹھائے گئے تھے ۔ جناب سراج قریشی

صاحب نے فرمایا تھا کہ منڈیوں میں اوزان پیمائش جو زیر استعمال ہیں وہ صحیح نہیں ہیں اس کے بارے میں گذارش ہے کہ سال میں ایک بار ان تمام اوزان و پیمائش کی پڑتال ہوتی ہے اور اس کے بعد پھر دو مرتبہ پڑتال کی جاتی ہے اور اس کے لیے جو انسپکٹر صاحبان مقرر ہیں ۔ ان کو خاص طور پر ہدایات کی گئی ہیں کہ وہ باقاعدگی سے ان کی پڑتال کیا کریں ۔ اور اس ضمن میں خصوصی معائنہ ٹیمیں بھی تشکیل دی گئی ہیں ۔ جو کہ انسپکٹران کے کم کی مؤثر طور پر نگرانی کرتی ہیں ۔ قریشی صاحب نے پیٹرول پمپوں کے بارے میں بھی فرمایا تھا کہ عام طور پر پیٹرول پمپ کم پیمائش ظاہر کرتے ہیں اور پیٹرول پمپوں کے مالکان سرکاری عملہ کے ساتھ ملی بھگت کر کے اس قسم کے اقدام کرتے ہیں ۔ اس ضمن میں یہی گذارش ہے کہ وقتاً فوقتاً پیٹرول پمپوں کا معائنہ کیا جاتا ہے اور اس کے لیے خاص طور پر کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں تا کہ ان پمپوں کا معائنہ کریں اور جہاں پر اس قسم کی خامی نظر آئے ان کا چالان کر کے عدالت میں بھیج دیا جائے ۔ نومبر 1980ء تا اپریل 1981ء کے اعداد و شمار جو دیے گئے ہیں اور پھر مئی 1981ء تا اکتوبر 1981ء کے معائنہ جات اور چالان کے اعداد و شمار دیے گئے ہیں اس سے ظاہر ہوگا کہ اوزان پیمائش کے آلات اور پٹرول پمپوں کا معائنہ اس سال زیادہ تعداد میں کیا گیا ہے اور جو چالان کیے گئے ہیں وہ مقابلتاً کم ہیں ۔ اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اب ایسے لوگوں کی اور ایسے پٹرول پمپوں کی تعداد کم ہے جو کہ اس قسم کی پریکٹس میں ملوث ہوتے ہیں ۔

ایک اور شکایت کی گئی تھی کہ محکمہ محنت کے انسپکٹران تاجروں کے چالان بدنیتی کی بنا پر کرتے ہیں ۔ اس ضمن میں قانون کے تحت جو اختیارات ان کو تفویض کیے گئے ہیں ان کے تحت ان کو ایسے لوگوں یا ایسے تاجروں کے چالان یقیناً کرنے پڑتے ہیں جو کہ قواعد کی پابندی نہیں کرتے ۔ لیکن اگر کوئی ایسی بات سامنے آئے جہاں یہ ظاہر ہو کہ ایہر

انسپکٹر صاحب نے ناجائز طور پر کسی کا چالان کیا ہے تو عدالت میں اس کو چیلنج کیا جا سکتا ہے بہر نوع اس ضمن میں بھی ایمز انسپکٹران کو خاص طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ناجائز طور پر تاجروں کا چالان نہ کریں ۔

ایک اور معزز رکن نے یہ شکایت کی کہ تھی امپلائز سوشل سیکورٹی کے تحت جو ادویات خریدی جاتی ہیں ان کے طریق کار کو بہتر بنایا جائے۔ اس ضمن میں گذارش ہے کہ جس معزز رکن نے یہ شکایت کی ہے یا اعتراض کیا ہے وہ خود بھی اب ایک کمیٹی کے ممبر ہیں جو ہم نے گزشتہ دنوں گورننگ باڈی کے اجلاس میں تشکیل دی تھی اور انہیں بھی اس کمیٹی میں نامزد کر دیا گیا تھا تاکہ وہ اس بات کا صحیح طور پر جائزہ لے سکیں کہ جو ادویات اس ادارے کی طرف سے خرید کی جاتی ہیں وہ صحیح اور معیاری ہوں اور ان کی خرید و فروخت میں کوئی غلطی نہ ہو اور اب جب کہ وہ معزز رکن بھی اس کمیٹی کے ممبر بن گئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی غلطی کا ازالہ آسانی سے ہو سکتا ہے ۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں صلاح الدین) : بسم اللہ الرحمن الرحیم معزز خواتین و حضرات کونسل کے پچھلے اجلاس میں چند نکات اٹھائے گئے تھے جن کے جوابات میں آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں ۔

۱ - چوہدری محمد صدیق سالار صاحب (فیصل آباد) نے سوال کیا تھا کہ سیلاب سے

وزیر مواصلات و تعمیرات: ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر تحویل حالیہ سیلاب سے متاثرہ تمام سڑکوں کی

متاثرہ تمام سڑکوں کی خاص طور پر بلدیہ فیصل آباد کی حدود میں واقع سڑکوں کی فوری طور پر مرمت اور بحالی کی جائے ۔

مرمت کا کام فوری طور پر شروع کر دیا گیا تھا اور ٹریفک کم سے کم عرصہ میں بحال کر دی گئی تھی ۔ ان سڑکوں کی مکمل بحالی کا کام تاہم مختلف مرحلوں میں زیر تکمیل ہے اور کام زور شور سے جاری ہے ۔ تمام کام جون 1982ء تک ختم ہو جائے گا ۔

2 ۔ شیخ محمد اقبال صاحب (جھنگ) نے سوال کیا تھا کہ محکمہ شاہرات کی جو سڑکیں جھنگ شہر کے علاقے میں سے گزرتی ہیں وہ لوکل میونسپل کمیٹی کے حوالے کر دی جائیں ۔ کیونکہ جب بھی بارش ہوتی ہے اور سیلاب آتا ہے تو ان کی صحیح طور سے دیکھ بھال نہیں ہو پاتی ۔ اس سلسلے میں محکمہ شاہرات کو ایک قرارداد بھی بھیجی گئی ہے ۔

جھنگ شہر کے اندر محکمہ شاہرات کے زیر تحویل سڑکوں کی حالت تسلی بخش ہے تاہم ڈر ہے کہ اگر یہ سڑکیں بلدیہ جھنگ کے حوالے کر دی گئیں تو ان پر بلدیہ جھنگ کہیں تہہ بازاری اور ٹول ٹیکس وغیرہ وصول کرنا نہ شروع کر دے ۔ جس سے عوام کو زیادہ تکلیف ہونے کا احتمال ہے ۔ جیسا کہ اور جگہوں کے بارے میں اس معزز ایوان میں بتایا گیا تھا ۔

3 ۔ سردار فضل احمد خان لنگاہ صاحب (بہاولپور) نے سوال کیا تھا کہ اس سال کے ترقیاتی پروگرام میں بہاولپور

اس مالی سال میں بہت کم نئے منصوبے شامل کیے گئے تھے ۔ کیونکہ ترقیاتی پروگرام کی بیشتر رقم پہلے سے شروع کی ہوئی

ڈویژن کے لیے کسی نئی سڑک کی سکیم نہیں رکھی گئی - جس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ دوسرے ڈویژنوں کی نسبت بہاولپور ڈویژن سے امتیازی سلوک روا رکھا گیا ہے -

اسکیموں کے لیے اس مالی سال میں درکار تھی - اس لیے نئی اسکیمیں نہ صرف بہاولپور ڈویژن ہی سے نہیں لی گئیں ، بلکہ پنجاب کے دوسرے ڈویژنوں میں سے بھی بہت کم اسکیمیں رکھی گئی ہیں - دیگر چونکہ ترقیاتی پروگرام صوبائی بنیادوں پر تیار کیا جاتا ہے لہذا اس کو ڈویژن کی سطح پر برابر تقسیم کرنا دشوار ہوتا ہے -

4 - سردار فضل احمد لنگاہ (بہاولپور) نے سوال کیا تھا کہ ڈیرہ نواب صاحب ہیڈ راجکاں سڑک کا تقریباً آدھ میل کا حصہ جو کہ پچھلے مالی سال کے دوران نامکمل رہ گیا تھا اس کو مکمل کیا جائے -

اس اسکیم کے لیے محکمہ خزانہ سے مطلوبہ رقم حاصل کر لی گئی ہے اور کام اس سال مکمل کر دیا جائے گا -

5 - نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی صاحب نے کہا تھا کہ پیپل ہاؤس لاہور میں ممبران صوبائی کونسل کے لیے مختص کمروں اور غسلخانوں

اس عمارت کے چار حصے ہیں - ایک حصے کی مرمت شروع کر دی گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ یہ کام صوبائی کونسل کے اجلاس سے پہلے مکمل کر دیا جائے گا -

کی مرمت وغیرہ جلد مکمل کی جائے تاکہ کونسلر صاحبان کو صوبائی کونسل کے اجلاس کے وقت مناسب رہائشی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ۔

دوسرے حصے کی تمام چھتیں بدلنے والی ہیں جس کے لیے کافی وقت درکار ہوگا اور یہ کام کونسل کے اجلاس کے بعد ہی ہو سکے گا ۔ باقی ماندہ دو حصے گورنر معائنہ ٹیم کے استعمال میں ہیں لہذا ان حصوں کی مرمت کا کام فوری طور پر شروع نہیں کیا جا سکتا ۔

6 ۔ راجہ شوکت حسین خان (گجرات) نے سوال کیا تھا کہ ضلع گجرات میں جی ۔ ٹی روڈ تا آزاد کشمیر سرحد کے شمالی علاقہ میں کوئی پکی سڑک نہیں ہے ۔ ضلع گجرات کے اندر دیہات سے منڈی تک سڑکوں کی تعمیر کا جو پروگرام منظور کیا گیا ہے اس میں باہمی ردوبدل کر کے اس علاقہ کی منظور شدہ سڑک کو جلدی بنایا جائے ۔ یعنی تعمیر سڑک سرائے عالمگیر تا پنڈ جگو اور گیال تا جلالپور براستہ کوٹلہ (27 میل کا ٹکڑا جہاں سڑک موجود نہیں ہے) کو مرحلہ نمبر 4 جو کہ سال

ضلع کونسل گجرات سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ متعلقہ قرارداد کی نقل مہیا کرے تاکہ سرائے عالمگیر تا پنڈ جگو اور گیال تا جلالپور سڑکوں کی منظوری گورنر صاحب سے حاصل کی جائے ۔ تاہم ضلع کونسل گجرات کی قرارداد کا ابھی تک انتظار ہے ۔

سالی 1983ء تا 1984ء میں شامل ہے ، کی بجائے مرحلہ نمبر 2 سال 1981ء تا 1982ء میں شامل کیا جائے ۔

7 ۔ خورشید احمد کونسلر (رحیم یار خان) نے سوال کیا تھا کہ محکمہ شاہرات پنجاب کے چارج میں واقع بیرونی سڑک کا جو حصہ رحیم یار خان شہر میں سے گزرتا ہے اس کو فوری طور پر کشادہ کیا جائے ۔	رحیم یار خان شہر میں سے گزرنے والی سڑک ہے ۔ رحیم یار خان تا گلمرگ کو کشادہ کرنے کی اسکیم منظور کر دی گئی ہے اس کے لیے مطلوبہ فنڈز بھی حاصل کر لیے گئے ہیں اور سڑک پر عنقریب کام شروع کر دیا جائے گا ۔ کیونکہ اس کے فنڈز وصول کیے جا چکے ہیں ۔
8 ۔ ایک دوسرے ممبر صوبائی کونسل (فیصل آباد) نے سوال کیا تھا کہ عزت مآب گورنر پنجاب نے تاندلیانوالہ ستیانہ ۔فیصل آباد سڑک جو کہ ضلع کونسل ، فیصل آباد کے چارج میں ہے، محکمہ شاہرات کی تحویل میں دینے کے جائزہ لینے کی رضامندی ظاہر کی ہے کیونکہ اس سڑک کی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہ ہے ۔	اس سڑک کی محکمہ شاہرات کے حوالے کرنے کی گورنر صاحب اس شرط پر منظوری دے چکے ہیں کہ ضلع کونسل فیصل آباد پہلے اس کی پوری مرمت کرے ۔ لیکن ضلع کونسل اس سلسلے میں ٹال مٹول کر رہی ہے جس کی وجہ سے محکمہ شاہرات اس سڑک کو ابھی تک اپنی تحویل میں نہیں لے سکا ۔

9 ۔ میاں غلام محمد مہونکا (بہاولنگر) نے سوال کیا تھا کہ ضلع بہاولنگر میں "دیہات سے منڈی تک سڑکوں کی تعمیر" کے پروگرام کے تحت اس مالی سال کے دوران کوئی نئی اسکیم نہیں رکھی گئی ہے ۔ اس وقت اس ضلع میں دو سڑکوں پر مرحلہ نمبر 1 کے تحت کام ہو رہا ہے ۔	یہ اطلاع کسی غلط فہمی پر مبنی معلوم ہوتی ہے ۔ کیونکہ "دیہات سے منڈی تک سڑکوں کے پروگرام" کے تحت ضلع بہاولنگر میں تین سڑکیں پچھلے مالی میں سال شروع کی گئی تھیں جس پر کام اب بھی جاری ہے ۔ اس کے علاوہ اور دو سڑکیں "تخت محل ۔ قادرآباد اور منچن آباد ڈھاک پتن شیر شاہ ہتار شامل کی گئی ہیں ۔
10 ۔ چودھری عبدالرشید (بہاولپور) نے سوال کیا تھا کہ زیادہ توجہ ان کاموں پر دینی چاہیے جو کہ پہلے سے شروع کیے گئے ہیں ، بجائے کوئی کام شرع کرنے کے ۔ مثال کے طور پر "یزمان تا فورٹ عباس سڑک کی تعمیر" ۔	اس سڑک کی تعمیر کا کام محکمہ دفاع حکومت پاکستان نے پچھلے سال دفاعی ضروریات کے باعث معطل کروا دیا تھا اور یہ بندش ابھی تک قائم ہے ۔
11 ۔ ایک کونسلر ضلع میانوالی نے کہا تھا کہ گورنمنٹ ہائی اسکول میانوالی کی مرمت کا کام جلد از جلد شروع کیا جائے ۔	اس اسکول کے سات کمرے دوبارہ تعمیر طلب میں جن کی لاگت کا کل تخمینہ مبلغ 5 لاکھ دس ہزار روپے ہے اس کام کی انتظامی منظوری سیکریٹری تعلیم نے مورخہ 23 ستمبر

1981ء کو جاری کردی ہے ۔ یہ کام محکمہ مالیات سے رقم مذکورہ مہیا ہونے کے فوراً بعد شروع کر دیا جائے گا ۔

12 ۔ لیفٹیننٹ کرنل اے ایچ مغل (راولپنڈی) نے سوال کیا تھا کہ ضلع راولپنڈی میں دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت مرحلہ نمبر 2 شامل سڑکوں کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے ۔ اس سلسلے میں سود ٹھیکریاں تا داتا بھٹ سڑک کی مثال دی ہے ۔ جس کے لیے پتہ چلا ہے کہ ٹینڈر طلب کیے گئے تھے ، مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے کام الاٹ نہیں ہوسکا ۔ کیونکہ اس ضلع کے لیے مختص کی ہوئی ایک کروڑ ایک لاکھ کی رقم صرف پہلے سے "مرحلہ نمبر 1 کے تحت" شروع کی ہوئی چار سڑکوں کو مکمل کرنے کے لیے بمشکل کافی ہے ۔

محدود مالی وسائل کی وجہ سے راولپنڈی کے علاوہ بہت سے دوسرے اضلاع میں بھی مرحلہ نمبر 2 کی سڑکوں پر کام شروع نہیں کیا جا سکا ۔ کیونکہ اس سال میں مہیا کی گئی تمام رقم بمشکل ان چار سڑکوں کے لیے ہی کافی ہوگی جن پر مرحلہ نمبر1 کے تحت پچھلے سال سے کام جاری ہے ۔

13 ۔ میجر محمد اکبر خان (اٹک) نے سوال کیا تھا کہ اٹک سے فتح جنگ اور ڈلیاں سے تلہ گنگ سڑکوں کو کشادہ کرنے کا کام شروع کیا جائے ۔ کیونکہ نیشنل لاجسٹک سیل کی بھاری گاڑیوں کی بدولت ، ان سڑکوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے ۔

ڈلیاں تا تلہ گنگ کو کشادہ کرنے کا کام اگلے سال کے ترقیاتی منصوبہ میں شامل کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی تاہم یہ فیصلہ ترجیحی بنیادوں پر ہی ہو سکے گا ۔ دوسری سڑک پر ٹریفک مقابلتاً کم ہونے کی وجہ سے کچھ اور دیر لگے گی ۔ تاہم ان دونوں سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت پر پورا پورا دھیان دیا جا رہا ہے ۔

14 ۔ الحاج چودھری محمد حیات کونسلر (قصور) نے سوال کیا تھا کہ کوٹ لکھپت پر واقع موجودہ ریلوے پھاٹک کی بجائے پل جلدی تعمیر کیا جائے کیونکہ وہاں پر بہت زیادہ ٹریفک کو رکاوٹ ہوتی ہے ۔

کوٹ لکھپت ریلوے پھاٹک پر پل کی تعمیر کا منصوبہ پہلے ہی لاہور ترقیاتی ادارہ کے پاس زیر غور ہے اس سے اس منصوبہ پر جلد عمل درآمد کرنے کے لیے درخواست کردی گئی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ٹرانسپورٹ سے متعلق کوئی نکات ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : جناب والا ! جب ٹرانسپورٹ کی رپورٹ پیش کی جائے گی تو اس میں مسائل کا بھی جواب آ جائے گا ۔

محکمہ تعلیم کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب قائم مقام چیئرمین : اب محکمہ تعلیم اور صحت کے متعلق نکات پیش کیے جائیں گے ۔

اناؤنسر : محکمہ تعلیم اور صحت کے وزیر ان دونوں محکموں کے بارے میں رپوٹ پیش کریں گے ۔

وزیر تعلیم (چودھری حامد ناصر چٹھہ) : جناب چیئرمین و معزز اراکین کونسل پچھلے اجلاس کے دوران کچھ سوال اٹھائے گئے تھے جن کا میں اس وقت جواب نہیں دے سکا تھا اب جواب حاضر ہیں ۔

1 ۔ **جناب خان محمد واثق خان** (وائس چیئرمین ضلع کونسل اٹک) : حضرو میں کالج بنانے کے معاملے پر دوبارہ غور فرمایا جائے ۔

وزیر تعلیم : اس ضمن میں گزارش ہے کہ ڈائریکٹر تعلیم کو دوبارہ حضرو بھیجا گیا ہے اور اس کے نتیجے میں محکمہ تعلیم نے اپنا موقف بدل لیا ہے اور اسکیم کی حمایت کرکے سمری گورنر صاحب کو بھیجی جا چکی ہے ۔ امید ہے کہ یہ کام جلد ہو جائے گا ۔

1 ۔ **بیگم نسیم عبدالماجد میاں** (خاتون کونسلر ضلع کونسل بہاولنگر) : ہارون آباد میں کالج کی تعمیر کا منصوبہ ہارون آباد میں گرلز کالج ۔

وزیر تعلیم : 8.11 لاکھ روپے کی قیمت سے کالج کے لیے زمین حاصل کی جا رہی ہے ۔ یہ اسکیم محکمانہ ترقیاتی کمیٹی نے 9.12.81 کو منظور کر لی ہے ۔ انشاء اللہ جلد کام مکمل ہو جائے گا ۔

2 ۔ **لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل** (وائس چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی) : تعلیم کا معیار روز بروز گر

وزیر تعلیم : اے ۔ ای ۔ او کو ہدایت کر دی گئی ہے ۔ کہ وہ باقاعدہ اپنے علاقوں کا دورہ کریں ۔ خصوصاً دور افتادہ علاقوں

رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ میری سمجھ میں یہ آتی ہے کہ متعلقہ آفیسر دیہاتی سکولوں میں دورہ نہیں کرتے حکومت نے قانون بنا ڈالا ہے کہ ہر اے۔ ای۔ او مہینہ میں 15 دن فیلڈ میں رہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تین مہینوں میں ایک دن کے لیے بھی باہر نہیں جاتے۔ اس کو اگر دیکھا جائے کہ اس میں کیا دشواریاں ہیں۔ کیا تکالیف ہیں اور ان کو باہر بھیجنے کے انتظامات کیے جائیں تو تعلیم کی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔

کو نظر انداز کریں۔ اس پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔ اے۔ ای اوز۔ ڈی ای اوز مسلسل دورے کر رہے ہیں۔ اس سے تعلیمی معیار بہتر ہو رہا ہے۔ انتظامی حالت بہتر ہو رہی ہے۔

4۔ **بیگم کرنل نصرت مقبول الٰہی** (خاتون کونسلر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد): پرائیویٹ اسکولوں کے لیے کوئی Conduct ہونا چاہیے۔

وزیر تعلیم: پرائیویٹ اسکولوں کی کارکردگی کو باضابطہ بنانے کے لیے قانون تیار کیا جا چکا ہے۔ جسے محکمہ قانون کی منظوری کے بعد اس کی سمری گورنر کو پیش کر دی گئی ہے۔ مزید کارروائی گورنر صاحب کے احکام کے بعد کی جائے گی۔ گورنر صاحب نے کچھ نکات پر دوبارہ غور کرنے کے لیے کہا ہے۔

انشاء اللہ جلد ہی یہ قانون مناسب غور و خوض کے بعد نافذ کر دیا جائے گا ۔

5 ۔ راجہ محمد افضل (چیئرمین میونسپل کمیٹی جہلم) : وگھ اسکول کو upgrade کرنا ۔

وزیر تعلیم : M L A. Directive مورخہ 29-9-81 کی تعمیل میں کر دیا گیا ہے ۔ اس کی SNE فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دی گئی ہے ۔

6 ۔ **چودھری محمد صدیق سالار** (ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) : فیصل آباد میں اسلامیات میں ایم ۔ اے کی کلاسز شروع کی جائیں ۔

وزیر تعلیم : حکومت نے ایم ۔ اے کلاسز کے اجراء کے لیے انتظامی منظوری جاری کردی ہے ۔ کیونکہ کلاسز کے اجراء کے وقت نئے اسٹاف کی ضرورت پیش نہیں آئی پرنسپل اور ڈائریکٹوریٹ نے کہا کہ وہ یونیورسٹی سے الحاق کی کارروائی کے لیے اقدامات کریں نیز یہ کہ اس سلسلہ میں درکار نئی آسامیوں کے لیے جن کی ضرورت اگلے سال پڑے گی ، تجاویز فوراً ارسال کرے ۔

7 ۔ **چودھری محمد صدیق سالار** (فیصل آباد) : چک نور پور کے مڈل اسکول کی عمارت موجود ہے ۔ فرنیچر موجود ہے ۔ صرف نویں دسویں

وزیر تعلیم : اسکول کے اجراء کے لیے اور اس کے قابل عمل ہونے کے لیے جملہ کوائف جمع کیے جا رہے ہیں ۔ تاکہ اس منصوبہ کے لیے مالی وسائل مہیا کیے جا

جامعتوں کے اجرا کا حکم دیا جائے ۔	سکیں ۔ کوشش کی جائے گی کہ اسکول یکم مئی 1982ء سے کام شروع کر دے ۔
فیصل آباد کے دیہی علاقوں میں اسکولوں کی حالت تشویش ناک ہے ۔ کسی کی چھت نہیں ۔ کسی کے اندر ہینڈ پمپ نہیں ۔ اسکولوں کی حالت ابتر ہے ۔ محکمہ تعلیم فیصلے کرتے وقت شہری اور دیہی آبادی کے اسکولوں کا خیال کرے ۔	درست ہے ۔ مالی وسائل کے پیش نظر مرحلہ وار ان کی حالت بہتر بنانے کی کارروائی کی جا رہی ہے ۔
بورڈ کی حالت دیکھیں ۔ جو لڑکے لڑکیاں بی ۔ اے ۔ ایم اے کر رہی ہیں ۔ وہ کمیشن میں جا کر یہ نہیں بتا سکتیں کہ پاکستان کے پہلے صدر کون تھے ۔ اور وزیراعظم کا نام کیا تھا ۔ پاکستان کا محل وقوع نہیں بتاتے ۔	حکومت نے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے ''مطالعہ پاکستان'' کا مضمون تمام سطحوں پر لازمی قرار دے دیا ہے ۔
اگر ایسی ہی تعلیم مہیا کرنی ہے ۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ۔	

سب سے پہلے پرائمری میں اتنی تعلیم دیں کہ وہ اپنے پاکستان کا محل وقوع اور پاکستان کی تاریخ سے باخبر رہیں ۔

راجہ محمد افضل (چیئرمین میونسل کمیٹی جہلم) ۔

8 ۔ میونسپل کمیٹی کے اسکولوں کو گرانٹ دی جائے ۔

وزیر تعلیم (چوہدری حامد ناصر چٹھہ) : مڈل اور ہائی اسکولوں کو قومیانے کے بعد صرف پرائمری اسکول میونسپل کمیٹی کی تحویل میں رہ گئے ۔ اس لیے حکومت کا فیصلہ ہے کہ میونسپل کمیٹی ان اسکولوں کا خرچ خود برداشت کرے ۔

9 ۔ **جناب افضل احمد لنگاہ** (چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور) ۔

(الف) محکمہ تعلیم میں ایمان دار آفیسران کی کمی ہے ایمان دار آفیسران کو انتظامی عہدوں پر لگایا جائے ۔

وزیر تعلیم (چوہدری حامد ناصر چٹھہ): (الف) محکمہ تعلیم میں دیانت دار آفیسران بھی موجود ہیں اور ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے کہ انتظامی عہدوں پر ایماندار آفیسر لگائے جائیں ۔

(ب) محکمہ تعلیم کی اپنی عمارات ہونی چاہیں اور دوسروں کی عمارات پر قبضہ نہیں کرنا چاہیے ۔	(ب) محکمہ تعلیم کے پاس اسکولوں کے لئے بلڈنگ ناکافی ہیں اور وسائل کی کی کمی کے باعث فوری طور ہر اسکولوں کو عمارت مہیا نہیں کی جا سکتی ۔ جہاں بلڈنگ کا انتظام ہو جاتا ہے ، نجی عمارت خالی کر دی جاتی ہے ۔
(ج) جہالت کا خاتمہ کیا جائے ۔	(ج) ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ جہالت کو دور کیا جائے ۔
10 ۔ **بیگم عارفہ طوسی صاحبہ** (خاتون رکن میونسپل کارپوریشن لاہور) ۔	
تعلیمی معیار کی بہتری کے لئے فیس لگا دی جائے تا کہ اخراجات پورے ہوسکیں ۔	**وزیر تعلیم** : یہ مسئلہ وفاق حکومت سے متعلق ہے اور اس کا فیصلہ وفاق حکومت ہی کر سکتی ۔
11 ۔ **بیگم مسعودہ حامد صاحبہ** (چیئرمین اپوا لاہور) : پرائیویٹ اداروں کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ بہتر ادارے کھولے جائیں اور حکومت کے مالی وسائل پر بوجھ کم ہو ۔	**وزیر تعلیم** : حکومت ایسے اداروں کی پہلے ہی حوصلہ افزائی کرتی ہے بالخصوص ان لوگوں کی جو معیاری ادارے کھولنے کا انتظام کریں ۔
12 ۔ **سیدہ عابدہ حسین صاحبہ** (چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ) :	**وزیر تعلیم** : (1) بند اسکولوں کو کھولنے کا بہت حد تک

خواتین اساتذہ دیہاتی اسکولوں میں نہیں جاتیں جس کی وجہ سے پچاس فیصدی اسکول بند پڑے ہیں 30 ۔ فیصدی تنخواہ میں اضافہ جو زیر غور ہے وہ ناکافی ہے ۔ محکمہ تعلیم میں جرأت ہونی چاہیے کہ وہ اپنے احکامات کی تعمیل بھی کروا سکے وہ خواتین اساتذہ کی دیہاتی اسکولوں سے شہری اسکولوں میں منتقلی کی خواہشات پر نہ چلیں ۔

بندوبست کردیا گیا ہے اور مزید اگر کوئی کسر باقی ہے وہ بھی عنقریب پوری کردی جائے گی ۔ ہمارے پاس تقریباً تمام اضلاع سے سرٹیفکیٹ آ چکے ہیں کہ ہمارے ضلع میں کوئی اسکول بند نہیں ہے ۔ جھنگ کے متعلق ان کی اپنی رپورٹ ہے کہ آگے سے حالت بہتر ہے ۔ مزید اگر کوئی کمی ہے تو بتا دیجئے ۔

We will take care of it.

(2) محکمہ فنانس نے یہ 30 فیصد اضافہ بھی مالی مشکلات کی وجہ سے رد کردیا ہے ۔

(3) محکمہ کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ ایسے تبادلے نہ کیے جائیں جن کی وجہ سے دیہی اسکولوں کو نقصان ہو ۔

13 ۔ حافظ اختر علی رانا (چیئرمین میونسپل کمیٹی وہاڑی) :

(الف) حکومت نے میونسپل کمیٹی اسکولز 1976ء میں اپنے قبضہ

وزیر تعلیم : (الف) حکومت تمام میونسپل کمیٹیوں کو درخواست کی

میں لئے تھے میونسپل کمیٹیز اپنے حصہ کی پنشن دینے کی حیثیت نہیں رکھتیں ۔

ہے کہ ان کے ذمہ واجبات بسلسلہ پنشن ادائیگی بقدر حصہ ادا کریں ۔ البتہ اگر مالی مشکلات درپیش ہیں تو اقساط میں ادا کریں ۔

(ب) حکومت لیکچرار و ٹیچرز کو رہائشی سہولت مہیا کرے ۔

(ب) دیہی علاقوں میں خواتین اساتذہ کے لیے مرحلہ وار رہائشی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں ۔ لیکچرار کے لیے رہائشی سہولتوں کا فراہم کرنا اس وقت حکومت کے وسائل سے باہر ہے ۔

(ج) طلباء کو زراعتی مضمون کی تعلیم دی جائے ۔

(ج) زرعی تعلیم مڈل کلاسز کے نصاب میں شامل ہو چکی ہے ۔

14 ۔ **رانا نذیر احمد خاں** (وائس چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ) :

تعلیمی نظم و نسق بہتر بنانے کے لیے لوکل باڈیز کو شریک کیا جائے ۔

وزیر تعلیم : تعلیمی معاملات میں کونسلرز کو شامل کرنے کی ہدایات دی جا چکی ہیں ۔

15 ۔ **رکن بہاولپور**

(الف) اسٹیڈیم کی مرمت کی جائے ۔

وزیر تعلیم : (الف) -/25000 روپے اسٹیڈیم کی مرمت کے لیے مختص کئے گئے جو ڈائریکٹر سپورٹس کو مل چکے ہیں ۔

(ب) سنٹرل لائبریری بہاولپور کی گرانٹ میں اضافہ کیا جائے ۔

(ب) اس کی سالانہ گرانٹ 3 لاکھ 9 ہزار 3 سو روپے ہے اور 35 ہزار روپے کے اضافے کے لیے محکمہ مالیات کو کتابوں کی خرید کے

لیے لکھ دیا گیا ہے ۔ اُمید ہے کہ وہ اس کو قبول کرلیں گے ۔ اس کے علاوہ ایک اسکیم جو کہ 13 لاکھ 37 ہزار روپے کی ہے ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی نے برائے نئے چلڈرن بلاک کے لیے منظور کی ہے اُمید ہے کہ یہ بھی منظور ہو جائے گی ۔

16 ۔ **بیگم کرنل نصرت مقبول الٰہی** (خاتون کونسلر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) : سٹوڈنٹس یونین پر پابندی لگائی جائے ۔

وزیر تعلیم : یہ معاملہ مرکزی حکومت کے متعلق ہے اور اس کا فیصلہ بھی وہ ہی کر سکتے ہیں ۔

17 ۔ **جناب خورشید احمد** ، (سیکرٹری جنرل ، آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونین لاہور) : جناب چیئرمین ۔ یہ مرکزی حکومت کا معاملہ ہے ۔ جمہوری اداروں کو کام کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ ان میں اچھی صلاحیت ابھرے ۔

وزیر تعلیم : آپ کی رائے کو ضرور پہنچا دیا جائے گا ۔

18 ۔ **بیگم کرنل نصرت مقبول الٰہی** (فیصل آباد) : اسکولوں اور کالجوں کو آپ جمہوری ادارے کیسے کہہ سکتے ہیں ۔

وزیر تعلیم : آپ کی اپنی رائے ہے اور میں نے ان کی رائے کے متعلق آپ کو عرض کیا تھا جو محکمہ کا جواب ہے وہ یہ ہے کہ یہ فیڈرل

گورنمنٹ کا معاملہ ہے اور یہ وہیں طے ہوگا وہاں پر بھی ایک کونسل بن رہی ہے تو مناسب ہوگا کہ اگر یہ اس ادارے میں ڈسکس کریں -

19 - **رکن میانوالی :**

تعلیم ہماری بنیادی ضرورت ہے - ایشیا میں ہمارا تعلیمی معیار سب سے کم ہے - ہمیں بہتر بنانا چاہیے -

وزیر تعلیم : گورنر صاحب کی ہدایات کے مطابق سیمنارز منعقد کئے جا رہے ہیں - جن کی سفارشات موصول ہونے پر تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے اقدامات کئے جائیں گے -

20 - **رکن قصور :**

ٹیچرز تعلیمی سرگرمیوں کا محور ہیں انکی بہتر تربیت کی جائے -

وزیر تعلیم : وفاق حکومت بی - ایڈ ، سی - ٹی اور پی - ٹی - سی کے نصاب پر نظر ثانی پہلے ہی کر رہی ہے - تعلیمی توسیعی مرکز اور اساتذہ کی تربیت کے ادارے دوران سروس کورسز کر رہے ہیں -

21 - **میاں غلام حیدر** (چیئرمین میونسپل کمیٹی میانوالی) -

(الف) کمیری ھنسو ہائی اسکول میانوالی کی عمارت نہیں بنائی گئی -

وزیر تعلیم : (الف) کمیری ھنسو ہائی اسکول کی عمارات کی تعمیر مرحلہ وار پروگرام کے تحت جاری ہے - باری آنے پر تعمیر ہو گی -

(ب) گورنمنٹ کالج میانوالی میں ہال تعمیر کیا جائے۔	(ب) مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے کالجوں میں ہال کی تعمیر کو فوقیت حاصل نہیں ہے۔
(ج) میانوالی میں ایک نیا گرلز ہائی سکول کھولا جائے۔	(ج) سال 1982 میں شہروں میں ہائی اسکول کھولنے کی کوئی اسکیم اس وقت حکومت کے زیر غور نہیں ہے تاہم اگر واقعی نئے گرلز ہائی اسکول کی ضرورت ہے تو جولائی 1982 کے بعد ایسا کیا جا سکتا ہے۔
(د) نصاب کو اسلام اور نظریہ پاکستان کے مطابق مرتب کیا جائے۔	(د) نصاب سے اسلام اور نظریہ پاکستان کے منافی ہر قسم کے مواد کو خارج کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کے مضامین ہر سطح پر لازمی قرار دئیے گئے ہیں۔
(ر) ایجوکیشن کوڈ پرانا ہے۔ اسے نئے سرے سے مرتب کیا جائے۔	(ر) ایجوکیشن کوڈ مرتب ہو چکا ہے اور چھپ رہا ہے۔

محکمہ صحت کے بارے میں آٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

وزیر صحت (چوہدری حامد ناصر چٹھہ) : اب میں محکمہ صحت کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ محکمہ صحت کے متعلق ہمارے پاس تین سوال آئے ہیں

ایک سوال نواب خان صاحب وائس چیئرمین ضلع کونسل جہلم نے کیا ہے ۔ اور وہ سوال تحصیل چکوال کے ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے بارے میں ہے ۔

اس سلسلے میں گذارش ہے کہ شہریوں کی خواہش کے مطابق نیا ہسپتال پرانے ہسپتال کی جگہ پر ہی بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ 21 جولائی 1981 کو پی اے ڈبلیو پی نے اس منصوبہ کی منظوری کے لیے غور کیا اور مندرجہ ذیل فیصلہ کیا ۔

چکوال کا ہسپتال (8 بستروں پر مشتمل ہوگا ۔ بشمولیت پہلے سے موجود 20 بستروں کا وارڈ جو برائے امراض چشم استعمال ہوگا ۔ اس کے علاوہ 60 بستروں کا ہسپتال بنایا جائے گا ۔

محکمہ تعمیرات اسکیم کے نقشہ جات تیار کر رہا ہے جلدی یہ اسکیم منظوری کے لیے پیش کر دی جائے گی ۔

اگلا سوال سیٹھ عبیدالرحمٰن صاحب بہاول پور نے کیا ہے ۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ بہاول پور میں نیورو سرجری ، ڈرمیٹالوجی اور کارڈیالوجی کے سپیشلسٹ لگائے جائیں ۔

اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ بہاول پور وکٹوریہ ہسپتال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کے قیام اور دیگر اخراجات کی تجاویز محکمہ مالیات کو مورخہ 24 نومبر 1981ء کو ارسال کی جا چکی ہیں ۔

1 ۔ 10 بستروں پر مشتمل ڈرمیٹالوجی یونٹ ۔

2 ۔ 10 بستروں پر مشتمل کارڈیالوجی یونٹ ۔ فیصلہ کا ابھی انتظار ہے

اگلا جو نکتہ اٹھایا گیا تھا وہ گلوکوز کی کمی کے بارے میں تھا ۔ اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ اس سال گرمیوں میں کئی ایک جگہوں پر گلوکوز کی شدت سے کمی محسوس ہوئی جس کا ازالہ گلوکوز کی درآمد کرکے

کیا گیا تھا ۔ اس وقت کوئی کمی نہیں ہے لیکن اگلے سال بہتر صورت حال پیدا کرنے کے لیے بجائے 60 ہزار کے ڈیڑھ لاکھ بیگ وقت سے پہلے ہی درآمد کئے جائیں گے تاکہ یہ کمی اگلے سال بالکل نہ ہو ۔

اس کے علاوہ مستقل بنیادوں پر اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے میوہسپتال لاہور میں گلو کوز بنانے کا ایک پلانٹ لگانے کے منصوبہ پر تیزی سے عمل ہو رہا ہے ۔ اس مقصد کے لیے 5 لاکھ 86 ہزار روپے کی رقم مقامی میوہسپتال کی انتظامیہ کے حوالے کر دی گئی ہے ۔ اگر میوہسپتال میں گلو کوز پلانٹ والا منصوبہ کامیاب رہا تو صوبے کے تمام بڑے ہسپتالوں میں گلو کوز بنانے والے چھوٹے چھوٹے پلانٹ نصب کر دیئے جائیں گے تاکہ گلو کوز کی کمی کو ہمیشہ کے لیے دور کر دیا جائے اور اس معاملہ میں ہم خود کفیل ہو جائیں ۔

محکمہ امور داخلہ کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

اناؤنسر : اب محکمہ امور داخلہ کے بارے میں محکمہ امور داخلہ کے صوبائی سیکرٹری رپورٹ پیش کریں گے ۔

سیکرٹری امور داخلہ (محمد حیات اللہ خان سنبل) : صاحب صدر ! اس معزز ایوان کے سابقہ اجلاس میں چند ایک نکات اٹھائے گئے تھے ۔ جن کے بارے میں اجمالاً جو موجودہ صورت حال ہے وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

پہلا نکتہ پولیس کی استغاثہ اور انتظامی برانچوں کو الگ کرنے سے متعلق مٹھا کمشن کی سفارشات پر عمل درآمد کے بارے میں تھا ۔

موجودہ سفارش کا جائزہ تفصیلاً لیا گیا چند ایک مالی اور انتظامی وجوہات کے پیش نظر اس سفارش پر فوری طور پر عمل درآمد ممکن نہیں مناسب وقت پر اس مسئلہ کا ازسر نو جائزہ لیا جائے گا ۔

دوسرا نکتہ کونسلر صاحبان کی اس شکایت سے متعلق ہے کہ جہاں کہیں کوئی کونسلر صاحب کسی پولیس کی تفتیش کے معاملہ میں کسی فریق کی سفارش کرتے ہیں - تو پولیس خواہ مخواہ اس کے خلاف فیصلہ کرتی ہے -

اس امر سے قطع نظر کہ سفارش کس کے حق میں ہے اور کس نوعیت کی ہے یہ پولیس کے فرائض میں شامل ہے کہ تفتیش قانون کے مطابق کی جائے اور اس بارے میں پولیس کو واضح ہدایات دی گئی ہیں - اس کے باوجود اگر کونسلر صاحبان کو کسی کے متعلق کوئی شکایت ہو کہ کسی خاص معاملہ میں جہاں انہوں نے صحیح راھنمائی کی اور اس کے باوجود کوئی بے قاعدگی وقوع پذیر ہوئی ہو براہ کرم مناسب سطح پر وہ معاملہ حکام کے نوٹس میں لائیں اور اس پر مناسب کارروائی کی جائے گی -

تیسرا نکتہ اس شکایت سے متعلق ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع میں مفرور مجرم آزادانہ پھرتے ہیں - ایک بدنام مفرور قاتل جیدے شاہ لاہور میں دندناتا پھر رہا ہے اور لوگوں سے غنڈہ ٹیکس وصول کر رہا ہے -

اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ پولیس کو مجرمان کے خلاف موثر کارروائی کرنے کے لیے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں - جیدے شاہ مذکور بھی گرفتار کر لیا گیا ہے -

اس سے اگلا نکتہ یوتھ کلب کا تھا جس کے بارے میں شکایت کی گئی ہے کہ اگرچہ یہ کلب نوجوانوں میں جذبہ حب الوطنی پیدا کرنے کے لیے مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں - لیکن انہیں محض انتشار پھیلانے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے اور چھوٹے چھوٹے کلب سیاسی سرگرمیوں کی آماجگاہیں بنے ہوئے ہیں -

اس مسئلہ کا بھی تفصیلاً جائزہ لیا گیا ہے - اس قسم کے چند ایک اداروں کے علاوہ یہ کلب عموماً نوجوان لوگوں کی تفریح اور کھیلوں

کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور جہاں یہ ادارے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف موثر کارروائی کی جائے گی۔

اگلا سوال تھانوں میں نفری میں اضافہ سے متعلق ہے ۔ صورت حال یہ ہے کہ رواں مالی سال میں پولیس کے ملتان ۔ بہاول پور ۔ سرگودھا اور گوجرانوالہ رینجز کے مختلف تھانوں کی نفری میں اضافے کے لیے ایک کروڑ دس لاکھ تیس ہزار روپے کی رقم مختص کی گئی ہے ۔ یہ ایک مسلسل عمل ہے اور ہر سال پولیس کی نفری میں ضرورت کے مطابق اضافہ ہوتا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے ۔

اگلا نکتہ یہ ہے کہ شہریف شہری اسلحہ کے بغیر اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں ۔ لائسنس کے اجرا کے سلسلے میں آسانیاں پیدا کی جائیں ۔

اسلحہ کے لائسنس جاری کرنے کے اختیارات اب گورنر صاحب کے حکم سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو تفویض کر دیئے گئے ہیں ۔ اب اس سلسلے میں جو دقت لوگوں کو پیش آتی تھی وہ رفع ہو جائے گی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اگلا نکتہ ٹریفک کے قوانین کے سختی سے نفاذ کے بارے میں ہے ۔ اس سلسلے میں ٹریفک پولیس کے فیلڈ سٹاف کو قوانین کی سختی سے پابندی کروانے کے بارے میں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔

بہاول نگر کی طرف سے ایک نکتہ تھا کہ وہاں بارشوں کے افراط کے دوران شہری دفاع نے شہریوں کی کوئی مدد نہیں کی ۔

دراصل صورت حال یہ ہے کہ بہاول نگر میں سول ڈیفنس کے عملے کی نفری تھوڑی ہے ۔ صرف ایک سول ڈیفنس آفیسر ہے اور دو انسپکٹر ہیں جن کے فرائض میں یہ چیز شامل ہے کہ وہ ضلع

کے سول ڈیفنس کنٹرولر کی نگرانی میں جو کہ ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے ، میونسپل کمیٹیوں اور دوسرے محکموں یا صنعتی اداروں کی طرف سے نامزد کردہ لوگوں اور عوام کو شہری دفاع کی تربیت دیں ۔ ان کے بنیادی فرائض لوگوں کو شہری دفاع کی تربیت دینا ہیں ۔ تاہم سول ڈیفنس کنٹرولروں کو پورے صوبے میں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ اس قسم کے حالات میں شہری دفاع کی تنظیم سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے ۔

آخری نکتہ بہاول نگر سے متعلق ہے کہ محکمہ پولیس کے ذمے میونسپل کمیٹی بہاول نگر کے 8 لاکھ روپے واجب الادا ہیں ۔

یہ معاملہ گورنر صاحب کو بھی پیش کیا گیا اور انسپکٹر جنرل پنجاب پولیس کو بھی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ براہ مہربانی اس مسئلے کو حل کریں ۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اس کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کر دیا ہے کہ آج کسی وقت بیٹھ کر اس کو آپس میں طے کر لیں گے ۔

اناؤنسر : عمل درآمد رپورٹوں کے سلسلے کی آخری رپورٹ منصوبہ بندی و ترقیات سے متعلق ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میرے خیال میں یہ رپورٹ ہر ممبر صاحب کے پاس پہنچی ہوئی ہے ۔ آپ اس کے موٹے موٹے پوائنٹ بتا دیں ۔ ممبر صاحبان کچھ پوچھنا چاہتے ہوں تو پوچھ لیں ۔ اس پر بحث کرنی ہو تو وہ کر لیں ۔ تاکہ وقت کی ذرا بچت ہو جائے ۔

شیخ غلام حسین (میئر ، میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) : بحث کے لیے علیحدہ وقت دیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : پریزنٹیشن پھر آپ کر لیں ۔

شیخ غلام حسین : جناب صدر ، میں ایک وضاحت چاہتا ہوں ۔ جناب گورنر نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا تھا کہ یہ اجلاس 12 دسمبر سے لے کر 15 دسمبر 1981ء تک ہے ۔ کیا ایک دن کا اضافہ کر دیا گیا ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین : میرے علم میں نہیں -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات (جناب خالد جاوید) : جناب صدر اور معزز اراکین ! میرے ذمے آج دو چیزیں ہیں ۔ ایک تو مجھے ان نکات اور مسائل کے بارے میں عرض کرنا ہے جو صوبائی کونسل کی سابقہ میٹنگ میں اٹھائے گئے تھے اور دوسرے ترقیاتی پروگرام برائے 82-1981ء کے اوپر عمل درآمدگی کا ایک جائزہ پیش کرنا ہے - جہاں تک پہلے نکتے کا تعلق ہے - معزز اراکین کو تحریراً جوابات دیے دیے گئے ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں - وقت کی کمی کے پیش نظر بہتر ہوگا کہ میں ان کو دوبارہ نہ دھراؤں ، کیونکہ وہ جوابات بہت حد تک سوالوں کے لیے تسلی بخش ہوں گے -

ترقیاتی پروگرام 82-1981ء کے بارے میں اٹھائے گئے نکات اور ان کے جوابات

1 - مسٹر خورشید احمد کانجو (نائب چیئرمین پنجاب کسان بورڈ) : ضلع ملتان میں اس کے متعلق کیا پالیسی ہے اور یہ کس کس تحصیل میں ہے -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : ضلع ملتان کی تمام تحصیلوں میں کھالوں کی مرمت کا کام مندرجہ بالا دو پروگراموں کے تحت ہو رہا ہے -

ان کے تحت ضلع میں 1200 سے زائد کھالوں کو درست کیا جائے گا -

2 - میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان - ضلع گوجرانوالہ میں کوئی اسکول بھی اپ گریڈ نہیں کیا گیا ۔ آخر کیوں ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات - ضلع گوجرانوالہ میں اس سال 10 پرائمری اسکولوں کو مڈل کا درجہ دیا جائے گا ۔ البتہ کسی مڈل اسکول کو ہائی نہیں بنایا جا رہا - کیونکہ مڈل اسکولوں کے لیے ایک ہائی اسکول ہونا چاہیے - اس معیار کو مدنظر رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے ضلعوں کے مقابلے میں گوجرانوالہ کی کیفیت خاصی بہتر ہے -

3 ۔ بیگم سیدہ عابدہ حسین (چیئرمین ضلع کونسل جھنگ) :
Rural Electrification کے بارے میں اہالیان جھنگ کی طرف سے ایک اپیل ہے کہ پنجاب کے ان علاقوں کو ترجیح (Priority) ملنی چاہیے جن کا زیر زمین پانی میٹھا ہے ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : Rural Electrification میں پہلے ہی اصولی طور پر یہ طے کیا گیا ہے کہ ان علاقوں کو ترجیح (Priority) دی جائے گی جن کا زیر زمین پانی میٹھا ہے ۔ محکمہ زراعت اور پنجاب لینڈ ریکلامیشن اتھارٹی ایسے علاقوں میں نئے ٹیوب ویل لگانے اور ڈیزل ٹیوب ویلوں کو بجلی سے چلانے کے مالی انتظام سے موزوں پراجیکٹ بنا رہے ہیں ۔

4 ۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل : مجھے جاتلی گوجر میں ایک گرڈ سٹیشن دیا جائے اس کے لیے میں 6 ایکڑ زمین دوں گا ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : اس سلسلے میں واپڈا کو درخواست کی جا چکی ہے جو اس کی ٹیکنیکل اور Economic Feasibility کی بنیاد پر پروگرام کو حتمی شکل دیں گے ۔

5 ۔ بیگم نسیم عبدالماجد میاں (خاتون رکن ضلع کونسل بہاول نگر) :
ضلع بہاول نگر کی پسماندگی کے مدنظر دیہی شعبہ کی سڑکوں کا زیادہ حصہ ملنا چاہیے تھا ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : پی اینڈ ڈی میں زرعی پیداوار آبادی اور موجودہ سڑکوں کو سامنے رکھ کر ایک معیار وضع کیا گیا تھا ۔ جس کے تحت بہاول نگر ضلع کا حق دوسرے اضلاع کے مقابلے میں صرف 86 میل بنتا تھا ۔ جب کہ گورنر پنجاب نے اس ضلع کو 118 میل سڑکیں منظور فرمائی ہیں ۔

6 ۔ جناب خورشید احمد کانجو (نائب چیئرمین پنجاب کسان بورڈ) :
پانی کے پختہ نالوں کی افادیت معلوم ہو چکی ہے ۔ کیا اس اسکیم کو آگے بڑھایا جا رہا ہے کہ نہیں ؟

ترقیاتی پروگرام 82-1981ء کے بارے میں اٹھائے گئے نکات
اور ان کے جوابات

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : یہ پروگرام نہ صرف جاری ہے بلکہ اس کو وسیع کیا جا رہا ہے اس پروگرام کے تحت 82-1981ء کے دوران تین منصوبوں پر عمل درآمد شروع کیا گیا ہے جن کے لیے نئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 10.65 کروڑ روپے کی رقم رکھوی گئی ہے - جو کہ پچھلے سال کی نسبت 38 فیصد زیادہ ہے -

ہنگامی منصوبے کے تحت اس سال 15,000 کھالوں کو درست کیا جائے گا - عالمی بنک کے تعاون سے ایک دوسرے منصوبے کے تحت 2,360 کھالوں کو درست کیا جائے گا - ایشیائی ترقیاتی بنک کی مدد سے تیسرے منصوبے کے تحت ضلع مظفر گڑھ میں 192 کھالوں کو پختہ اور درست کیا جائے گا -

7 - **نواب زادہ مظفر علی خان** (چیئرمین ضلع کونسل گجرات) : سال 81-1980ء میں ایسے دیہات بھی دوبارہ شامل کر لیے ہیں - جنہیں پہلے بجلی مہیا کر دی گئی ہے - ایسے دیہات جو چار پانچ چھ اور دس میل کے فاصلہ پر ہیں - ان کو بھی بجلی مہیا کی جائے -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : دیہات کا چناؤ فاصلہ اور آبادی کے لحاظ سے ضلع کونسل اور واپڈا کی فراہم کردہ لسٹوں سے کیا جاتا ہے ایسی فہرستوں کے مکمل (upto pate) نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ایسے دیہات بھی زیر غور آ جاتے ہیں جن کو گذشتہ چند ماہ میں بجلی مہیا ہو چکی ہے تاہم ضلع کا مقرر شدہ سالانہ کوٹہ پورا کرنے کے لیے دیہات کی بجائے مزید دیہات پروگرام میں شامل کر لیے جاتے ہیں جو معیار پر پورے اترتے ہیں -

چونکہ ضلع گجرات میں ابھی تک ایسے دیہات موجود ہیں جو لائن سے نصف میل کے اندر واقع ہیں - اس لیے فی الحال ان دیہاتوں کو جو چار پانچ چھ اور دس میل کے فاصلہ پر ہیں بجلی مہیا نہیں کی جا سکے گی -

8 - **سردار فضل احمد خان لنگاہ** (بہاولپور) : دیہی بجلی کے سلسلے میں ضلع کونسل کی سفارشات کو مکمل طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ آئندہ سے جو ضلع کونسل ترجیح مقرر کرے اسے منظور کیا جائے۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : ضلع کونسل بہاول پور نے سال 1980-81 میں ضلع بہاول پور کا کوٹہ صرف 8 تھا۔ 26 دیہات منظور ہونے پی اینڈ ڈی کو ارسال کئے تھے جن میں سے 7 گاؤں فاصلہ کے منظور شدہ معیار یعنی نصف میں سے زائد فاصلہ پر واقع تھے بقایا 19 دیہات میں سے 2 دیہات کا اندراج آبادی کی کتاب میں اس وجہ سے نہیں تھا کہ وہ کسی موضع کا حصہ تھے ضلع کونسل کے علاوہ واپڈا نے بھی ایسے دیہات کی فہرستوں میں سے ایسے 8 دیہات کا انتخاب کیا گیا جن کی آبادی سب سے زیادہ تھی۔ اور وہ نصف میل کے اندر تھے۔ اس فہرست میں 4 گاؤں ضلع کونسل کے تجویز کردہ تھے اور بقیہ 4 گاؤں وہ تھے جن کی نشان دہی واپڈا نے کی تھی۔ اور ان کی آبادی سب سے زیادہ تھی۔ سال رواں کا پروگرام ضلع کونسل کے مشورے سے بنا دیا گیا ہے۔

9 - **میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان** : تعلیمی اداروں میں عمارات کی کمی کیوں ہے ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : ایک اندازے کے مطابق اس وقت پورے پنجاب کے چالیس ہزار کے لگ بھگ 40,681 تعلیمی اداروں میں سے 120,000 ایسے ادارے ہیں جن کی عمارات نہیں ہیں۔ یعنی پچاس فیصد کے قریب ایسے ادارے ہیں جن میں عمارات کی کمی محسوس کی جا رہی ہے۔

اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عوامی مطالبوں اور قومی مقاصد کے تحت اسکولوں کا اجراء تو تیزی سے ہوتا ہے۔ مگر وسائل اتنے نہیں کہ ان کے لیے ساتھ ساتھ مناسب عمارات بھی مہیا کی جائیں۔

10 - ایک معزز ممبر : ضلع بہاولپور کی فراہمی آب اور نکاسی آب کی اسکیموں کی اس وقت کیا حالت ہے - ایسی اسکیموں کے بارے میں پالیسی کی وضاحت فرمائی جائے -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : بہاول پور میں فراہمی آب و نکاسی آب کی دو اسکیمیں جاری ہیں - فراہمی آب کی اسکیم جو کہ 133,84 لاکھ روپے کی لاگت سے چل رہی ہے اس سال انشاء اللہ مکمل ہو جائے گی - سیوریج کی اسکیم جو پچھلے سال شروع کی گئی تھی - اس کی لاگت 320 لاکھ ہے جب کہ پچھلے سال کا خرچ 14,74 لاکھ ہے اس سال کے لیے 32,78 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں -

پی اینڈ ڈی ان تمام شہری علاقوں میں فوراً اسکیمیں شروع کرنے کے لیے رقم مہیا کرنے پر تیار ہے جن کی میونسپل کمیٹیاں اپنے حصے کی پوری رقم جمع کروا دیں گی -

11 - **رانا نذیر احمد** (ضلع وہاڑی) : کو پسماندہ ترین علاقہ قرار دے کر اس ضلع کو صحت ، تعلیم ، رابطہ ، سڑکوں اور بجلی کی اسکیموں میں خصوصی اہمیت دیں -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : پسماندہ علاقوں کو مختلف شعبوں میں خصوصی اہمیت دینے کے بارے میں ٹھوس تجاویز تیار کرلی گئی ہیں - اور ان پر فیصلہ ہونے کے بعد 83-1982ء کا ترقیاتی منصوبہ اس بنا پر تیار کیا جائے گا -

12 - **بیگم سیدہ عابدہ حسین :** Focal پوائنٹس پر دوسری سہولتوں کے علاوہ Veterinery ادارے کا قیام consider فرمائیں ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : فوکل پوائنٹ کی اسکیم میں وٹرنری سنٹر بھی شامل ہے - البتہ اسٹاف کی موجودگی کے پیش نظر فی الحال

دوسری سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں اور اسٹاف کی پوزیشن بہتر ہونے پر فوکل پوائنٹ پر یہ سہولات مرحلہ وار پروگرام کے تحت مہیا کی جائیں گی ۔

13 ۔ **ایک معزز ممبر :** ضلع ملتان کی دو نکاسی آب اور دو فراہمی آب کی اسکیمیں سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 1981-82ء میں شامل کی گئی ہیں ۔ جب کہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے مزید اسکیمیں وسائل کی کمی کی بنا پر ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیں ۔ سال رواں کے پروگرام میں شامل چاروں اسکیمیں اتفاق سے ایک ہی مرکز سے تعلق رکھتی ہیں ۔ غالباً محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے کوئی صاحب اس علاقے کے رہنے والے ہیں ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : کسی بھی ضلع کونسل کی طرف سے پیش کردہ تمام اسکیموں کو ایک ہی سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنا ممکن نہیں ہوتا ۔

یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے کہ ترقیاتی پروگرام 1981-82ء میں شامل ضلع ملتان کی چاروں اسکیمیں ایک ہی مرکز سے تعلق رکھتی ہیں ۔ اور نہ ہی یہ بات درست ہے کہ محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی سے متعلقہ سیکشن میں کوئی صاحب ملتان کے اس مرکز سے تعلق رکھتے ہیں ۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 1981-82ء کے دوران ضلع ملتان کی مندرجہ ذیل چار نکاسی آب کی سکیمیں شامل کی گئی ہیں ۔ جب کہ فراہمی آب کی کوئی اسکیم پروگرام ہیں شامل نہیں کی گئی ۔

	مختص رقم
1 ۔ اسکیم نکاسی آب عبد الحکیم	2 لاکھ روپے
2 ۔ ,, ,, ,, تلمبہ ,,	4 لاکھ روپے
3 ۔ ,, ,, ,, کبیروڑ پکا	15 لاکھ 76 ہزار روپے
4 ۔ ,, ,, ,, مخدوم پور پہوڑاں	4 لاکھ روپے

14 - چوہدری انور علی چیمہ : اے ڈی پی میں New Linked Roads نہیں رکھی گئی ہیں اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ New Linked Roads پر ہونی چاہئیں ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : اے ڈی پی 82-1981ء میں نئی لنک سڑکوں کے لیے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے کیونکہ form to market Road پروگرام کے تحت ہر ضلع کے لیے سو میل کی سڑکیں منظور کی جا چکی ہیں - جس کا مقصد لنک روڈ ہی ہے - اس پروگرام کے تحت اس سال 30 کروڑ روپے دیئے گئے ہیں - جب گذشتہ سال یہ رقم بارہ کروڑ تھی -

15 - ایک معزز ممبر : منصوبہ فراہمی آب بہاولنگر کی موجودہ پوزیشن کیا ہے - وضاحت فرمائی جائے ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : بہاول نگر شہر میں منصوبہ فراہمی اب جس کا تخمینہ 1:0.00 لاکھ ہے زیر تکمیل ہے اس اسکیم کی اپیل 1981ء میں منظور ہوئی - پچھلے سال میں اسکیم کے لیے 30 لاکھ روپے مختص کیے گئے تھے جس میں سے 15 لاکھ روپے دوسری اسکیموں کو منتقل کر دیئے گئے کیونکہ اس منصوبہ پر کام دیر سے شروع ہوا -

اس سال اس منصوبے کے لیے 5 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی جس میں اب 20 لاکھ روپے کا مزید اضافہ کر دیا گیا ہے اس سال 25 لاکھ روپے اس اسکیم پر خرچ ہوں گے -

16 - لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل : سیکنڈ Priority روڈ جولائی سے شروع ہونا تھی راولپنڈی ڈویژن کو کوئی رقم نہیں ملی حالانکہ باقی ڈویژن کو رقم مل چکی ہے اگر پنڈی ڈویژن کو ڈھائی کروڑ روپیہ مل گیا تو سیکنڈ Priority پر آئی ہوئی ساری سڑکیں ٹھیک ہو سکتی ہیں ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : موجودہ سال میں راولپنڈی ڈویژن کی سڑکوں کے لیے چار کروڑ 87 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں - اس کی ضلع وار تقسیم اس طرح ہے -

ضلع اٹک - ایک کروڑ گیارہ لاکھ روپیہ

راولپنڈی - ایک کروڑ ایک لاکھ روپیہ

جہلم - ایک کروڑ 65 لاکھ روپیہ

گجرات - ایک کروڑ روپیہ

رقم کی یہ تقسیم سڑکوں کے بارے میں مختلف اضلاع کی موجودہ پوزیشن کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہے جہاں تک ڈھائی کروڑ روپیہ مزید دے کر دوسری ترجیح کی سڑکوں کو مکمل کرنے کا تعلق ہے ایسا ہی مطالبہ تمام اضلاع کے بارے میں کیا جا سکتا ہے - مگر محدود وسائل کے پیش نظر اس کو تسلیم کرنا مشکل ہے -

17 - **میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان** : اٹک کے تعلیمی ترقیاتی پروگرام اور فنڈز کی کمی کی وجہ کیا ہے ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : 81-1980ء کے سالانہ تعلیمی ترقیاتی پروگرام میں ضلع اٹک کا حصہ نمایاں ہے کیونکہ پورے راولپنڈی ڈویژن کے مختص شدہ چار کروڑ چوہتر لاکھ اڑسٹھ ہزار (4,74,68,000) روپے میں سے 19 فیصد یعنی نوے لاکھ ستائیس ہزار روپے ضلع اٹک کے تعلیمی ترقیاتی پروگراموں کی تکمیل کے لیے ہیں -

18 - **محترمہ سیدہ عابدہ حسین** (جھنگ) : 81-1980ء کے دوران دیہی بجلی کے سلسلہ میں ضلع کونسل جھنگ کی سفارشات کو پی اینڈ ڈی نے منظور نہیں کیا - اور ان میں بار بار تبدیلی کرنے کے لیے کہا -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات : سال 1981-1980ء کے لیے یہ اندازہ تھا کہ کل پاکستان میں 1،200 گاؤں کو بجلی مہیا ہو سکے گی اور اس طرح پنجاب کے حصہ میں 691 گاؤں آئیں گے - اس میں 25 فیصد زائد کی گنجائش ان دیہات کے لیے رکھتے ہوئے جن کے فاصلہ کی تصدیق بعد میں ہونے پر

پروگرام سے خارج ہونے کا اندیشہ تھا۔ کل تعداد کو 691 سے بڑھا کر 868 کر دیا گیا ہے۔ واپڈا کی رپورٹ کے مطابق مئی 1980ء تک 420 گاؤں ایسے تھے جن کی منظوری پچھلے چند سالوں میں حکومت پنجاب نے دی ہوئی تھی اور ابھی ان میں بجلی لگنی بقایا تھی۔ اس لیے یہ طے کیا گیا کہ 81-1980ء میں ایسے تمام دیہات کو بجلی دے دینی چاہیے اور اس کے بعد بقایا دیہات کا کوٹہ تمام اضلاع میں تقسیم کیا جائے۔ 448 نئے دیہات میں سے ضلع جھنگ کے حصے 18 گاؤں آتے ہیں جن کے لیے ضلع کونسل کو درخواست کی گئی کہ وہ ان کی پنجاب حکومت کے منظور شدہ معیار کے مطابق چناؤ کریں۔ واپڈا کے بجٹ میں کمی کی وجہ سے پنجاب کا کوٹہ 691 سے کم ہو کر 576 رہ گیا اور اسی نسبت سے ضلع جھنگ کا کوٹہ 18 سے کم ہو کر 14 رہ گیا۔

ضلع کونسل نے 41 گاؤں تجویز کیے جن میں سے 14 دیہات کے لیے آخری منظوری دی گئی اور یہ تمام 14 کے 14 گاؤں ضلع کونسل کے تجویز کردہ لسٹ میں سے تھے۔ سال رواں 82-1981ء کا پروگرام ضلع کونسل جھنگ کی 29 اگست 1981ء کی میٹنگ میں بناتے وقت پی اینڈ ڈی کے نمائندے نے فاضل ممبر کے شبہات کا تفصیلاً اور تسلی بخش جواب تمام ممبران ضلع کونسل کی موجودگی میں دے دیا تھا۔

محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

آپ کی اجازت سے میں ترقیاتی پروگرام کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اناؤنسر: تمام لائٹس بند کر دیں تاکہ سکرین پر چارٹس وغیرہ دکھائے جا سکیں۔

چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (جناب خالد جاوید) : شکریہ ۔

سال رواں کے لیے ترقیاتی پروگرام میں 335 کروڑ روپے مختص کیے گئے تھے ۔ اس میں سے اکتوبر 1981ء تک ، یعنی پہلے چار مہینوں میں 77 کروڑ روپے خرچ ہوئے ۔ اس طرح ترقیاتی اخراجات کی شرح تقریباً 23 فیصد ہوئی ۔ یہ شرح پچھلے سالوں سے بہت بہتر رہی ۔ پچھلے سال یعنی 81-1980ء میں پہلے چار مہینوں کی شرح فیصد تقریباً 20 تھی جب کہ سال 80-1979ء میں یہی اعداد 16.33 کے قریب تھے ۔ جو سلائیڈ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں یہ تین سالوں کی عمل درآمدگی کا ایک جائزہ بتاتی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہر سال اس رفتار کو بہتر سے بہتر بنایا جا سکے ۔ عموماً سال کے شروع میں عمل درآمد کی رفتار قدرے سست رہتی ہے ۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ ترقیاتی پروگرام میں جو نئی اسکیمیں شامل کی جاتی ہیں وہ اکثر منظور نہیں ہوتیں اور جو غیر منظور شدہ اسکیمیں ہیں ان کے منظور ہوتے ہوتے کچھ وقت لگ جاتا ہے اور ان کی عمل درآمدگی میں کچھ تاخیر واقع ہو جاتی ہے ۔ ایک اور وجہ یہ ہے کہ بہت سے کاموں کے لیے ساز و سامان مختلف محکمہ جات کو اکٹھا کرنا پڑتا ہے ۔ بلڈنگز میں ، روڈز میں اور دوسرے محکمہ جات میں ۔ اس میں بھی شروع شروع میں کچھ تاخیر ہوتی ہے ۔ جب کام چل پڑتا ہے تو پھر رفتار کافی تیز ہو جاتی ہے ۔ اسی طرح مشینری کے بارے میں بھی یہی ہوتا ہے ۔ سال رواں کے شروع میں انڈنٹس وغیرہ بنائے جاتے ہیں ۔ ان پر کچھ وقت لگ جاتا ہے اور پھر سال کے آخر تک مشینری آ جاتی ہے ۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ یہ جو وجوہات ہیں جن سے سال کے شروع میں عمل درآمدگی کی رفتار سست رہتی ہے ان کو حتی الوسع کم کیا جائے ۔ چنانچہ اب ہماری کوشش سے یہ ہوا ہے کہ غیر منظور شدہ اسکیموں کی تعداد بہت کم ہے ۔ اسی طرح ہم نے تمام محکموں کو ہدایت کی ہے کہ تمام وہ کام جن کے لیے پیسوں کی ضرورت نہیں ، صرف ایک انتظامی اہلیت کی ضرورت ہے جیسے انڈنٹس

جاری کرنا ، یا کنٹریکٹس وغیرہ کے لیے ٹنڈر طلب کرنا ، جتنی جلدی ہو سکے پیسوں کی منظوری کا انتظار کیے بغیر ہو کر دیے جائیں ۔ تاکہ جونہی پیسہ ملے اسی وقت ان پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے ۔ اس سلسلے میں ہم نے ایک اور بہت اہم قدم جو اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے اس اسکیم کے لیے جو منظوری ہوتی ہے پہلی جولائی کے دن سے سب کی سب رقوم جاری کر دے گا اور وہ محکمے کے سپرد کردی جائیں گی ۔ اس سلسلے میں گورنر صاحب نے اپنے تمام محکموں کو خاص ہدایات جاری کی ہیں کہ یہ رقوم جو محکمے نیچے آپ کے کام کر رہے ہیں یا جو لوگ فیلڈ میں کام کر رہے ہیں ، ان کے پاس جلد از جلد پہنچا دی جائیں ۔ یہ ان تمام کوششوں کا نتیجہ ہے ، جیسا کہ میں عرض کر رہا تھا ، کہ اس سال کی شرح پچھلے سال کی نسبت بہتر ہے ۔ چند ایک محکموں کی کام کرنے رفتار اس سال پہلے چار مہینوں میں بہت اچھی رہی ۔ ان میں سے کچھ کم آمدنی والے رہائشی منصوبے تھے جس میں شرح 40 فی صد رہی ۔ شہری آب رسانی کا منصوبہ تھا جس میں شرح 39 فی صد کے قریب رہی ۔ زراعت میں 35 فی صد ، معاشرتی بہبود میں 33 فی صد ، صحت میں 30 فی صد ، مواصلات میں 29 فی صد ، شہری منصوبہ بندی میں تقریباً 28 فی صد ، خوراک میں 25 فی صد ، محکمہ جنگلات میں 26 فی صد اور دیہی آب رسانی میں 24 فی صد رہی ۔ میں آپ کے سامنے ہر ایک سیکٹر اور ایک شعبے کی ایلوکیشن اور ان پر کیے جانے والے اخراجات کے بارے میں آٹھ نو سلائیڈیں آپ کی معلومات کے لیے پیش کرتا ہوں ۔ اس میں سرخ لائین دی گئی رقم اور نیلی لائن خرچ کی گئی رقم ظاہر کرتی ہیں ۔ پہلی سلائیڈ جو آپ دیکھ رہے ہیں ، یہ ایگریکلچرل کریڈٹ کے بارے میں ہے ۔ یہ زراعت ، لائیو سٹاک ۔ فارسٹری ، فشری ، کوآپریٹوز اور رورل ڈویلپمنٹ ہے ۔ اب دوسری سلائیڈ دیکھیے اس میں انڈسٹریز ، محکمہ صنعت اور معدنیات ہیں جس کہ 467 لاکھ کے بالمقابل کوئی اکسٹھ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ہے ۔ اس کے بعد پانی ہے جس میں 20 کروڑ کے

قریب رقم مختص کی گئی تھی اور تین کروڑ چار لاکھ روپیہ خرچ ہوا ۔ اس کے بعد سڑکیں اور بلڈنگز ہیں ۔ سڑکوں کیلئے 27 روپیہ مختص کیا گیا تھا اور اس کے بر عکس 7 کروڑ 86 لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ۔

اسکے بعد آپ 4 سلائیڈیں دیکھ رہے ہیں پہلی سلائیڈ میں جو محکمہ جات ہیں ۔ وہ اربن واٹر سپلائی ۔ گورنمنٹ سروینٹس ہاوسنگ ، گورنمنٹ آفس بلڈنگز ، شہری منصوبہ بندی ۔ تعلیم اور انفارمیشن و سیاحت ہیں ۔ اب اگلی سلائیڈ میں شہری آب رسانی ہے جس پر 5 کروڑ 55 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جن میں سے 2 کروڑ 19 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ گورنمنٹ سرونٹس ہاوسنگ کے سلسلے میں 5 کروڑ 33 لاکھ روپے میں سے ایک کروڑ 17 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں اسیطرح حکومت کے دفاتر کے لئے 6 کروڑ 96 لاکھ روپے میں سے 86 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ شہری ترقی پر 24 کروڑ میں سے 5 کروڑ 23 لاکھ روپے خرچ ہوئے ۔ تعلیم میں 33 کروڑ 46 لاکھ روپے میں سے 2 کروڑ 81 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ اطلاعات سیاحت کے محکمہ کے لئے 70 لاکھ روپے میں سے 10 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔

شیخ غلام حسین (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) : جناب والا ! کیا راولپنڈی واٹر سپلائی اسکیم اس میں شامل ہے جو رقم 5 کروڑ 55 لاکھ روپے آپ نے پڑھی ہے ؟

چیرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ : یہ صرف ڈواپمنٹ اتھارٹی کے بارہ میں ہے ۔ اگلی سلائیڈ صحت کی ہے جسکے لئے 32 کروڑ 18 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اس میں سے 9 کروڑ 49 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ معاشرتی بہبود کے لئے 220 لاکھ روپے میں سے 73 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ مین پاور ٹریننگ میں 323 لاکھ روپے میں سے 47 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ باقی چھوٹی چھوٹی مدات ہیں یہ ساری تصویر آپکے سامنے رکھ دی ہے ۔ اب میں آپ کے سامنے دوسری طرف پیش کرتا ہوں ۔ وہ شرح فیصد کے لحاظ سے ہے کہ یہ کسطرح خرچ ہوئے ہیں ۔

135 محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے بارے میں اٹھائے گئے نکات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

زراعت	35 فی صد
افزائش حیوانات	17 "
محکمہ جنگلات	26 "
ماہی پروری	3 "
امدادی باہمی	13 "
خوارک	15 "
معدنیات اور انڈسٹریز	13 "
پانی	15 "
سڑکیں	29 "
ہاوسنگ پلاننگ ریسرچ	28 "
لوانکم ہاوسنگ	40 "
دیہی آب رسانی	24 "
شہری آب رسانی	39 "
گورنمنٹ سرونٹس ہاوسنگ	22 "
سرکاری دفاتر	12 "
شہری ترقیاتی پروگرام	16 "
تعلیم	8 "
انفارمیشن و سیاحت	16 "
صحت	30 "
سوشل ویلفئر	33 "
مین پاور ٹریننگ	15 "

باقی دو چھوٹی مدات ہیں ۔

اب میں آپکے سامنے بہت مختصر طور پر ایک شعبہ کے بارہ میں چیدہ چیدہ پروگرام اور انکی رفتار ترقی اور ان پر جو عمل در آمد ہوا ہے اور جو رقوم انکو وصول ہوئی ہیں، عرض کرونگا۔ محکمہ زراعت سب سے زیادہ اہم ہے اسکے لئے سال رواں میں 80 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔ اس میں سے 28 کروڑ روپے اکتوبر تک خرچ کئے گئے۔ اسکی شرح 35 فیصد ہے اور ہماری صوبائی اوسط 23 فیصد سے یہ زیادہ ہے۔ اس میں جو زیادہ اہم پروگرام تھے وہ کھیتوں سے لے کر مارکیٹ تک سڑکیں بنانا تھیں۔ اس میں 30 کروڑ روپے رکھے گئے اور اب تک 9 کروڑ روپے خرچ ہو گئے ہیں۔ 104 میل لمبی سڑکیں بنائی جا چکی ہیں۔ آپکی اطلاع کے لئے سڑکوں کے کل پروگرام کا نقشہ پیش کرتا ہوں شاید آپ انکو مفید پائیں گے۔ اس منصوبے کے تحت تمام صوبے میں سڑکیں بنائی جائیں گی۔ جو یا تو ڈسٹرکٹ کونسل کو لنک کریں گی یا ہائی وے کو لنک کریں گی یا کسی اہم ایریا کو لنک کریں گی۔ اس سے آپکو کچھ اندازہ ہوگا کہ حکومت اس میں کتنی کوشاں ہے۔ اور یہ کتنا مشکل ہے۔ دوسرا اہم پروگرام محکمہ زراعت میں ڈیزل ٹیوب ویلز سب سڈی کا ہے اس مالی امداد کے لئے دو کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ جس میں سے 53 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ 215 ٹیوب ویل اکتوبر تک لگائے جا چکے ہیں۔ سال رواں میں 1,100 ٹیوب ویل لگانے کا پروگرام ہے اور 748 ٹیوب ویلوں پر تھوڑا بہت کام ہو رہا ہے۔ اسکے بعد کھالوں کے پروگرام کے لئیے 5 کروڑ 75 لاکھ روپے میں سے 2 کروڑ 64 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس میں سے 240 میٹر پکے کھالے اور 2.98 لاکھ میٹر کچے کھالوں کی ان چار مہینوں میں improvement ہوئی ہے۔ ایک بہت اہم پروگرام دیہی بجلی کا ہے اس میں 15 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اور اب تک 10 کروڑ روپے واپڈا کو دیئے جا چکے ہیں تا کہ وہ یہ کام جلد از جلد شروع کر سکیں۔

محکمہ افزائش حیوانات کے لیے اس سال 8 کروڑ 60 لاکھ روپے رکھے گئے تھے۔ جس میں سے اکتوبر تک ایک کروڑ 48 لاکھ روپے خرچ کیے۔

یہ شرح 17 فیصد بنتی ہے - یہ کچھ کم اس لیے رہ گئی کہ ہمارا جو بہت اہم پروجیکٹ تھا وہ پنجاب لائیو اسٹاک شیخوپورہ پروجیکٹ تھا - جس کے لیے اس سال 3 کروڑ 61 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں ۔ اس میں سے صرف 18 لاکھ خرچ ہو سکے تھے - کیونکہ اس منصوبے کا ڈیزائن عالمی بینک کے ساتھ کچھ بحث طلب رہا ہے اور کچھ اس کی تفصیل ایسی تھیں جو طے ہونے والی تھیں - اب یہ معاملہ طے ہو چکا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اس میں اب زیادہ سے زیادہ پیسہ خرچ ہو سکے گا - اس شعبہ میں وٹرنری آفیسرز کے لیے ہائیر پرچیز کی اسکیم موٹر سائیکلوں کی بھی ہے - جس کے لیے 38 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں - ایک اور اسکیم ہمارا وٹرنری ٹریننگ کی ہے جس میں دس لاکھ روپے رکھے گئے - اس میں 105 ولیجزز کو ٹریننگ دی جا چکی ہے اور ایک لاکھ 62 ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے - اس کے بعد مصنوعی نسل کشی کا پروگرام ہے - اس میں 28 لاکھ روپے رکھے گئے تھے جس میں سے تقریباً 6 لاکھ روپے اکتوبر تک خرچ ہوئے اور چار ہزار 2 سو 95 جانوروں پر مصنوعی نسل کشی کا عمل کیا گیا ۔

محکمہ جنگلات ہمارے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے ۔ کیونکہ اس وقت اس صوبے کا 3 فیصد سے بھی کم رقبہ جنگلات کے تحت ہے اور یہ شرح بہت ہی کم ہے - لیکن اس کے باوجود اس صوبے میں اس چیز کا بہت امکان ہے کہ ان جنگلات کو بہت کافی بڑھایا جا سکے - سڑکوں پر ریل کی پٹڑیوں کے ساتھ ساتھ دریاؤں کے پیٹ میں اور سب ماؤنٹینس کے جو علاقہجات ہیں - تو اس قسم کی بہت سی اسکیمیں اس محکمہ کے لیے وضع کی گئی ہیں - ان کو سال رواں میں 6 کروڑ 14 لاکھ روپیہ دیا گیا تھا - جس میں سے ایک کروڑ 62 لاکھ روپیہ اکتوبر تک خرچ ہوا ہے اور یہ شرح تقریباً 26 فیصد بنتی ہے - اس میں ایک اسکیم چک plantation فیصل آباد جھنگ aforestation کی تھی - اس کے لیے 26 لاکھ روپے

رکھے گئے تھے - اس میں سے تقریباً 8 لاکھ 41 ہزار روپے خرچ ہوئے اور کوئی 258 ایکڑ پر نئے جنگلات لگائے گئے - جب کہ ایک ہزار 3 سو 93 ایکڑ کو maintain کیا گیا - کچھ دریائی علاقوں میں ڈی جی خان فار یسٹ ڈویژن کی اسکیم تھی - جس کے لیے 21 لاکھ روپیہ اس سال رکھا گیا تھا - اس میں سے 9 لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور یہ کوئی 4 ہزار ایک سو چھیتالیس cropped ایکڑ ہیں جن کو اس اسکیم کے تحت دیکھا جا رہا ہے - سڑکوں کے ساتھ ساتھ جنگلات لگانے کے لیے 40 لاکھ روپے رکھے گئے تھے - جس میں 13 لاکھ روپے اکتوبر 1981ء تک خرچ ہو چکے ہیں اور اسی سے تقریباً 192 ایوینیو میل نئے جنگلات لگائے گئے ہیں - جب کہ سات سو ایوینیو میل ایسے ہیں جن کی دیکھ بھال اور پرورش اس اسکیم کے تحت ہو رہی ہے -

اس کے بعد میں محکمہ خوراک کے بارے میں عرض کرتا ہوں - یہ اسکیم فوڈ سٹوریج کے بارے میں ہے تاکہ گندم اور اجناس کا ذخیرہ مکمل طور پر اس صوبے میں کیا جا سکے - اس پروگرام کے تحت ایک لاکھ ٹن کی فوڈ سٹوریج capacity سال رواں میں تجویز کی گئی ہے - اس کے علاوہ جو پہلے کام چل رہا ہے اس کو بھی مکمل کیا جا رہا ہے - اس مقصد کے لیے چھ کروڑ 53 لاکھ روپے کی رقم اے - ڈی - پی میں رکھی گئی ہے - اس میں سے اب تک ایک کروڑ 61 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں - اس طرح یہ شرح 25 فیصد بنتی ہے - فزیکل ٹرمز میں 35 ہزار ٹن کچھ ایسی capacity تھی جس پر کام ہو رہا تھا - اس کو مکمل کر دیا جائے گا اور کوئی 14 ہزار ٹن capaicty جو پچھلے سال سے چل رہی تھی اس پر بھی تھوڑا بہت کام ہونے والا ہے وہ مکمل کر دیا جائے گا - نئے پروگرام کے تحت 69 ہزار ٹن capacity پر کام شروع کر دیا گیا ہے - جب کہ 34 ہزار ٹن کے سلسلے میں ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں -

اب میں دیہی ترقیاتی پروگرام کے بارے میں کچھ گذارش کرتا ہوں - دیہی ترقیاتی پروگرام کے لیے 29 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی -

جس میں سے 4 کروڑ 17 لاکھ روپے اکتوبر 1981ء تک خرچ ہو چکے ہیں - اس طرح یہ 14 فیصد کے قریب شرح بنتی ہے - اس میں سے جو چیدہ چیدہ پروگرام ہیں ان کے بارے میں میں کچھ گذارشات کرتا ہوں - پہلے تو وہ سڑکیں ہیں جو اس پروگرام کے تحت عالمی ادارہ خوراک کے کے تعاون سے بنائی جاتی ہیں - اس کے لیے 3 کروڑ 50 لاکھ روپیہ رکھا گیا تھا اور 104 میل لمبی سڑکیں سال رواں میں بننی تھیں - اکتوبر تک اس میں سے تقریباً 22 میل لمبی سڑکیں بن چکی ہیں اور اس پر 81 لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے اس کے علاوہ 80 میل ایسی سڑکیں ہیں جس پر کچھ نہ کچھ کام ہو رہا ہے - اس کے بعد یہ محکمے کا اپنا بھی کچھ پروگرام ہے جس کے تحت یہ سڑکیں خود بناتے ہیں - اس کے لیے 11 میل سڑکیں اکتوبر 1981ء تک بنائی جا چکی ہیں - جن پر کوئی پچاس لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے - اس سال اندازہ ہے کہ 25 میل لمبی سڑکیں بنائی جائیں گی - باقی 14 پر کچھ نہ کچھ کام شروع کیا گیا ہے -

ایک اور اہم منصوبہ اسمال ولیج لیول اسکیم کا ہے جس کے تحت 41 ہزار اسکیمیں سال رواں میں 11 کروڑ 20 لاکھ کی مختص شدہ رقم سے بنائی جائیں گی - اس میں سے اب تک ایک کروڑ 47 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں اور 140 ایسی اسکیمیں اور منصوبے ہیں جو مکمل ہو چکے ہیں اور باقیوں پر کچھ نہ کچھ کام اس وقت شروع ہے - رورل ڈویلپمنٹ کے تحت دو بہت اہم پروگرام ہیں - ایک تو فوکل پوائنٹس کا تھا اور دوسرا میچنگ گرانٹس کا ، فوکل پوائنٹس پروگرام کے لیے سات کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے - میں دو سلائڈ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ فوکل پوائنٹس پر کس قسم کی سہولیات میسر کی جائیں گی - تاکہ اس کا کچھ اندازہ ہو سکے - یہ یونین کونسل کی لیول پر ہیں کہ مڈل اسکول ہوگا - بیسک ہیلتھ یونٹ ہوگا - واٹر سپلائی کا ہے الیکٹرسٹی کا ہے اور کچھ

پختہ سڑکوں کے بارے میں خرچہ جات مراکز و ٹاؤن کمیٹی کے سلسلے میں اپنی سہولیات کو تھوڑا سا بہتر بنا دیا گیا ہے ۔ اس سلسلے میں یہ دوسری سلائڈ پیش کی جا رہی ہے وٹرنری، ڈسپنسری بھی اس میں شامل تھی ۔ میں وہ پڑھ نہیں سکا ۔ یہ مڈل اسکول کی جگہ ہائی اسکول ہوگیا ۔ بیسک ہیلتھ سنٹر کی جگہ رورل ہیلتھ سنٹر ہوگیا ۔ واٹر سپلائی ۔ الیکٹرسٹی metalled roads اور وٹرنری ڈسپنسری اور ٹاؤن کمیٹی کو ایک پبلک ہال آفس بھی حتی الوسع دیا جا رہا ہے ۔ اس پروگرام میں چونکہ ابھی بہت سی تفاصیل طے ہونی تھیں جس کے لیے محکمے کا کچھ وقت لگنا تھا ۔ تو اس میں ابھی تک کچھ خرچ نہیں ہوا ۔ لیکن اس کی تمام تفاصیل طے ہوگئی ہیں ۔ اب امید ہے کہ اس پر بہت تیزی سے کام شروع ہو جائے گا ۔ میچنگ گرانٹس کے سلسلے میں جو 4 کروڑ روپے رکھے گئے تھے ۔ اس میں سے 514 اسکیمیں اس بارے میں منظور ہو چکی ہیں اور لاگت تقریباً 7 کروڑ سے تھوڑی سی زیادہ ہے ۔ اس میں سے تقریباً آدھی گورنمنٹ کے حصے میں آئیں گی اور باقی آدھی اسکیموں کے لیے فنڈز کونسلرز اپنی لوکل efforts سے پیدا کریں گے ۔

محکمہ صنعت اور معدنیات کے لیے سال رواں میں 4 کروڑ 67 لاکھ روپے رکھے گئے ۔ جس میں سے 80 لاکھ روپے خرچ ہوئے ۔ ان کی دو تین اہم اسکیمیں تھیں ایک تو جھنگ میں وول سپننگ ۔ وول ویونگ ڈویلپمنٹ سنٹر ہے ۔ اس کو improve کرنے کے لیے اور اس کو balancing کرنے لیے کوئی سترہ لاکھ روپیہ رکھا گیا تھا ۔ اس میں سے دس لاکھ روپے کا انڈنٹ ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کو بھجوا دیا گیا ہے ۔ امید ہے کہ اس سال کے آخر تک تمام مشینری وغیرہ آ جائے گی اور یہ سینٹر بہتر طور پر کام کرنا شروع کر دے گا ۔

(وقفہ برائے اذان)

جناب اناؤنسر : جماعت کا وقت ڈیڑھ بجے ہے ۔ آپ کے لیے اسمبلی کے لان میں وضو اور نماز کا انتظام کیا گیا ہے ۔ جماعت کا وقت ٹھیک ڈیڑھ بجے ہے ۔

چوتھرمین منصوبہ بندی و ترقیات : معدنیات ۔ کوئلے کی اسکیموں کے لیے 45 لاکھ روپے رکھے گئے تھے اس میں سے 12 لاکھ پچھتر ہزار روپے خرج ہو چکے ہیں ۔ ڈنڈوت میں جس کے لیے 66 لاکھ روپے رکھے گئے تھے تقریباً 5 لاکھ روپے خرج ہوئے ہیں ۔ پانی کے شعبہ میں 20 کروڑ 32 لاکھ روپے رکھے گئے تھے ۔ جس میں سے تین کروڑ چار لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ اس میں جو قابل ذکر چیز ہے وہ یہ ہے کہ اسمال ڈیمز کے لیے 80 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اس میں یہ دو ڈیم ہیں گیرات اور ولانا ۔ ان میں تقریباً تقریباً کام ختم ہو چکا ہے اگر مزید کچھ پیسوں کی ضرورت پڑی تو وہ بھی دے دیے جائیں گے ۔

مواصلات ۔ سڑکیں : اس کے لیے 27 کروڑ روپے کی رقم مختص تھی جس میں سے 7 کروڑ چھیاسی لاکھ روپے خرچ ہوئے ۔ اس میں خرچ کی شرح 29 فیصد آتی ہے جو کہ تسلی بخش ہے ۔ ایک قابل ذکر پروگرام اس میں پلوں کا تھا جس کے لیے دو کروڑ 30 لاکھ روپے رکھے گئے ۔ اس میں high level bridges بننے تھے ۔ ایک تو ڈسٹرکٹ اٹک میں تھا ۔ Dotal coast پر اور ایک صادق آباد ہیڈ پنجند پر ۔ تو ان پر ایک کروڑ 64 لاکھ روپے اب تک خرچ ہو چکے ہیں ۔ ستلج کا Boat Bridge مکمل ہو چکا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ سال رواں میں 55 اسکیمیں مکمل کر دی جائیں گی ۔

دیہی آب رسانی کے لیے دس کروڑ روپے رکھے گئے تھے جس میں سے دو کروڑ 39 لاکھ روپے خرچ کیے گئے ہیں اس کی شرح 23 فیصد آتی ہے امید ہے کہ اس سال 106 اسکیمیں مکمل ہوں گی ۔ یا اگر مکمل نہیں ہوں گی تو ان پر کافی کام ہو جائے گا ۔ اس میں 64 واٹر سپلائی کی ہیں اور 15 سیوریج کی ہیں ان اسکیموں کے مکمل ہونے کا کافی امکان ہے 64 واٹر سپلائی اسکیموں سے 3 لاکھ 20 ہزار لوگوں کو فائدہ پہنچے گا جب کہ پندرہ سیوریج اسکیموں سے 94 ہزار لوگوں کو فائدہ پہنچے گا ۔ اربن واٹر سپلائی اسکیم میں بھی رقم رکھی گئی ہے ۔ اس میں سے اہم اسکیم واٹر

سیلابی اسکیم چکوال ہے جو کھو کھر زیریں ڈیم پر مبنی ہے اور اس کے لیے 30 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جس میں سے 8 لاکھ 70 ہزار روپے خرچ ہو گئے ہیں اور کافی کام ہو چکا ہے اور سیکنڈ ایکسٹینشن تین فلٹر بیڈز کی چل رہی ہے ۔ شہری منصوبہ بندی کے پروگرام میں جو 35 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی تھی ۔ وہ زیادہ تر L.D.A., F.D.A., M.D.A کچی آبادیوں اور L M.C. کے لیے تھی ۔ L.D.A. کا کام کافی تسلی بخش رہا ۔ کیونکہ انہوں نے 12 کروڑ روپے میں سے دو کروڑ 53 لاکھ روپے خرچ کیے ۔ شرح 20 فیصد آتی فیصل آباد میں یہ دقت پیش آ رہی ہے کہ ان کی سب سے اہم اسکیم Greater Faisalabad Water Supply Sewerage and Drainage Project ہے اس میں کھوئیں کہاں لگائے جانے تھے اور اس کے پانی کا کیا ذریعہ ہونا تھا ۔ اس پر بحث کافی ہوتی رہی ہے ۔ جس کی وجہ سے تاخیر واقع ہوئی ہے لیکن امید کی جاتی ہے کہ یہ کام جلد از جلد نپٹا لیا جائے گا ۔

محکمہ تعلیم کے لیے 33 کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے جس میں سے دو کروڑ 80 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ ترقیاتی کاموں پر اخراجات کی شرح 8 فیصد آتی ہے ۔ پرائمری ایجوکیشن کے تحت امید ہے کہ 500 نئی بلڈنگیں بنائی جائیں گی اور 1350 نئے پرائمری اسکول کھولے جائیں گے اور 000، پرائمری اسکولوں کو بہتر بنایا جائے گا ۔ کچھ رہائشی کوارٹرز بھی اس میں پرائمری اسکولوں کی لیڈی ٹیچرز کے لیے ہیں ۔ سیکنڈری ایجوکیشن میں 152 پرائمری اسکولوں کو بڑھا کر مڈل اسکول کا درجہ دیا جانا ہے اور 80 مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا جانا ہے ۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لیے 3 کروڑ 48 لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے ۔ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوشن گجرات ، لیہ اور لاہور اور کچھ کمرشل انسٹی ٹیوٹ ملتان ، شیخوپورہ ، میانوالی اور گوجرانوالہ پر یہ رقم خرچ کی جائے گی ۔

صحت کے محکمہ کے لیے 32 کروڑ 18 لاکھ روپے رکھے گئے تھے ۔ جس میں سے 9 کروڑ 49 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ اس میں Teaching

Hospital کے لیے 5 کروڑ اور 53 لاکھ روپے تھے جس میں سے 97 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ Casualty Ward Mayo Hospital کے 200 بیڈز ، Eye Ward ،یو ہسپتال کے ، چلڈرن بلاک کے ، Nuclear Medical Centre Lahore کے لیے اس طرح لاہور جنرل ہسپتال 40 بیڈز نیورو سرجری وارڈ نشتر ہسپتال ملتان اور لاہور جنرل ہسپتال کو بہتر بنایا جا رہا ہے ۔ اس پروگرام کے تحت مزید پرائیویٹ اور فیملی وارڈ ملتان میں بنائے جا رہے ہیں ۔ ہسپتالوں کے لیے ایک کروڑ 86 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس میں سے 63 لاکھ روپے خرچ کیے گئے ہیں ۔ اس وقت 125 بیڈ والے ہسپتالوں کے لیے قصور ، وہاڑی اورگوجرانوالہ میں کام جاری ہے ۔ تحصیل ہیڈکوارٹرز کے لیے ایک کروڑ 95 لاکھ روپے رکھے گئے تھے جس میں سے 96 لاکھ روپے اکتوبر 1981ء تک خرچ ہوئے ہیں ۔ اور کچھ کام گوجر خان ، چنیوٹ ، شورکوٹ ، اوکاڑہ ، پنڈ دادن خان ، اودھراں ، کامونکے ، ننکانہ صاحب اور چشتیاں کے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں پر اس وقت کام ہو رہا ہے ۔ میڈیکل ایجوکیشن کے لیے 6 کروڑ 76 لاکھ روپے تھے جن میں سے 3 کروڑ 14 لاکھ روپے اکتوبر 1981ء تک کنسٹرکشن کے کام پر خرچ ہو چکے ہیں ۔ قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور ، پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد اور علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے طلبا اور طالبات کے لیے ہوسٹلوں پر کام ہو رہا ہے ۔ جہاں تک رورل ہیلتھ سینٹر کا تعلق ہے ۔ اس پروگرام کے لیے کافی رقم رکھی گئی ہے جو 13 کروڑ روپے یا 14 کروڑ کے قریب تھی ۔ جس میں سے خرچ کا تخمینہ سوا تین کروڑ روپے ہے ۔ 44 رورل ہیلتھ سینٹرز پر کام مکمل ہو چکا ہے ۔ 362 بیڈز رورل ایریاز کو مہیا کیے گئے ۔ 23 نئے رورل ہیلتھ سینٹرز پر کام ہو رہا ہے ۔ 280 نئے Basic Health Units پر کام ہو چکا ہے ۔

میں آپ تمام معزز اراکین کا شکر گزار ہوں کہ یہ اعداد و شمار جو کافی ثقیل ہیں ۔ آپ نے بڑے صبر و تحمل سے سنے ہیں ۔ میری صرف یہ گزارش

ہے کہ یہ اعداد و شمار مختلف محکموں سے اکٹھے کیے گئے ہیں اس لیے ان کے سیکرٹری صاحبان سے گذارش کروں گا کہ جب اس پر بحث کی جائے تو وہ اپنے اپنے محکمے کے بارے میں جو تفصیلی سوالات اسکیموں اور منصوبوں کی عمل درآمدگی پر ہوں ۔ ان کے جوابات معزز اراکین کو پیش کریں ۔

چودھری محمد صدیق سالار : جناب والا ! یہ رپورٹ جو جناب چیئرمین نے پیش کی وہ مایوس کن ہے پنجاب کا کوئی آفیسر جس نے یہ رقم حاصل کی ہو مگر وہ خرچ نہ کی ہو اس سے زیادہ مایوسی بھی کبھی نہیں ہوگی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ آپ بحث میں لے آئیے ۔ میں ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ بہاول نگر میونسپل کمیٹی کے چیئرمین رانا صاحب ، سردار سلطان احمد صاحب ، انسپکٹر جنرل صاحب ، اور کمشنر صاحب ، بہاولپور ڈویژن ۔ یہ تمام اصحاب مجھے 4 بجے یہاں اسمبلی ہال کمرہ نمبر 39 میں ملیں ۔ اب ایک اعلان سن لیں ۔

اناؤنسر : خواتین و حضرات چند ضروری اعلان سن لیں ۔ پہلا تو یہ ہے کہ اس رپورٹ پر اظہار خیال کے لیے کل کا وقت مقرر ہوا ہے ۔ کل آپ اظہار خیال فرما سکیں گے ۔ ایک رکن کے لیے زیادہ سے زیادہ 3 منٹ کا وقت مقرر کیا گیا ہے لہذا آپ کوشش یہ کریں کہ دئیے گئے وقت میں اپنی تقریر مکمل کریں ۔

جناب شیخ غلام حسین (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) : جناب والا ! اگر ہم نے بارہ بارہ چودہ چودہ محکموں سے متعلق وضاحتیں طلب کرنی ہوں تو اس کے لیے تین منٹ کا ٹائم دینا تو میں سمجھتا ہوں مذاق ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ ٹائم صرف پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے لیے ہے ۔

جناب شیخ غلام حسین : ٹھیک ہے ۔

الاؤنسر : دوسرا اعلان یہ ہے کہ سبجیکٹ کمیٹوں کے اجلاس ان کمروں میں ہوں گے جو مخصوص ہیں اور ان کی فہرست آپ کو پہلے ہی مہیا کر دی گئی ہے ۔

تیسرا ایک ضروری اعلان یہ ہے کہ تمام وزراء صاحبان ، کونسل کے تمام اراکین ، حکومت کے سیکرٹری اور ممبران بورڈ آف ریونیو ، اور وہ افسران جو اس ایوان میں ڈیوٹی کر رہے ہیں ۔ پریس ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے وہ نمائندے جو ایوان میں رپورٹنگ کر رہے ہیں کل رات ساڑھے سات بجے فلیٹیز ہوٹل میں وزیر بلدیات جناب غلام محمد احمد خان مانیکا کی طرف سے عشائیہ پر مدعو ہیں ۔ آپ سے شرکت کی درخواست کی جاتی ہے ۔

ایک اعلان اور سماعت فرما لیجیے ۔

پنجاب کونسل کے وہ اراکین جو پیپلز ہاؤس اور سرکٹ ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے ہیں ان کو اسمبلی تک لانے اور واپس لے جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام ہے ۔ کل اجلاس ٹھیک 9 بجے شروع ہوگا ۔ ڈیڑھ بجے یہاں جماعت کھڑی ہو جائے گی وضو اور نماز کا انتظام موجود ہے ۔

ایک اعلان اور ہے اور وہ یہ کہ کچھ افسران ہاؤس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اس سلسلہ میں واضح کیا جاتا ہے کہ اسمبلی ہال میں کارروائی کے دوران صرف وزراء ۔ کونسلرز صاحبان اور حکومت پنجاب کے سیکرٹریز ممبران بورڈ آف ریونیو تشریف فرما ہو سکتے ہیں ۔ دیگر افسران سے گذارش ہے کہ وہ اوپر مبصرین کی گیلری میں تشریف لے جائیں اور وہاں بیٹھا کریں ۔ وہاں ان کے لیے ایک حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے ۔

اب اجلاس کی باقاعدہ کارروائی ختم ہوتی ہے ۔ کل 9 بجے صبح اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہوگی ۔ شکریہ ۔

(کونسل کا اجلاس 13 دسمبر 1981ء صبح نو بجے تک کے لیے ملتوی ہوگیا) ۔